عبادات ومعاملات اوراخلاق میں

محمد ﷺ کا طریقہ

تالیف

د/أحمد بن عثمان المزید

لکچرارشعبۂ اسلامیات

جامعۃ الملک سعود

ترجمہ

شفیق الرحمن ضیاء اللہ مدنی

مراجعہ

عطاء الرحمن ضیاء اللہ

ناشر

المركز العالمي للتعريف بالرسول ﷺ ونصرته

ربو - ریاض - مملکت سعودی عرب

www.mercyprophet.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمۃ

ہرقسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے اوردرووسلام نازل ہواللہ کےرسول پراورآپ کے آل واصحاب پر.
امابعد: اللہ تعالی' کی سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ ہمیں اسلام سے نوازا,جوفطرت واعتدال کا دین ہے, ایک ہمہ گیر اورمکمل دین ہے ,علم واخلاق کا دین ہے ,ہرزمان ومکان کے لئے موزوں ومناسب دین ہے,آسانی ورحمت کا دین ہے, ایک ایسا دین ہے جس میں تمام مشکلات کا حل موجود ہے.
لہذا بالخصوص موجودہ دورمیں اس دین کی خصوصیات اوراچھائیوں کوتمام عالم کے لئے بیان کرنے کی کتنی(سخت) ضرورت ہے,تاکہ دین اسلام کی روشن حقیقی صورت ان کے سامنے آسکے.
اورآپ ﷺ کا طریقہ ہی اس دین کا عملی جامہ ہے,کیونکہ آپ ﷺ کے طریقہ میں تمام وہ خصائص جمع ہیں جنہوں نے دین اسلام کوایسا دین بنادیا جسکا قبول کرنا اورعمل میں لانا بے حد آسان ہے ,اوریہ اس وجہ سے ہے کہ آپ ﷺ کا طریقہ (اسوہ) زندگی کے تعبدی, عملی, اخلاقی, مادی اورروحانی تما م گوشوں پرمحیط

ہے.
یہ کتاب جسے میں نے ابن قیم کی کتاب"زادالمعاد فی هدی خیرالعباد" جوسیرت نبوی کے باب میں سب سے افضل کتاب مانی جاتی ہےسے منتخب کیاہے, اسمیں نبی ﷺ کے زندگی کے تمام گوشوں میں آپ ﷺ کے طریقے کوقریب کردیا گیا ہے,تاکہ ہم آپ ﷺ کی اقتدا کرسکیں اورآپ ﷺ کے طریقے پرچل سکیں.[1]
ہم الله سے اخلاص اورقبولیت کا سوال کرتے ہیں, اوردعا گو ہیں کہ اس کتاب میں برکت عطا فرمائے.[2]

د/أحمد بن عثمان المزيد
dralmazyad@gmail.com

---

[1] ان شاء الله عنقریب اس کتاب کاترجمہ دنیا کی اہم زبانوں میں کیا جائے گا,اوراسے انٹرنت پرفراہم کیا جائیگا تاکہ آسانی سےاس کی نشرواشاعت ہوسکے اورساری دنیا میں اس سے استفادہ کیا جا سکے, اوراس کے بعد ان شاء الله میری دوسری کتاب "اسلام کی خصوصیات اور اس کی خوبیاں " کے نام سے عمل میں آئےگی.

[2] میں نے اس کتاب میں مختصرا حدیث کی تخریج کردی ہے,صحیحین کے لئے "ق" بخاری کے لئے"خ" مسلم کے لئے"م" ابو داود کے لئے "د" ترمذی کے لئے"ت" نسائی کے لئے"ن" ابن ماجہ کے لئے"جہ" اورمسند احمد کے لئے "حم" کا رمزاختیارکیا ہے.

١۔ طہارت اورقضائے حاجت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ [١]

أ- قضائے حاجت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ:

١- آپ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہونےکا قصد کرتے توکہتے : (اللَّهم إني أعوذبك من الخُبُثِ والخبائثِ)"اے اللہ ! میں خبیث جنوں اورجنیوں کے شرسے تیری پناہ مانگتا ہوں" (متفق علیہ)
اورجب بیت الخلاء سے باہرنکلتے توکہتے (غفرانک)"(اے اللہ!) میں تیری بخشش چاہتا ہوں" (داود , ترمذی , ابن ماجہ)
٢- آپ ﷺ اکثربیٹھ کرپیشاب کرتے تھے.
٣- آپ ﷺ کبھی پانی سے استنجاء کرتے ,توکبھی پتھرسے ,اورکبھی پانی اورپتھردونوں سے کرتےتھے.
٤- آپ ﷺ بائیں ہاتھ سے استنجاء یا

---
[1] زادالمعاد(١٦٣/١)

استجمار (پتھر استعمال) کرتے تھے.
۵- آپ ﷺ جب پانی سے استنجاء کرتے تو اس کے بعد زمین پر اپنے ہاتھ کومارتے (یعنی مٹی سے رگڑکردھوتےتھے).
٦- آپ ﷺ دوران سفر قضاءحاجت کے لئے اتنا دورنکل جاتے کہ اپنے ساتھیوں سے اوجھل جاتےتھے.
۷- آپ ﷺ کبھی کسی نشان کے ذریعہ آڑکرتے ,توکبھی کجھورکی جھا ڑیوں ,توکبھی درخت کے ذریعہ پردہ کرتےتھے.
۸- آپ ﷺ پیشاب کے لئے زمین کے نرم حصہ کوتلاش کرتے.
۹- آپ ﷺ جب قضائے حاجت کے لئے بیٹھتے توجب تک زمین سے بالکل قریب نہ ہوجاتے اپنے کپڑے کونہ اٹھاتےتھے.
۱۰- پیشاب کی حالت میں اگر کوئی آپ ﷺ سے سلام کرتا ﷺ تو اس کا جواب نہیں دیتے تھے .

ب- وضوء میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا

طریقہ[1] :

١- آپ ﷺ اکثرہرنمازکے لئے وضوکرتے ,اورکبھی ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھتے تھے.

٢- آپ ﷺ کبھی ایک مد پانی سے ,اورکبھی دوتہائی مد سے' توکبھی اس سے زیادہ پانی سےوضوفرماتےتھے.

٣- آپ ﷺ وضو میں پانی کا بہت کم استعمال کرتے ,اوراپنی امت کواسمیں اسراف وفضول خرچی کرنے سے منع فرماتے تھے.

٤- آپ ﷺ وضومیں کبھی ایک ایک مرتبہ ,کبھی دودومرتبہ ,توکبھی تین تین مرتبہ اعضاء کودھوتے ,اورکبھی بعض اعضاء کودومرتبہ اوربعض کوتین مرتبہ دھوتے , لیکن آپ ﷺ نے کبھی تین مرتبہ سے زیادہ نہیں دھویا.

٥- آپ ﷺ کبھی ایک ہی چلوسے کلی کرتے اورناک میں پانی ڈالتے ,اورکبھی دو چلو ,توکبھی تین چلوسے,نیزکلی اورناک میں پانی

---
[1] زادالمعاد(١/١٨٤)

ایک ہی ساتہ ڈالتے تھے.
٦- آپ ﷺ دائیں ہاتہ سے ناک میں پانی چڑھاتے اوربائیں سے ناک صاف کرتے تھے.
٧- آپ ﷺ جب بھی وضوکرتے توکلی کرتے اورناک میں پانی ڈالتے تھے.
٨- آپ ﷺ پورے سرکا مسح کرتےتھے,اورکبھی دونوں ہاتھوں کوآگے اور پیچھے لے جاتے تھے.
٩- جب آپ ﷺ پیشانی پرمسح کرتے توباقی مسح اپنی پگڑی پرمکمل کرتےتھے.
١٠- آپ ﷺ سرکے ساتہ کان کے ظاہری وباطنی حصہ کا مسح کرتےتھے.
١١- آ پ ﷺ جب موزے اورپائتابے نہ پہنے ہوتے تو دونوں پیروں کودھوتے تھے.
١٢- آپ ﷺ کا وضو ترتیب واراورپے درپے ہوتاتھا,آپ ﷺ نے اسمیں کبھی بھی خلل نہ ہونے دیا.
١٣- آپ ﷺ (بسم الله) کے ذریعہ وضوءشروع کرتے اورآخرمیں یہ دعا پڑھتے:(أشهدأن لا إله إلا الله وحده لاشريك له,وأشهدأن محمدا عبده

ورسوله,اللّٰهم اجعلني من التّوّابين واجعلني من المتطهّرينَ)"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں وہ اکیلاہے اسکا کوئی شریک نہیں,اورمیں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺاللہ کے بندے اوررسول ہیں,اے اللہ! مجھے بہت زیادہ توبہ کرنے والوں ,اورپاکی حاصل کرنے والوں میں سے بنادے"(ترمذی)

اورفرماتے (سبحانك اللّٰهم وبحمد ك ,أشهدأن لا إله إلا أنتَ,أستغفرك وأتوب إليكَ):"اے اللہ! تیری ذات پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ,میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں, میں تجھ سے مغفرت وبخشش طلب کرتا ہوں اورتیرے حضور توبہ کرتا ہوں"

١٤- آپ ﷺ یاآپ کے صحابہ کرام وضو کےشروع میں کبھی بھی یہ نہیں‌فرماتے:(نویتُ رفع الحدث)"کہ میں نے اس سے حدث (ناپاکی)کوزائل کرنے کی نیت کی ہے." یا " نماز کوجائزکرنے کا ارادہ کیا ہے." .

١٥- آپ ﷺ کہنیوں اورٹخنوں سے آگے نہ بڑھتے تھے.

۱٦- آپ ﷺ اپنے اعضائے وضو کوسکھانے کے عادی نہ تھے.
۱۷- آپ ﷺ کبھی اپنی داڑھی کا خلال کرتے لیکن اس پر ہمیشگی نہ برتتے تھے.
۱۸- آپ ﷺ **اپنی** انگلیوں کا بھی خلال کرتےتھے لیکن اس پرہمیشگی نہ کرتےتھے.
۱۹- آپ ﷺ کا یہ طریقہ نہ تھاکہ جب بھی آپ ﷺ وضو کرتے توآپ ﷺ پرپانی ڈالا جاتا, بلکہ کبھی آپ ﷺ اپنے اوپرخود ڈال لیتے, اوربسا اوقات دوسراشخص ضرورت کے وقت پانی ڈالنے میں آپ ﷺ کی مدد کرتا.

ج- دونوں موزوں پرمسح کرنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلمکا طریقہ[1]

۱- صحیح سند سے ثابت ہےکہ آپ ﷺ سفروحضردونوں میں مسح کرتے تھے. آپ ﷺ نے مقیم کے لئے ایک دن اورایک رات اورمسافرکے لئے تین دن اورتین رات مدت مسح مقررکیا ہے.

---
[1] زادالمعاد(۱/۱۹۲)

۲- آپ ﷺ موزےکے ظاہری حصہ پرمسح کرتے تھے, آپ ﷺ نے پائتابے پرمسح کیاہے,اور صرف عمامہ پر مسح کیا ہے. اورکبھی پیشانی کےساتہ پگڑی پر مسح کیا.
۳- پیروں کے سلسلے میں آپ ﷺ تکلف سے کام نہ لیتے,اگرموزے پہنے ہوتے تومسح کرلیتے اورموزے نہ پہنے ہوتے تو دھولیتے.

د- تیمم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[1]

۱- آپ ﷺ جس زمین پرنمازپڑھتے اسی پرتیمم کرتے تھے خواہ وہ مٹی ہوتی یا ریت یا دلدل (شوریلی زمین) ہوتی.اورفرماتے:"جہاں بھی میری امت کا کوئی شخص نمازپالے تواسی جگہ اسکی مسجد اورطہارت کا سامان موجود ہے"(مسند احمد)
۲- آپ ﷺ لمبے سفرمیں کبھی ساتہ میں مٹی لے کرنہ جاتے نہ ہی اسکا حکم دیتے.
۳- آپ ﷺ سے ہرنمازکے لئے جدا گانہ تیمم کرنا ثابت نہیں ہے ,اورنہ ہی اسکا حکم دینا ثابت

[1] (زادالمعاد۱/۱۹۲)

ہے,بلکہ آپ ﷺ نے تیمم کومطلق قراردیا اوراس کووضوکے قائم مقام رکھاہے.
٤- آپ ﷺ چہرہ اوردونوں ہتھیلیوں کے لئے ایک ہی ضربہ استعمال کرتے تھے[1].

٢- نمازمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[2]

أ- قراءت واستفتاح میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ:

١- آپ ﷺ جب نمازکےلئے کھڑے ہوتے تو "اللہ اکبر" کہتے ,اس سے پہلے آپ ﷺ کچہ بھی نہیں کہتے,اورنہ ہی کبھی آپ ﷺ سے زبان سے نیت کرنا ثابت ہے.
٢- اورآپ ﷺ تکبیرتحریمہ کے ساتہ ہی دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کوکشادہ کرکے انکو قبلہ رخ کرکے دونوں کانوں کی لو ,یا مونڈھےتک اٹھاتے تھے, پھردائیں کوبائیں کی پشت

---

[1] یعنی تیمم کرتے وقت ایک ہی مرتبہ پاک مٹی پرہاتہ مار کرچہرہ اوردونوں ہتھیلیوں کا تیمم کرتے تھے دوضربہ والی روایت ضعیف ہے. (مترجم)
[2] زادالمعاد (١٩٤/١)

پرر کھتے تھے.
۳- آپ ﷺ دعائے استفتاح میں کبھی یہ دعا پڑھتے "اللّہم باعد بینی وبین خطایای, کماباعدت بین المشرق والمغرب ,اللہم اغسلنی من خطایای بالماء والثلج والبرد, اللہم نقّنی من الذنوب والخطایاکما ینقّی الثوب الأبیض من الدنس"
اے اللہ! میرے اورمیری لغزشوں کے مابین اتنی ہی دوری کردے جتنی مشرق ومغرب کے درمیان ہے,اے اللہ!مجھے میری لغزشوں سے پانی, برف اور ,اولے سے دھوڈال,اے اللہ! مجھے خطاؤں اورگناہوں سے اس طرح پاک وصاف کردے,جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیاجاتا ہے.(متفق علیہ)
اورکبھی یہ دعا پڑھتے تھے:
(وجّهتُ وجهي للّذي فطر السماوات والأرض حنيفا مسلماً وما أنا من المشركين,إن صلاتي ونسكي ومحيايَ ومماتي لله رب العالمين ,لاشريك له , وبذالك أمرتُ وأنا أوّل المسلمينَ)
"میں صرف اس اللہ کی طرف اپنا رخ کرتا ہوں جس نے زمین اورآسمان کوپیدا کیا اوربلاشبہ میں

مشرکین میں سے نہیں ہوں,بے شک میری نمازمیری قربانی ,میری زندگی, میری موت الله کے لئے ہے جوسارے جہانوں کا پالنے والا ہے,جسکا کوئی شریک نہیں ,اسی کا مجھے حکم دیا گیاہے اورمیں پہلا فرمانبردارہوں.(مسلم)
٤- آپ ﷺ دعائےاستفتاح کے بعد "أعوذ بالله من الشیطان الرجیم " پڑھ کرسورہ فاتحہ پڑھتے تھے.
٥- آپ ﷺ دوسکتہ کرتے تھے ,ایک تکبیرتحریمہ اورقراءت کے درمیان ,دوسرے کے بارے میں اختلاف ہے,ایک قول ہے کہ سورہ فاتحہ کے بعد اورایک قول کے مطابق رکوع سے پہلے.
٦- جب آپ ﷺ سورہ فاتحہ سے فارغ ہوتے تودوسری سورت پڑھتے ,کبھی آپ ﷺ لمبی سورت پڑھتے ,اورکبھی سفریا کسی اورسبب سے هلکی سورت پڑھتے لیکن عام طورسے آپ ﷺ متوسط سورت پڑھتے تھے.
٧- آپ ﷺ فجرکی نمازمین ساٹھ سے لیکرسوآیتوں کی قراءت کرتے تھے.اورآپ ﷺ

سے فجرمیں سورہ "ق"سورہ "روم" سورہ "تکویر" پڑھنا بھی ثابت ہے , نیزآپ ﷺ سے سورہ "زلزال " کودونوں رکعتوں میں بھی پڑھناثابت ہے,اورسفرکی حالت میں فجرکی نمازمیں سورہ "معوذتین " بھی پڑھنا ثابت ہے,اورایک مرتبہ آپ ﷺ نے سورہ "المؤمنون" کوپڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ پہلی رکعت میں جب موسی وھارون علیہما السلام کے قصہ پرپہنچے توآپ ﷺ کو کھانسی آگئی اوررکوع میں چلے گئے.

٨- آپ ﷺ جمعہ کے دن فجرکی نمازمیں "ألم "سجدہ اور"ھل أتی علی الإنسان" پڑھتے تھے.(سورہ سجدہ اورسورہ دھر پڑھتے تھے)

٩- آپ ﷺ ظہرکی نمازمیں کبھی طویل قراءت کرتے تھے,اورعصرکی نماز میں قراءت نمازظہرکی قراءت کی آدھی ہوتی اگرظہر کی قراءت طویل ہوتی, اور اگر ظہر کی قراءت چھوٹی ہوتی تو عصر کی قراءت اس کے برابر ہوتی.

١٠- مغرب کی نمازمیں آپ ﷺ نے ایک

بارسورہ "طور" اورایک بارسورہ "مرسلات" پڑھی.
۱۱- عشاء کی نمازمیں آپ ﷺ نے سورہ "التین" پڑھی ہے, اورحضرت معاذ کے لئے آپ ﷺ نے "والشمس وضحاھا", "سبح اسم ربک الأعلی" , "واللیل إذایغشی" اوراس جیسی سورتیں متعین فرمائی تھیں. اورانہیں عشاءمیں سورہ بقرہ پڑھنے سے روکا تھا.
۱۲- آپکا ﷺ کا معمول تھا کہ جوسورت پڑھتے پوری پڑھتے,کبھی ایک سورت دورکعتوں میں پوری کرتے ,کبھی آپ ﷺ ابتدائی سورت پڑھتے, البتہ آخر ودرمیان سورت سے پڑھنے کے بارے میں کوئی چیزآپ ﷺ سے منقول نہیں ہے.
جہاں تک دو سورتوں کوایک ہی رکعت میں پڑھنے کا معاملہ تو آپ ﷺ ایسا صرف نفل میں کرتے تھے,اوررہا معاملہ ایک ہی سورت کو دونوں رکعتوں میں پڑھنے کا توآپ ﷺ ایسا کم ہی کرتے تھے, نیزآپ ﷺ جمعہ وعیدین کے علاوہ کسی نمازمیں کوئی سورت متعین نہیں کرتے تھے کہ اسے چھوڑ کر دوسری سورت نہ

پڑھیں.
۱۳- آپ ﷺ نے فجرکی نمازمیں رکوع کے بعد ایک مہینہ قنوت (نازلہ)پڑھا پھراسےترک کردیا. اوریہ قنوت ایک عارضی ضرورت کے تحت تھی, جب وہ ضرورت ختم ہوگئی توقنوت کو ترک کردیا, آپ ﷺ کے قنوت پڑھنےکا معمول نوازل یعنی پیش آمدہ مصیبت کے وقت ہی تھا, اوریہ قنوت فجرکے ساتھ خاص نہ تھی.

ب:آ پ صلی اللہ علیہ وسلم کے نمازپڑھنے کا طریقہ:[1]

۱- ہرنماز میں آپ ﷺ کی پہلی رکعت دوسری رکعت سے طویل ہوتی تھی.
۲- آپ ﷺ جب قراءت سے فارغ ہوتے تواتنی مقدارسکتہ کرتے کہ سانس اپنی جگہ پرلوٹ آتی ,پھرآپ ﷺ دونوں ہاتھوں کواٹھاکرتکبیرکہتے ہوئے رکوع میں چلے جاتے,اوراپنی دونوں ہتھیلیوں کو دونوں گھٹنوں پرمضبوطی سے پکڑکررکھتے,اوردونوں ہاتھوں کوپہلوؤں سے

[1] زادالمعاد(۲۰۸/۱)

جدا رکھتے,اورپشت با لکل سیدھی رہتی تھی اورسرنہ بہت اٹھا ہوا ہوتا تھا اورنہ بہت جھکا ہوا بلکہ پیٹھ کے برابر رہتا تھا.

٣۔ رکوع میں "سبحان ربی العظیم " پڑھتے تھے (مسلم) اورکبھی اتنا اضافہ اورکردیتے تھے"سبحانک اللہم ربنا وبحمدک ,اللہم اغفرلی,"(متفق علیہ)آپ ﷺ رکوع میں یہ دعا بھی پڑھتے تھے"سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح"(متفق علیہ)

٤۔ آپ ﷺ کا رکوع عام طورسے دس مرتبہ سبحان ربی العظیم کہنے کے برابر ہوتا تھا. یہی کیفیت سجدہ کی بھی تھی,کبھی رکوع اورسجدہ بقدرقیام ہوتا,لیکن ایسا کبھی کبھاررات کی نمازوں میں تنہا کرتے تھے,آپ صلی ا للہ علیہ وسلم کی ﷺ اکثروبیشترنمازیں معتدل اورمناسب ہوتی تھیں.

٥۔ آپ ﷺ "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے ہوئےرکوع سے سراٹھاتے تھے.(متفق علیہ) اوررفع یدین کرتےتھے , اوراپنی پیٹھ سیدھی کرتے تھے ,

نیزجب آپ ﷺ سجدہ سے سر اٹھاتے تو اسی طرح کرتے اورفرماتے"اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جورکوع اورسجدے میں اپنی پیٹھ کوسیدھی نہ کرتا ہو" (داود ,ترمذی,نسائی ,ابن ماجہ)

جب آ پ ﷺ سیدھے کھڑے ہوجاتے تو"ربناولک الحمد "پڑھتے, اورکبھی "ربنالک الحمد" اورکبھی"اللہم ربنا لک الحمد" پڑھتے تھے.

٦- رکوع کے بعد آپ ﷺ کا یہ قیام بھی بقدررکوع طویل ہوتا,اورآپ ﷺ قیام کے دوران یہ دعا پڑھتے: "اللّهم ربنا ولك الحمد ملءَ السماوات وملْءَ الأرض, وملْءَ مابينهما,وملْءَ ماشئتَ من شيءً بعدُ,أهل الثناء والمجد,أحق ماقال العبدُ, وكلنا لك عبدٌ,لامانع لما أعطيتَ,ولا معطي لما منَعْتَ ,ولاينفع ذاالجدِّ منك الجدُّ" (مسلم)

٧- پھرآپ ﷺ الله اکبرکہہ کر بغیررفع یدین کئے ہوئےسجدے میں چلے جاتے تھے . سجدے کے وقت آپ ﷺ پہلے اپنے دونوں گھٹنوں کو زمین پررکھتے پھرہاتھوں کورکھتے.پھرپیشانی اورناک کورکھتے,آپ ﷺ پیشانی وناک پرسجدہ کرتے تھے اورعمامہ کے کورپرسجدہ کرنا ثابت

نہیں,آپ ﷺ زیادہ ترزمین پرسجدہ کرتے تھے اورپانی وگیلی مٹی پر,کھجورکی چٹائی اوردباغت دئے ہوئے چمڑے پربھی سجدہ کرنا آپ ﷺ سے ثابت ہے.

۸- سجدے کی حالت میں پیشانی اورناک کوزمین پراچھی طرح ٹکا دیتے تھے, اوردونوں ہاتھوں کو پہلؤوں سے اسطرح دوررکھتے کہ دونوں بغل کی سفیدی نظرآتی تھی.

۹- اوردونوں ہاتھوں کوکندھوں اورکانوں کے برابرمیں رکھتے اورسجدہ میں اعتدال کرتےتھے, دونوں پیروں کی انگلیوں کے سرے قبلہ کی طرف ہوتے, ہتھیلیاں اورانگلیاں پھیلادیتے ,انگلیاں نہ باہم ملی ہوتیں نہ بالکل الگ ہوتیں.

۱۰- آپ ﷺ سجدہ میں یہ دعا پڑھتے:"سبحانك اللّهم ربنا وبحمدك ,اللّهم اغفرلي" اےاللہ ہمارے رب میں تیری پاکی اورحمد بیان کرتا ہوں ,اے اللہ تومجھے بخش دے, (متفق علیہ)اوریہ بھی کہتے :"سبوح قدّوس ربُّ الملائكة والروح" توسب عیوب سے بالکل بری ہے,پاک ہے,

فرشتوں اورروح(جبرئیل) کا مالک ہے.(مسلم)
۱۱- پھراللہ اکبرکہتے ہوئے بغیررفع یدین کئے ہوئے اپنا سر اٹھاتے, پھرآپ ﷺ بایا ں پاؤں بچھاکراس پربیٹھ جاتے,اوردائیں پیرکوکھڑا رکھتے,اوراپنے دونوں ہاتھوں کورانوں پراسطرح رکھتےکہ دونوں کہنیاں رانوں پرٹکی رہتیں ,اورہاتہ کے سرے(پنجے) کوگھٹنوں پر کرلیتے,اوردوانگلیوں کوسمیٹ کرحلقہ بنالیتے تھے, پھرآپ ﷺ انگلی اٹھاکر دعا کرتے اوراسے برابرہلاتے رہتے,اور یہ دعا پڑھتے :"اللّھم اغفرلي ,وارحمني, واجبرني, واھدني, وارزقني,"(داود ,ترمذي,ابن ماجه)
اے اللہ مجھے بخش دے,مجه پررحم فرما,میرے نقصانات کی تلافی کردے, مجھے ہدایت دے اورمجھےرزق دے.
۱۲- آپ ﷺ اس رکن (جلسہ ا ستراحت) کوبھی سجده کے بقدرطویل کرتے تھے.
۱۳- پھرآپ ﷺ رانوں کا سہارالیتے ہوئے پاؤں کے پنجوں کے سرے پرکھڑے ہوجاتے تھے.آپ ﷺ کھڑے ہوکرفورأقراءت شروع کردیتے

تھے,استفتاح کے وقت کی طرح سکوت نہ کرتے تھے(یعنی پہلی رکعت کی طرح کچہ وقفہ نہیں فرماتے), پھرآپ ﷺ پہلی رکعت کی طرح دوسری رکعت بھی اداکرتے تھے- بس صرف اتنا فرق ہوتا تھا کہ اس میں پہلی رکعت کی طرح قراءت سے پہلے نہ تووقفہ یاسکوت ہوتا نہ دعائے استفتاح ,نہ تکبیرتحریمہ اورنہ وہ طوالت ہوتی تھی, چنانچہ آپ ﷺ پہلی رکعت دوسری سے لمبی کرتے تھے ,اور بسا اوقات آپ ﷺ پہلی رکعت اتنی لمبی کرتے جبتک کہ لوگوں کے قدموں کی آہٹ سنائی دیتی تھی .

١٤- جب آپ ﷺ تشہد کے لئے بیٹھتے توبایا ں ہاتہ بائیں ران پراورداہنا ہاتہ داہنی ران پررکھتے.اورشہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے ,اس انگلی کونہ توآپ بالکل کھڑی رکھتے اورنہ بالکل سلادیتے بلکہ تھوڑی جھکائے رکھتے اوراسے ہلاتے رہتے تھے,اورچھنگلیا اورچھنگلیا اوربیچ والی کے درمیان والی انگلی سمیٹ لیتے اوردرمیان والی انگلی کو انگوٹھے کے ساتہ ملاکرحلقہ بناتے,شہادت کی انگلی

کواٹھاکردعا پڑھتے اوراسکی جانب اپنی نگاہ رکھتے.

۱۵- اس جلسہ میں آپ ﷺ ہمیشہ تشہد پڑھتے اورصحابہ کرام کویہ دعا پڑھنے کی تعلیم دیتے تھے:"التحیات لله والصلوات والطیبات ,السلام علیك أیها النبي ورحمة الله وبرکاته,السلام علینا وعلي عباد الله الصالحین,أشهد أن لا اله الا الله , وأشهد أن محمدا عبده ورسوله"(متفق علیہ)

تمام کی تمام عبادتیں الله کے لئے ہیں, اے نبی سلام ہوآپ پراورالله کی رحمت اوراسکی برکتیں,ہم پراورالله کے سب نیک بندوں پرسلام ہو,میں اس بات کی گواہی دیتاہوں کہ الله کے سوا کوئی معبود نہیں اورمحمد ﷺ الله کے بندے اوررسول ہیں-

آپ ﷺ اس تشہد کو بہت جلد ختم کرتے گویا آپ ﷺ گرم پتھر پر کھڑے ہوئے ہوں, پھرآپ ﷺ رانوں کا سہارالیتے ہوئے دونوں قدموں اورگھٹنوں پرالله اکبرکہہ کررفع یدین کرتے ہوئے کھڑے ہوجاتے تھے,پھرصرف سورہ فاتحہ پڑھتے,اورکبھی کبھارآخری دورکعتوں

میں فاتحہ کے علاوہ بھی کچھ اورپڑھتے تھے.
١٦- جب آپ تشہد ﷺ اخیرمیں بیٹھتے توتورّک کرتےتھے,اسطورپرکہ آپ ﷺ اپنی سرین کوزمین پرلگالیتے,اورایک طرف پاؤں کونکال لیتے." (ابوداود)
اوربائیں پیرکوران اورپنڈلی کے درمیان کرلیتے تھےاوردائیں پیرکو کھڑا رکھتے ,اورکبھی بچھا لیتے.
اوردائیں ہاتھ کودائیں ران پرركھتے,اورتینوں انگلیوں کوملالیتے اورشہادت کی انگلی کوکھڑی کرلیتے اورآپ نماز (تشہد) میں یہ دعا پڑھتے تھے: "اللّهم إني أعوذ بك من عذاب القبر, وأعوذ بك من فتنة المسيح الدجال , وأعوذ بك من فتنة المحيا والممات , اللّهم إني أعوذ بك من المأثم والمغرم"(بخاري)
اے الله میں عذاب قبرسے پناہ مانگتا ہوں اوردجال کے فتنے اورزندگی اورموت کے فتنے سے پناہ مانگتاہوں – اے الله میں گناہ اورقرض سے پناہ مانگتاہوں-
پھرآپ ﷺ داهنی طرف :"السلام عليكم ورحمة الله

" کہہ کرسلام پھیرتےتھے اوربائیں طرف بھی اسی طرح کرتے تھے.
۱۷- آپ ﷺ نمازیوں کوسترہ رکھنے کا حکم دیتے تھے, گرچہ تیریا لاٹھی ہی کے ذریعہ کیوں نہ ہو,آپ ﷺ سفر اور خشکی میں نیزہ کوگاڑ دیتے پھراس کوسترہ بناکرنمازپڑھتے تھے, سواری اورکجاوے کی لکڑی کا بھی سترہ بنا لیتے تھے,

۱۸- آپ ﷺ جب دیوارکی طرف منہ کرکے نمازپڑھتے تواپنے اوراس کے درمیان بکری کی گزرگاہ کا فاصلہ چھوڑدیتے تھے,اوراس سے دورنہ رہتے بلکہ سترہ کے قریب ہونے کا حکم فرماتے تھے.

ج- نمازمیں حرکتوں کے سلسلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[1]:

۱- آپ ﷺ نمازمیں زیادہ ادھرادھرنہ متوجہ ہوتے تھے.

۲- آپ ﷺ نمازمیں اپنی آنکھوں کوبند نہ کرتے

---

[1] زادالمعاد(۱/۲٤۱)

تھے.
۳- آپ ﷺ جب نمازمیں کھڑے ہوتے توسرکوجھکائے رکھتے تھے.آپ ﷺ جب کبھی نمازکولمبی کرنے کاارادہ کرتے پھرکہیں سے بچے کے رونے کی آوازسنتے تونمازکوہلکی کردیتے تاکہ اسکی ماں کوکوئی تکلیف نہ ہو.
٤- آپ ﷺ اپنی نواسی امامہ کواپنے کندھے پراٹھاکرفرض نمازپڑھتے تھے,جب قیام کرتے تواٹھالیتے,اورجب رکوع اورسجدہ میں جاتے تواتاردیتے تھے.
۵- آپ ﷺ نمازپڑھ رہے ہوتے اورحسن یا حسین آکرآپ ﷺ کی پشت پرسوارہوجاتے تھے توآپ ﷺ سجدہ کولمبا کردیتے تاکہ ان کواتارنا نہ پڑے.
٦- آپ ﷺ نمازپڑھ رہے ہوتے تواس دوران اگرعائشہ رضی الله عنہا آجاتیں توآپ ﷺ چل کران کے لئے دروازہ کھول دیتے اورپھرمصلی پرآجاتے .
۷- آپ ﷺ نمازکی حالت میں سلام کا جواب اشارہ سے دیتے تھے.
۸- آپ ﷺ نمازمیں بوقت حاجت پھونکتے

اورکھنکھار لیتے تھے.آپ ﷺ کبھی نمازمیں روتے بھی تھے.

۹- آپ ﷺ کبھی ننگے قدم نمازپڑھ لیتے اورکبھی جوتے ہی میں. اورآپ ﷺ نے یہودیوں کی مخالفت کی غرض سے جوتوں میں نمازپڑھنے کا حکم دیا.

۱۰- کبھی آپ ﷺ ایک ہی کپڑے میں نمازپڑھتے اوراکثرآپ ﷺ دوکپڑوں ہی میں نمازپڑھتے تھے.

د- نمازکے بعد کے اعمال میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[1]:

۱- آپ ﷺ سلام پھیرنے کے بعد تین بار "استغفرالله " کہتے تھے, پھریہ دعا پڑھتے تھے :"اللّهم أنت السلام ومنك السلام تباركتَ ياذالجلال ِوالإكرام " (مسلم)

اے اللہ!توہرعیب سے پاک ہے اورتجھ ہی سے سلامتی ہے,توبرکت والا ہے اے بزرگی اورتعظیم والے .

---

[1] زادالمعاد (۲۸۵/۱)

آپ ﷺ قبلہ رخ صرف اتنی دیربیٹھتے کہ استغفاراورمذکورہ دعا پڑھتے,پھرفورًا اپنا رخ مقتدیوں کی طرف کرلیتے,اوراپنے دائیں اوربائیں جانب سے (رخ انور) کوپھیرلیتے تھے, پھراپنا چہرہ انورمقتدیوں کی سمت کے علاوہ کسی دوسری سمت نہ کرتے تھے.

۲- جب آپ ﷺ فجرکی نمازپڑھ لیتے توسورج طلوع ہونے تک مصلی پرہی بیٹھے رہتے تھے.

۳- آپ ﷺ ہرفرض نمازکے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:"لاإله إلا الله وحده لاشريك له, له الملك وله الحمد وهوعلي كل شيءٍ قديرٌ,اللّهم لامانع لما أعطيتَ, ولا معطي لما منعتَ ولا ينفع ذالجدِّ منكَ الجدِّ" (متفق علیہ) "ولا حول ولا قوة إلا بالله, لا إله إلا الله, ولا نعبد إلا إياه, له النعمة وله الفضل , وله الثناء الحسن, لا إله إلا الله, مخلصين له الدينَ ولوكره الكافرونَ"(مسلم)

اللہ واحد کے سوا کوئی معبود برحق نہیں, وہ اکیلا ہےاس کا کوئی شریک نہیں, اسی کی حکومت ہے , اسی کے لئے سب تعریف ہے اوروہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے- اے اللہ

جوتونے عطاکیا ہے ,اسے کوئی روکنے والا نہیں, اورجوتونے روک دیا ہے,اسے کوئی دینے والا نہیں اورکسی عزت داردولت والے کوتیرے مقابلہ میں دولت نفع نہیں دیتی,(یااسکی مالداری تیرے عذاب سے بچانہیں‌سکتی) (رواہ ابن ماجہ)
اورگناہ سے بازرہنا اوراطاعت کی قوت اللہ کی توفیق کے بغیرممکن نہیں,اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں- ہم اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے,اسی کے لئے ساری نعمتیں اورساری بڑائیاں اوراچھی تعریفیں ہیں, اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں , ہم خالص اسی کی بندگی کرتے ہیں ,اگرچہ کافروں کویہ بات بری معلوم ہو.(مسلم)
آپ ﷺ نے اپنی امت کے لئے یہ مستحب قراردیا کہ ہرفرض نمازکے بعد "سبحان اللہ ۳۳مرتبہ ,الحمدللہ ۳۳مرتبہ,اللہ اکبر۳۳مرتبہ کہیں اورآخرمیں "لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ ,لہ الملک ولہ الحمد وھوعلی کل شیءقدیر" کہہ کرسوکا عدد پوراکریں.

ھ – نفل اوررات کی نماز میں آپ صلی اللہ علیہ

وسلم کا طریقہ[1] :

١- آپ ﷺ غیرسبب والی نفل اورسنتوں کوگھرہی میں پڑھتے تھے, اورخاص کرمغرب کی سنت کو.

٢- آپ ﷺ حضریعنی حالت اقامت میں ہمیشہ دس رکعتوں کا اہتمام کرتے تھے: "ظھرسے پہلے اوربعد دورکعت ,مغرب کے بعد دورکعت,عشاء کے بعد گھرمیں دورکعت,اورفجرسے پہلے دورکعت."

٣- آپ ﷺ نفل نمازوں میں فجرکی دوسنتوں کاسب سے زیادہ اہتمام کرتے تھے, آپ ﷺ انہیں اوروترکوسفروحضرمیں کبھی بھی نہیں چھوڑتے تھے.اورسفرمیں ان دوراتب (سنت مؤکدہ) کے علاوہ دیگررواتب کوپڑھنا آپ ﷺ سے کبھی بھی ثابت نہیں ہے.

٤- آ پ ﷺ فجرکی سنت کے بعد دائیں پہلو لیٹ جاتے تھے.

٥- کبھی آپ ﷺ ظہرسے پہلے چاررکعت سنت

---

[1] زادالمعاد (٣١١/١)

پڑھتے,اورجب کبھی آپ ﷺ سے ظہرکے بعد کی دوسنتیں چھوٹ جاتیں توعصرکے بعد ان کی قضا فرماتے تھے.

٦- آپ ﷺ رات کی اکثرنماز کھڑے ہوکرپڑھتے تھے. کبھی بیٹھ کرپڑھتے تھے. اورکبھی ایسابھی ہوتا کہ آپ ﷺ بیٹھ کرپڑھ رہے ہوتے اورجب قراءت کی تھوڑی مقداررہ جاتی توکھڑے ہوکرمکمل کرتے اورپھرکھڑے ہوکرركوع کرتےتھے.

٧- آپ ﷺ رات کی نماز٨ رکعت پڑھتے تھے. ہردورکعت کے بعد سلام پھیردیتے تھے. پھرمسلسل پانچ رکعت بطور وترپڑھتے,صرف آخر رکعت میں تشہد کےلئے بیٹھتےتھے. یا کبھی ٩رکعت وترپڑھتے, ٨ رکعت کو مسلسل پڑھتے اورصرف آٹھویں رکعت کے آخرمیں بیٹھتے(اورتشہد پڑھتے) , پھربغیرسلام پھیرے اٹھ کھڑے ہوتے, پھرنویں رکعت پڑھ کر بیٹھتے اور تشہد پڑھتے اورسلام پھیردیتے ,پھرسلام کے بعد دورکعت اور نمازپڑھتے ,یا کبھی آپ مذکورہ بالا کیفیت ہی پرسات رکعت وترپڑھتے,

پھراس کے بعد دورکعت بیٹھ کرپڑھتے تھے.
۸- آپ ﷺ شروع رات ,درمیانی رات اورآخررات میں وتر پڑھتے تھے اورفرماتے تھے:"تم رات کی آخری نمازکووتربناؤ" (متفق علیہ)

۹- آپ ﷺ کبھی وترکے بعد دورکعت بیٹھ کرپڑھتے, اور کبھی بیٹھ کرقراءت کرتے,اورجب رکوع کا ارادہ کرتے توکھڑے ہوجاتے اوررکوع کرتے.
۱۰- جب آپ ﷺ کو کبھی نیند کا غلبہ ہوتا یا تکلیف ودرد محسوس کرتے تو دن میں بارہ رکعت پڑھتے تھے.
۱۱- آپ ﷺ ایک مرتبہ تہجد میں ایک ہی آیت کودھراتے رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی.
۱۲- آپ ﷺ کبھی رات کی نماز میں قرآ ن کوآہستہ پڑھتے ,اورکبھی بلندآوازسے پڑھتے تھے ,کبھی آپ ﷺ قیام کولمبا کرتے اورکبھی ہلکا کرتے تھے.
۱۳- آپ ﷺ وترکی نمازمیں "سبح اسم ربک الأعلی" "قل یا أیها الكافرون" اور"قل هوالله أحد"

پڑھتے تھے,جب وترکے بعد سلام پھیرتے تو تین مرتبہ "سبحان الملک القدوس" پڑھتےاورتیسری مرتبـــــہ مـــــیں آوازکوبلنـــــدکرکے کھیـــــنچ کرپڑھتےتھے." (داود ,نسائی, ابن ماجہ)

٣۔ جمعہ کےدن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[1]

١۔ آپ ﷺ جمعہ کے دن کی بہت تعظیم وتشریف کرتے تھے اوراس کوبہت ساری خصوصیت دے رکھی تھی,ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

* جمعہ کے دن غسل کرنا سنت موکدہ ہے
* جمعہ کے دن اچھالباس زیب تن کرنا مستحب ہے.
* خطبہ کو خاموشی سےسننا واجب ہے
* جمعہ کے دن آپ ﷺ پرکثرت سے درود وسلام بھیجنا مستحب ہے.

٢۔ جب لوگ مسجد میں جمع ہوجاتے توآپ ﷺ تشریف لاتے اوران پرسلام کرتے, پھر منبرپرتشریف لے جاتے اوراپنا چہرہ مبارک لوگوں کی طرف کرلیتے اوران کوسلام کرکےبیٹھ جاتے, پھرحضرت بلال اذان دیتے,اذان کے بعد آپ ﷺ کھڑے ہوکرفوراً خطبہ شروع کردیتے(اذان اورخطبہ کے درمیان کوئی

[1] زادالمعاد(٣٥٣/١)

وقفہ نہیں کرتے)،منبربنائے جانے سے پہلے آپ ﷺ کمان یا عصا پرٹیک لگاکر خطبہ دیتے تھے.
٣- آپ ﷺ کھڑے ہوکرخطبہ دیتے پھرکچہ دیربیٹہ جاتے، پھرکھڑے ہوکر دوسرا خطبہ دیتے

٤- آپ ﷺ لوگوں کواپنے سے قریب ہونے اورخاموشی کا حکم دیتے تھے،اور کہتے:" کہ جب آدمی اپنے ساتھی سے کہے :"خاموش رہو، تواس نے لغوکام کیا،اورجس نے لغوکام کیا تواسکا جمعہ نہیں"
٥- آپ ﷺ جب خطبہ جمعہ دیتے توآپ ﷺ کی دونوں آنکھیں سرخ ہوجاتیں، اورآواز بلند ہوجاتی، اورآپ ﷺ کا غصہ بڑہ جاتا گویا کہ آپ ﷺ کسی لشکرسے ڈرارہے ہوں.
٦- آپ ﷺ "امابعد" کہنےکےبعد خطبہ شروع کرتے تھے ،اورمختصراور(جامع) خطبہ دیتے تھے،اورنمازکولمبی کرتے تھے.
٧- آپ ﷺ جمعہ کے خطبہ میں صحابہ کرام کو اسلامی شریعت وقواعد کی تعلیم دیتے اورجب کسی کام کے حکم یا ممانعت کی ضرورت ہوتی

تو آپ خطبہ میں بتا دیتے یامنع کردیتے.
٨- آپ ﷺ کسي حاجت کے وقت یا کسی سائل کے جواب کیوجہ سے اپنے خطبہ کوروک دیتے, پھرخطبہ کی طرف واپس ہوکراسکی تکمیل فرماتے ,کبھی آپ ﷺ ضرورت کے تحت منبرسے اترتے اورپھرواپس جاتے ,آپ ﷺ خطبہ میں وقت کے تقاضے اورضرورت کے مطابق گفتگوکرتے ,جب کسی فاقہ زدہ یا بھوکے کودیکھتے توصحابہ کرام کو صدقے کا حکم دیتے اوراسکی ترغیب دیتے تھے.
٩- آپ ﷺ الله کے نام آنے پرخطبہ میں شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے , اور جب قحط سالی پڑتی تواپنے خطبہ ہی میں بارش کے نزول کے لئے دعا فرماتے تھے.
١٠- آپ ﷺ جمعہ پڑھنے کے بعد اپنے گھر جاکردورکعت سنت پڑھتے تھے,اور حاضرین جمعہ کو جمعہ کے بعد چاررکعت سنت پڑھنے کا حکم دیتےتھے. (ابن تیمیہ فرماتےہیں کہ:"کہ جب مسجد میں سنت پڑھے توچاررکعت اوراگرگھرمیں پڑھے تو دورکعت پڑھے.مترجم)

٤۔ عیدین میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[1]

١۔ آپ ﷺ نماز عیدین مصلی میں پڑھتے تھے اور عمدہ سے عمدہ لباس زیب تن فرماتے تھے.
٢۔ آپ ﷺ عیدالفطر کی نماز میں تشریف لے جانے سے پہلے چند طاق کھجوریں تناول فرماتے تھے,اور عید الأضحی' میں نماز سے فارغ ہوکر قربانی کے گوشت ہی سے شروعات کرتے تھے.آپ ﷺ عیدالفطر کی نماز تاخیر سے پڑھتے اور عیدالأضحی' کی نماز میں جلدی کرتے تھے.
٣۔ آپ ﷺ عیدگاہ پیدل تشریف لے جاتے تھے,وہاں پہنچنے پر نیزہ بطور سترہ آپ کے سامنے گاڑدیا جاتا(کیونکہ ان دنوں عیدگاہ میں کوئی عمارت نہ تھی)
٤۔ جب آپ ﷺ عیدگاہ پہنچ جاتے تو بغیر اذان و اقامت کہے اور بغیر "الصلاۃ جامعۃ" کہے نماز شروع کردیتے تھے,آپ ﷺ اور صحابہ کرام

[1] زادالمعاد(١/٤٢٥)

نمازعیدین سے پہلے یابعد کوئی نمازنہیں پڑھتے تھے.
۵۔ خطبہ سے پہلے آپ ﷺ دورکعت نمازپڑھتے تھے,پہلی رکعت میں تکبیرتحریمہ سمیت سات تکبیریں مسلسل کہتے تھے,ہردوتکبیروں کے درمیان معمولی سا وقفہ کرتے,اوران تکبیروں کے درمیان آپ ﷺ سے کوئی مخصوص ذکرثابت نہیں ہے.تکبیرمکمل ہونے کے بعد قراءت شروع کردیتے, پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ"ق" اوردوسری رکعت میں "اقتربت الساعۃ" پڑھتے ۔بسا اوقات دورکعتوں میں "سورۃالأعلی" اور "سورۃ الغاشیۃ"پڑھتے تھے,قراءت سے فارغ ہوکراللہ اکبرکہتے ہوئے رکوع میں چلے جاتے,پھردوسری رکعت میں مسلسل پانچ تکبیریں کہتے , پھر قراءت شروع کردیتے,نمازسے فارغ ہونے کے بعد اٹھ کرلوگوں کے سامنے کھڑے ہوجاتے اورلوگ اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہتے,آپ انھیں وعظ ونصیحت فرماتے اوراچھی باتوں کا حکم دیتے اوربری باتوں سے منع فرماتے.

٦۔ عیدگاہ میں کوئی منبر نہ ہوتا, آپ ﷺ زمین پر کھڑے ہوکر خطبہ دیتے تھے.
٧۔ آپ ﷺ نے خطبہ عید کے موقع پر لوگوں کو بغیر خطبہ سنے گھر چلے جانے کی بھی اجازت دی ہے. اسی طرح جب جمعہ کے دن عید پڑجائے تو اس کی رخصت دی ہے کہ جمعہ کی نماز میں شریک نہ ہوں اور صرف عید کی نماز پر اکتفا کرلیں اور ظہر کی نماز ادا کرلیں.
٨۔ آپ ﷺ عیدگا ہ جاتے وقت ایک راستے سے جاتے اور دوسرے راستے سے واپس آتے تھے.

۵- سورج گرہن کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[1]

۱- سورج گرہن کےموقع پرآپ ﷺ تیزی سے گھبرائے ہوئےچادرگھسیٹتے ہوئے مسجد میں تشریف لائے. مسجد میں آنے کے بعد آپ نے فوراً دورکعت نماز پڑھی, پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اورایک طویل سورہ بآوازبلند تلاوت فرمائی,اورپھرطویل رکوع کیا,پھررکوع سے سراٹھایا اوردیرتک کھڑے رہے,لیکن یہ قیام پہلے قیام سے کم تھا,رکوع سے سراٹھاتے ہوئے آپ ﷺ نے "سمع الله لمن حمده,ربناولک الحمد" کہا,پھرقراءت شروع کی پھرطویل رکوع کیاجوپہلے رکوع سے مختصرتھا,پھرآپ نے رکوع سے سراٹھایا,اورلمبا سجدہ کیا ,پھردوسری رکعت میں بھی پہلی رکعت ہی کی طرح کیا ,تواس طرح سے ہررکعت میں دورکوع اوردوسجدے ہوئے , نمازسے فارغ ہونے کے بعد آپ ﷺ نے ایک فصیح وبلیغ خطبہ دیا.

---

[1] زادالمعاد(١/٤٣٣)

۲۔ آپ ﷺ نے سورج گرہن کے موقع پر اللہ کا ذکر ,نماز,دعا واستغفار,صدقہ اور غلام آزاد کرنے کا حکم دیا ہے.

٦- نمازاستسقاء میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[١]

١- آپ ﷺ خطبہ کے دوران منبرپرہی بارش طلب کرتے تھے, آپ جمعہ کے علاوہ بھی بارش طلب کیا کرتے تھے, اسی طرح آپ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اوردونوں ہاتہ اٹھایا اوربارش کے لئے اللہ سے دعا فرمائی.

٢- آپ ﷺ بارش میں یہ دعا پڑھتے تھے :"اللّهم اسق عبادك وبهائمك وانشر رحمتك,وأحْيِ بلدك الميِّتَ (داود) "اللّهم اسقنا غيثاً مُغيثاً مريئاً مريعاً نافعاً غيرضار,عاجلاً غيرآجل " (داورد).

اے میرے رب !اپنے بندوں اورچوپایوں کوسیراب کردے, اوراپنی رحمت کوپھیلادے,اورمردہ وسوکھی زمین کوزندہ کردے(داود)

اے میرے رب! ایسی بارش نازل فرما جو مددگار,مزے دار,خوب سبزہ اگانے والی ونفع

---

[1] زادالمعاد(٤٣٩/١)

بخش ہوضرر رساں نہ ہو اورجلدی نازل فرما.(داود)
۳- آپ ﷺ جب بادل یا آندھی دیکھتے توچہرے سے(پریشانی) کے آثار ظاہرہوجاتے اورآپ ادھرادھر آگے پیچھے (دیکھنے) لگتے, جب بارش ہونے لگتی توآپ کی خوف وگھبراہٹ دورہوجاتی (کیونکہ آپ ﷺ کو خطرہ محسوس ہوتا کہ کہیں یہ بارش عذاب نہ ہو).
٤- آپ ﷺ جب بارش دیکھتے توکہتے :"اللّٰہم صیّبانافعا"
اے الله !اس بارش کونفع بخش بنا. (متفق علیہ).
اوراپنا کپڑااتاردیتے تاکہ جسم مبارک پربارش کاپانی پڑے.آپ ﷺ سے اس کا سبب دریافت کیا گیا توکہا کہ "یہ الله کی تازہ ترین نعمت ہے." (مسلم)
٥- جب زیادہ بارش ہونےلگتی توصحابہ کرام اسے رکنے کیلئے آپ ﷺ سے دعا کرواتے تو آپ ﷺ اس کے لئے یہ دعا پڑھتے :"اللّٰھم حوالیناولا علینا,اللّٰھم علی الظّراب ,والآکام ,والجبال ,وبطون الأودیة, ومنابت الشجر"(ابن

ماجه

اے اللہ! ہمارے اردگرد ہواورہمارے اوپرنہ ہو,
اے اللہ ٹیلوں اورپہاڑوں اور وادیوں کے علاقے
میں اوردرختوں کی جڑوں پربارش کر. (متفق
علیہ)

۷۔ نمازخوف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[1]

۱۔ نمازخوف میں آپ ﷺ کی سنت طیبہ یہ تھی کہ جب دشمن آپ ﷺ کے اورقبلہ کے درمیان ہوتا تو تمام مسلمان آپ ﷺ کی اقتداء کرتے اورآپ اپنے پیچھے مسلمانوں کودوصفوں میں تقسیم کردیتے تھے.آپ تکبیرکہتے تووہ سب تکبیرکہتے ,آپ رکوع کرتے تووہ بھی رکوع کرتے ,پھرآپ سراٹھاتے تووہ سب آپ کے ساتھ سراٹھاتے, پھرپہلی صف کے لوگ آپ کے ساتھ سجدہ کرتے اور دوسری صف والے دشمن کے مقابل کھڑے رہتے,جب آپ ﷺ دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوتے تودوسری صف والے اپنے دونوں سجدے کرتے, پھر کھڑے ہوکرپہلی صف کی جگہ میں چلے جاتے اورپہلی صف والے پیچھے آکردوسری صف والوں کی جگہ لے لیتے,تاکہ پہلی صف کی فضیلت دونوں کو

---

[1] زادالمعاد (۵۱۰/۱)

حاصل ہوجائے,اوردوسری صف والے بھی آپ ﷺ کے ساتہ دوسجدے پاجائیں,اسی طرح جب آپ دوسری رکعت میں رکوع کرتے تودونوں صف والے پہلی رکعت کی طرح عمل کرتے اورجب آپ تشہد کے لئے بیٹھتے تودوسری صف والے دوسجدے کرلیتے,اورپھرآپ کے ساتہ تشہد میں شریک ہوجاتے, اس طرح سب کے ساتہ سلام پھیرتے.

۲- اگردشمن قبلہ کے بجائے کسی دوسری سمت ہوتا ,اسوقت کبھی آپ ﷺ دو جماعتیں بنالیتے: ایک جماعت دشمن کے مقابلے میں کھڑی رہتی اوردوسری جماعت کے ساتہ آپ نمازپڑھتے, یہ گروہ ایک رکعت نمازپڑھ کرواپس چلا جاتا, اوردوسراگروہ آکرآپ کے ساتہ دوسری رکعت پڑھتا پھرآپ سلام پھیردیتے اوردونوں گروہ ایک ایک رکعت بعد میں پوری کرلیتے .

۳- کبھی آپ ﷺ دوجماعتوں میں سے ایک کوایک رکعت پڑھاکرکھڑے رہتے, اوروہ دوسری رکعت خود سے پوری کرکے آپ کے رکوع کرنے سے پہلے ہی واپس چلی

جاتی,پھردوسری جماعت آکرآپ کے ساتہ دوسری رکعت ادا کرتی, جب آپ تشہد میں بیٹھتے تویہ اٹھ کرایک رکعت پوری کرتی ,آپ تشہد میں بیٹھ کراسکا انتظارکرتےاوراس کے تشہد پڑھنے کے بعد ان کے ساتہ سلام پھیرتے.

٤- کبھی آپ ﷺ ایک جماعت کودورکعتیں پڑھا کرسلام پھیردیتے پھردوسری جماعت آتی تواس کوبھی آپ دورکعت پڑھاکرسلام پھیردیتے.

٥- کبھی ایسا ہوتا کہ آپ ﷺ کے ساتہ ایک رکعت پڑھ کرایک جماعت چلی جاتی اورایک رکعت قضا نہ کرتی,پھردوسری جماعت آتی تواس کو بھی آپ ایک رکعت ہی پڑھاتے اوروہ بھی دوسری رکعت قضا نہ کرتی, تواس طرح آپ ﷺکی دورکعت پوری ہوجاتی اورعام لوگوں کی صرف ایک ایک رکعت ہوتی.

۸۔ میت کی تجہیزو تکفین میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[1]

۱۔ جنازہ کے سلسلے میں آپ ﷺ کا طریقہ انتہائی کامل اورتما م دوسری قوموں سے بالکل مختلف تھا,اس میں میت اوراس کے رشتہ داروں کے ساتہ حسن سلوک اوراحترام کا پورا پورا لحاظ رکھا گیا تھا. مریض کے ساتہ آپ ﷺ کا شروع ہی سے سلوک ذکرآخرت, وصیت اورتوبہ واستغفارکرنے کی ہدایت پرمبنی ہوتا,اوراس کے پاس موجود لوگوں کو حکم دیتے کہ قریب الموت مریض کو کلمۂ شہادت"لا الہ الا اللہ" کی تلقین کرتے رہیں,تاکہ کلمہ طیبہ ہی اس کا آخری کلام ہو.

۲۔ آپ ﷺ مخلوق میں اللہ کی قضا پرسب سے زیادہ راضی اور اس کی سب سے زیادہ حمد بیان کرنے والے تھے,اوراپنے لخت جگرابراہیم کی موت پرآپ روپڑے ,ان پرشفقت ونرمی اوررحم

[1] زادالمعاد(١/٤٧٩)

کھاکر آپ نے ایسا کیا,جبکہ آپ کا دل الله کی رضا وخوشنودی سے پرتھا اورزبان سے حمدوثنا اور الله کا ذکر جاری تھا, اورآپ نے کہا: "بےشک آنکھیں اشک بارہیں ,اوردل غمگین ہے ,لیکن ہم وہی کہتے ہیں جس سے ہمارا پروردگارراضی ہو." (متفق علیہ)

٣- آپ رخساروں کونوچنے ,چیخ وپکار اورنوحہ وماتم کے ذریعہ آوازبلند کرنے سے منع فرما تے تھے.

٤- نبی کریم ﷺ کی سنت طیبہ یہ تھی کہ میت کی تجہیزوتدفین میں جلدی کرتےتھے.اسے غسل دیتے ,خوشبولگاتے,اورسفید کپڑوں میں کفن دیتے .

٥- نبی کریم ﷺ کی سنت طیبہ یہ تھی کہ جب کوئی انتقال کر جائے تواسکا چہرہ چھپادیا جائے ,اسکی آنکھیں بند کردی جائیں.

٦- بسا اوقات آپ ﷺ میت کا خود بوسہ فرماتے.

٧- آپ ﷺ میت کوتین یا پانچ مرتبہ یا غسل دینے والے کے خیال کے مطابق (حسب ضرورت)اس سے زیادہ بار غسل دینے کا حکم دیتے

تھے,اورآخری مرتبہ کافوراستعمال کرنے کوکہتے تھے.
۸- آپ ﷺ میدان جنگ کے شہداء کو غسل نہیں دیتے تھے.اورہتھیاروزرہ وغیرہ اتارکراسی کپڑے میں تدفین کردیتے تھے.اورنمازجنازہ بھی نہیں پڑھتے تھے.
۹- آپ ﷺ نے حالت احرام میں مرنے والے کو پانی اوربیری سے نہلانے کا حکم دیا, اوراحرام ہی کے کپڑے میں اسے دفن کرنے کا حکم دیا,اوراسے خوشبو لگانے اورسرچھپانے سے منع فرمایا .
۱۰- میت کے سرپرست کواچھے اورسفید کپڑے کا کفن پہنانے کا حکم دیتے اورزیادہ مہنگے کفن سے منع فرماتے تھے.
۱۱- اوراگرکفن چھوٹا ہوتا اورپورے بدن کوچھپانے سے قاصرہوتا تواس کا سر چھپادیتے اورپاؤں پرگھاس ڈال دیتے تھے.

أ- میت پرنمازپڑھنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[1]

١- آپ ﷺ میت کی نمازجنازہ مسجد کےباہرپڑھتے تھے , بسااوقات آپ نے مسجد میں بھی پڑھی لیکن یہ آپکا دائمی طریقہ نہ تھا.

٢- نمازجنازہ کے لئے جب کوئی میت آپ ﷺ کے سامنے لائی جاتی توآپ دریافت کرتے:"کیا اس پرکوئی قرض ہے؟" (متفق علیہ) اگراس پرکوئی قرض نہ ہوتا تواس پرنمازپڑھ دیتےاوراگرقرض ہوتا تو خود نہ پڑھتے بلکہ صحابہ کرام کونمازپڑھنے کا حکم دے دیتے .

لیکن جب کثرت فتوحات کی وجہ سے نبی کریم ﷺ کے پاس دولت آگئی توآپ قرضدارپرنمازجنازہ پڑھنے لگے,کیونکہ آپ اس مال کے ذریعہ اس کا قرض ادا فرمادیتے تھے,اوراس کا ترکہ اس کے ورثاء کودے دیتے تھے.

٣- جب آپ ﷺ نمازجنازہ شروع کرتے توتکبیرکہتے اوراللہ تعالی کی حمدوثنا بیان

[1] زادالمعاد(١/ ٤٨٥)

کـرتـے,اوردعـا فرمـاتـے. نمازجنـازہ مـیں آپ چارتکبیریں کہتے تھے,اورپانچ تکبیریں بھی آپ سے ثابت ہیں.
٤- آپ ﷺ میت کے لئے خالص دعا کرنے کا حکم دیتے تھے, آپ ﷺ سے جنازہ میں یہ دعا پڑھنامنقول ہے :"اللّہم اغفرلحيّنا وميّتنا ,وصغيرنا وكبيرنا, وذكرنا وأنثانا,وشاہدنا وغائبنا,اللّہم مَنْ أحييتَہ منا فأحيہ على الإسلام ,ومن توقّيتَہ منا فتوفَّہ على الإيمان ,اللّہم لاتحرمنا أجره ولا تفتنا بعده" (ترمذی ,نسائی,ابن ماجہ)
آپ ﷺ سے اس دعا کا پڑھنا بھی ثابت ہے :"اللّهم اغفرله ,وارحمه,وعافه,واعف عنه ,وأكرم نُزُلَه, ووسِّع مُدخله ,واغسله بالماء والثلج والبردِ ونقه من الخطايا كما يُنقى الثوب الأبيض من الدّنس ,وأبدِله دارا خيرا من داره,وأهلا خيرا من أهله ,وزوجا خيرا من زوجه,وأدخِله الجنة وأعذه من عذاب القبر,وعذاب النار"(مسلم)
٥- آپ ﷺ نمازجنازہ میں مرد کے سرکے پاس اورعورت کے وسط میں کھڑے ہوتے تھے.
٦- آپ ﷺ بچے کی نمازجنازہ بھی پڑھتے

تھے,اورخودکشی کرنے والے اورمال غنیمت میں خیانت(چوری) کرنے والے پرآپ نمازجنازہ نہیں پڑھتے تھے.
۷- آپ ﷺ نے قبیلہ جہینہ کی جس عورت کورجم کیا گیاتھا اس پرنمازجنازہ پڑھی.
۸- آپ ﷺ سے نجاشی کی غائبانہ نمازہ جنازہ پڑھنا ثابت ہے لیکن آپ ہرمرنے والے کی غائبانہ نماز جنازہ نہیں پڑھتے تھے.
۹- آپ ﷺ کی سنت طیبہ یہ تھی کہ جب جنازہ کی نماز چھوٹ جاتی توآپ قبرپرجاکرپڑھتے تھے.

ب- دفن اوراس کے متعلقہ امورمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[1]

۱- نبی کریم ﷺ کا معمول تھاکہ نمازجنازہ کے بعد قبرستان تک اس کے آگے پیدل تشریف لے جاتے تھے,اور سواری والے لوگوں کو پیچھے چلنے کا حکم دیتے,اورپیدل چلنے والوں کوقریب رہنے کا حکم دیتے,چاہے وہ پیچھے ہوتے یا

[1] زادالمعاد(۱/۴۹۸-۵۰۲)

آگے,دائیں ہوتے یا بائیں۔ آپ ﷺ میت کوتیزلے جانے کا حکم دیتے.

۲۔ جنازے کورکھنے سے پہلے آپ ﷺ نہ بیٹھتے تھے.

۳۔ آپ ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ کے سامنے سے جب جنازہ گزرا تواس کے لئے کھڑے ہوگئے اورکھڑے ہونے کا حکم دیا,اوریہ بھی ثابت ہے کہ آپ بیٹھے رہے.

٤۔ آپ ﷺ کی سنت طیبہ یہ تھی کہ طلوع آفتاب اورغروب آفتاب کے وقت اورزوال کے وقت مردے کودفن نہ کیا جائے.

۵۔ اوریہ بھی سنت تھی کہ کہ قبربغلی اورگہری کھدواتے اورمردے کے سرہانے اورپائتانے کی جگہ کشادہ کرواتے تھے.

٦۔ آپ ﷺ میت کی قبرپردفن کے وقت سرکی جانب تین بارلپ بھرکرمٹی ڈالتے.

۷۔ اورجب دفن سے فارغ ہوجاتے توآپ ﷺ قبرکے پاس کھڑے ہوکرمیت کی ثابت قدمی کے لئے دعافرماتے اورصحابہ کرام کوبھی اس کا حکم دیتےتھے.(داود)

۸- نبی کریم ﷺ سے قبرکے پاس بیٹھ کرپڑھنا اورمیت کوتلقین کرنا ثابت نہیں ہے.
۹- آپ ﷺ میت کے لئے باقاعدہ اعلان ومنادی سے منع فرماتے تھے.

ج- قبرستان اورتعزیت کے سلسلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[1]

۱- قبروں کوبلند کرنا,پکی بنا نا ,لیپنا, ان پرقبہ بنانا,یہ سب چیزیں نبی کریم ﷺ کی سنت نہیں تھی.
۲- ایک دفعہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کویہ حکم دے کریمن کی طرف بھیجا کہ جس تصویرومجسمہ کو دیکھیں اسکومٹادیں,جو اونچی قبر دیکھیں اسکوبرابرکردیں, اسوجہ سے تمام بلند اوراونچی قبروں کو ہموار اور برابرکرنا آپ کی سنت طیبہ ہے.
۳- آپ ﷺ نے قبرپرچونا لگانے , اس پر تعمیر کرنے اوراس پرکتبے تحریرکرنے سے منع

[1] زادالمعاد(۱/۵۰٤)

فرمایا ہے. البتہ علامت کے طورپرپتھررکھنے کی اجازت دی ہے.
٤- آپ ﷺ نے قبروں کوسجدہ گاہ بنانے ,ان پرچراغاں کرنے سے منع کیا ہے اوران کے کرنے والوں پرلعنت فرمائی ہے.
٥- آپ ﷺ نے قبروں کی طرف رخ کرکے نمازپڑھنے اوراپنی (یعنی نبی ﷺ کی) قبر کوعید بنانے سے بھی منع فرمایا ہے.
٦- آپ ﷺ کی سنت یہ تھی کہ قبروں کی توہین نہ کی جائے اور نہ انہیں روندا جائے,اورنہ ہی ان پربیٹھاجائے,اورنہ ٹیک لگایا جائے,اورنہ ہی ان کی اس شدت سے تعظیم کی جائے(کہ انہیں سجدہ گاہ بنالیا جائے).
٧- آپ ﷺ کی سنت طیبہ یہ تھی کہ صحابہ کرام کی قبروں کی زیارت کے لئے تشریف لے جاتے تھے اوران کے لئے دعائے استغفارکرتے تھے, اورزیارت کرنے والے کے لئے یہ دعا پڑھنے کا حکم دیتے تھے:"السلام علیکم أهل الدیا رمن المؤمنین والمسلمین ,وإنا إن شاء الله بکم لاحقون,نسأ ل الله لنا ولکم العافیة"(مسلم)

مومنوں اورمسلمانوں کے اہل دیار !تم پرسلامتی ہو,اوربے شک اگراللہ نے چاہا توہم تم سے ملنے والے ہیں ,ہم اللہ سے اپنے لئے اورتمہارے لئے عافیت کی دعا کرتے ہیں. (مسلم)

۸- آپ ﷺ کی سنت طیبہ یہ تھی کہ میت کے گھروالوں کی تعزیت کرتے تھے,لیکن تعزیت کے لیےوقت مقررکرکے یکجا ہونا اورقبرپریا دوسری جگہ جمع ہوکرقرآن پڑھنا آپ ﷺ کا اسوہ حسنہ نہیں تھا.

۹- نبی کریم ﷺ کی سنت طیبہ یہ تھی کہ میت کے گھروالے لوگوں کے لئے کھانے وغیرہ کا انتظام نہ کریں,بلکہ میت کے اہل خانہ کے لئے لوگ کھانے کا انتظام کرکے انہیں کھلائیں.

۹۔ زکاۃ وصدقات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[1]

أ۔ زکاۃ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کاطریقہ:

۱۔ آپ ﷺ نے زکوۃ کا انتہائی کامل ترین نظام پیش کیا ہے.اس کے وجوب کا وقت ,اس کی مقدار,اس کے نصاب ,کن پرواجب ہوتی ہے, اوراسکے مصارف کیا ہیں,۔ان سب کی پوری وضاحت فرمادی ہے۔ مالداروں اورمسکینوں کے مصالح اورضروریات کا پورا پورا لحاظ رکھا ہے.اورمالداروں کے مال میں بغیرظلم کے اتنا ہی زکوۃ واجب کیا جتنے سے فقیروں کی ضرورت پوری ہوسکے.

۲۔ آپ ﷺ کی سنت طیبہ یہ تھی کہ جس کوزکاۃ کامستحق جانتے اس کوزکوۃ دیدیتے تھے اوراگرآپ سے کوئی ایسا شخص سوال کرتا جس کی حالت کے بارے میں نہیں جانتے تواس

[1] زادالمعاد(۲/۵)

کوبھی یہ بتا کردیدیتے تھے کہ اس زکاۃ میں مالدار اورطاقتورکمائی کرنے کے قابل شخص کا اس میں کوئی حصہ نہیں ہے.

٣- آپ ﷺ کی عادت طیبہ یہ تھی کہ جس علاقے کی زکوۃ جمع ہوتی وہیں کے مستحقین میں تقسیم کرتے تھے,اورجو ان میں تقسیم کے بعد بچ جاتی تواسے منگواکردوسری جگہ تقسیم کردیتے تھے.

٤- آپ ﷺ عاملین کوچوپایوں , پھلوں اورفصلوں جیسے ظاہری اموال کے مالکین کی طرف ہی بھیجتے تھے .

٥- آپ ﷺ کھجوروں اورانگوروں کے مالکین کے پاس پھلوں کا اندازہ کرنے والے کوبھیجتے تھےاوروہ اندازہ کرتا تھا کہ اس میں کتنا وسق(وسق٦٠ صاع کا ہوتا ہے) پھل آئے گا, پھراسی کے مطابق ان پر زکوٰۃ متعین کرتے تھے.

٦- نبی کریم ﷺ کی سنت طیبہ تھی کہ آپ سواری کے گھوڑے , خدمت کے غلام ,لادنے کے خچراورگدھے,سبزیوں اورایسے تمام پھلوں سے زکوۃ نہ لیتے تھے جوناپے یا ذخیرہ نہیں کئے

جاسکتے,البتہ انگوراورکھجورمیں سے زکوۃ لیتے تھے,اورخشک اورترمیں فرق نہیں کرتے تھے.
۷- نبی کریم ﷺ کا زکوٰۃ کی مد میں اچھا اچھا مال چھانٹ لینے کا دستورنہ تھا, بلکہ اوسط درجہ کا مال لیتے تھے.
۸- آپ ﷺ صدقہ کرنے والوں کو اپنے صدقہ کا ہی مال یا سامان خریدنے سے منع فرماتے تھے,- اگرکوئی فقیرکسی مالدارکوصدقہ کا مال ہدیہ کے طورپردیتا توآپ اسے کھالینے کی اجازت دیتے تھے.
۹- آپ ﷺ کبھی کبھی زکوٰۃ وصدقہ کے مد میں سے مسلمانوں کے فائدے اوررفاہی کاموں کے لئے قرض لیتے تھے, اورضرورت کے وقت آپ زکوٰۃ وقت سے پہلے لیتے تھے. (جیساکہ آپ ﷺ نے حضرت عبا س رضی اللہ عنہ سے دوسال کی پیشگی زکوۃ لے لی تھی).
۱۰- جب کوئی شخص آپ ﷺ کے پاس زکوۃ لے کرآتا توآپ اس کے لئےیہ دعا کرتےتھے :"اے اللہ اس میں اوراس کے اونٹوں میں برکت دے"

(نسائی) اورکبھی فرماتے:"اللّٰہم صل علیہ " اے اللہ اس پررحمت نازل فرما (متفق علیہ).

ب- زکاۃ فطر(صدقہ فطر)میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[1]

۱- آپ ﷺ نے صدقہ فطرمیں ایک صاع کھجور,یا جو,یا پنیر,یا کشمش فرض قرار دیا تھا.

۲- آپ ﷺ کی سنت طیبہ یہ تھی کہ صدقہ فطرنمازعید سے پہلے نکال دی جائے اورآپ ﷺ نے فرمایا :"جس نے اسے نمازسے پہلے ادا کیا وہ صدقہ مقبولہ ہے اورجس نے نمازکے بعد اداکیا تووہ ایک عام صدقہ ہے." (ابوداود)

۳- صدقہ فطرمیں آپ ﷺ کی سنت طیبہ یہ تھی کہ آپ اسے فقراء ومساکین کے لئے خاص فرماتے تھے اوررزکوٰۃ کے آٹھوں مصارف میں سے کسی مصرف میں نہیں دیتےتھے

ج- نفلی صدقہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[2]

---

[1] زادالمعاد (۱۸/۲)
[2] زادالمعاد (۲۱/۲)

۱- نبی کریم ﷺ کے نفلی صدقات میں سنت طیبہ یہ تھی کہ آپ ﷺ کے پاس جوکچھ بھی ہوتا صدقہ کردیتے تھے,اورآپ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ صدقہ وخیرات کرنے والے تھے.
۲- آپ ﷺ سے جوبھی کسی چیزکاسوال کرتا تواسے عطا فرمادیتے تھےچاہے وہ چیزتھوڑی ہوتی یازیادہ.
۳- اورلینے والے کو حاصل کرنے میں جتنی خوشی ہوتی تھی اس سے زیادہ خوشی آپ ﷺ کودینے میں ہوتی تھی.
٤- جب کوئی محتاج آپ ﷺ کے سامنے آجاتا توآپ ﷺ اپنے نفس پرا سے ترجیح دیتے تھے کبھی اپنے کھانے کے ذریعہ توکبھی اپنے لباس کے ذریعہ.
۵- آپ ﷺ سے ملنے والے خود سخاوت وفراخد لی پرمجبورہوجاتے تھے.
٦- آپ ﷺ کے عطایا وصدقات کی مختلف نوعیتیں ہوتی تھیں, کبھی ہدیہ دیتے, کبھی صدقہ دیتے,کبھی ہبہ کرتے, کبھی کوئی چیزخریدتے پھربائع کووہ چیز اورقیمت دونوں دیدیتے

تھے.اورکبھی قرض لیتے پھراس سے زیادہ واپس کر دیتے, کبھی کسی سے ہدیہ قبول کرتے توکسی نہ کسی طریقہ سے اسکا بدلہ اس سے زیادہ (یا اچھا) دیتے تھے.

۱۰۔ روزہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ

أ۔ رمضان کے روزے رکھنے میں آپ ﷺکا طریقہ[1]

۱۔ نبی کریم ﷺ کی عادت یہ تھی کہ جب تک رویت ہلال کی تحقیق نہ ہوجائے یا کوئی عینی گواہ نہ مل جاتا ,آپ روزہ شروع نہ کرتے تھے, اگرچاند نہ دیکھا جاتا اورکہیں سے اس کی شہادت بھی نہ ملتی توشعبان کے پورے تیس دن مکمل کرتے تھے.

۲۔ اوراگرتیسویں رات کوبادل حائل ہوجاتا توآپ ﷺ شعبان کے تیس دن مکمل کرتے تھے,اورآپ ابرآلود دن کو روزہ نہیں رکھتے تھے,نہ آپ نے اسکا حکم دیاہے.

۳۔ آپ ﷺ کی یہ عادت طیبہ تھی کہ رمضان کے اختتام پردوافراد کی شہادت طلب کرتے تھے.

٤۔ اگرعید کا وقت نکل جانے کے بعد دو گواہ

[1] زادالمعاد(۳۰/۲)

چاند دیکھنے کی گواہی دیتے تو آپ ﷺ روزہ توڑدیتے اوردوسروں کوتوڑنے کا حکم دیتے, پھردوسرے دن وقت پرعید کی نماز پڑھتے.
۵- آپ ﷺ افطارمیں جلدی فرماتے اوراس کی تاکید کرتے تھے,اسی طرح سحری کرتے اوراس کی تاکید فرماتے تھے اورسحری کوتاخیرسے کرتے اوراس کی تاکید کرتے تھے.
٦- آپ ﷺ نمازسے پہلے افطارکرتے تھے, اورافطارچند تروتازہ کھجورسے کرتے, اگراسے نہ پاتے توسوکھے کھجورسے اوراگروہ بھی میسرنہ ہوتا تو پانی کے چند گھونٹ سے افطارکرتے تھے.
٧- آپ ﷺ افطارکے وقت یہ دعا پڑھتے :"ذهب الظمأ ,وابتلّت العروق ,وثبت الأجرإن شاء الله تعالى."
پیاس چلی گئی,رگیں ترہوگئیں,اوراگرالله نے چاہا توثواب ثابت ہوگیا.(ابوداود)
٨- نبی کریم ﷺ کا رمضان کے مہینے میں مختلف قسم کی بکثرت عبادات کا معمول تھا, چنانچہ آپ ﷺ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے

ساتھ قرآن مجید کا دورکیا کرتے تھے.
۹- آپ ﷺ اس ماہ میں کثرت سے صدقہ وخیرات, نمازوتلاوت اورذکرکرنے کےعلاوہ اعتکاف بھی کرتے تھے.
۱۰- آپ ﷺ رمضان میں عبادت کا اس طرح اہتمام کرتے تھے جودوسرے مہینوں میں نہیں ہوتا تھا,حتی کہ کبھی کبھاردن ورات مسلسل عبادت کرتے تھے, اور کھانا اورپینا بھی چھوڑدیتے تھے,لیکن امت کومتواترروزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے, اورسحری کے وقت تک اس کی اجازت دی ہے.

ب- روزہ میں جائزاورناجائزامورکے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ

۱- آپ ﷺ روزہ دارکومجامعت, شوروغل اور گالی گلوچ سے منع فرماتے تھے, اور اگر اس سے کوئی گالی گلوچ کرے تویہ حکم دیا کہ جواب میں یہ کہہ دےکہ میں روزے سے ہوں.
۲- آپ ﷺ نے رمضان کے مہینے میں سفرکیا توحالت سفرمیں کبھی روزہ رکھا اور کبھی افطارکیا,اورصحابہ کرام کودونوں باتوں کا اختیا

ردیا.
٣- اگرمسلمانوں کا لشکردشمن سے قریب ہوجاتا توروزہ نہ رکھنے کا حکم دیتے تھے.
٤- سفرکی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کے لئے آپ ﷺ نے کسی مسافت کی تحدید نہیں کی ہے.
٥- صحابہ کرام سفرشروع کرنے کے وقت ہی سے روزہ چھوڑدیتے تھے,آبادی سے باہرہوجانے کا اعتبارنہیں کرتے تھے اوروہ کہتے کہ یہی آپ ﷺ کی سنت اورطریقہ ہے.
٦- طلوع فجرکےوقت بسا اوقات آپ ﷺ جنابت میں ہوتےتھے, چنانچہ طلوع فجرکے بعد غسل فرماتے تھے اورروزہ رکھ لیتے تھے.
٧- آپ ﷺ رمضان میں روزے کی حالت میں بعض ازواج مطہرات کا بوسہ بھی لیتے تھے.
٨- آپ ﷺ سے روزے کی حالت میں مسواک کرنا,سرپرپانی ڈالنا ,ناک میں پانی ڈالنا, اورکلی کرنا بھی ثابت ہے.
٩- آپ ﷺ اگرکوئی شخص بھول کرکھاپی لے تواسکو قضا کرنے کا حکم نہیں دیتے تھے.
١٠- آپ ﷺ نے مریض اورمسافرکوروزہ نہ

رکھنے کی اجازت دی ہے بشرطیکہ بعد میں اسکی قضا کریں,اسی طرح حاملہ اورمرضعہ یعنی دودہ پلانے والی عورت کو بھی اجازت دی ہے کہ اگر وہ اپنے اوپر خوف محسوس کرتی ہوں تو روزہ نہ رکھیں لیکن بعد میں اس کی قضا کریں, (اگریہ عورتیں صرف بچوں کے نقصان کے اندیشے سے روزہ نہ رکھیں توقضا کے ساتہ ایک مسکین کوکھانا بھی کھلائیں گی.اوریہی چیزابن عمراورابن عباس رضی الله عنہما سے منقول ہے ,اوریہی شافعی اوراحمد کا قول بھی ہے.) (کیونکہ انکا روزہ نہ رکھنا بیماری کے خوف سے نہیں ہے کہ صرف قضا کافی ہو,اس لئے اسکی تلافی مسکینوں کوکھانا کھلانے سے کی گئی جیساکہ تندرست آدمی اسلام کے ابتدائی دورمیں روزہ نہ رکھنے کی صورت میں کرتا تھا).

ج- نفلی روزوں میں آپ صلی الله علیہ وسلم کا طریقہ:

١- روزہ کے سلسلہ میں نبی کریم ﷺ کی سنت سب سے کامل ترین اورحصول مقصد کا سب

سے بڑا ذریعہ تھی,اوراس کی فرضیت میں آسانی اورسہولت پیدا کی گئی, کیونکہ مرغوبات وخواہشات نفس سے بچنا غیرمعمولی سخت اوردشوارگزارچیزتھی.آپ ﷺ روزہ رکھنے لگتے توکہا جانے لگتا کہ اب نہیں چھوڑیں گے ,اورجب نہیں رکھتے توکہاجاتا کہ اب روزہ نہیں رکھیں گے.آپ نے رمضان کے علاوہ کسی مہینے کے پورے روزے نہیں رکھے.اورآپ ماہ شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزہ نہیں رکھتےتھے اورکوئی مہینہ آپ ﷺ کا بغیرروزہ کے نہیں گزرتا تھا.

٢- آپ ﷺ جمعہ کے دن مخصوص کرکےروزہ رکھنے کوناپسند ومکروہ سمجھتے تھے ,اورسوموارو‌جمعرات کے دن آپ ﷺ خاص طورسے روزہ رکھتے تھے.

٣- آپ ﷺ سفروحضر کسی بھی حالت میں ایا م بیض (قمری مہینے کی ١٣ ,١٤, ١٥) تاریخ کو روزہ نہیں چھوڑتے تھے.

٤- آپ ﷺ ہرمہینے کی شروعات کے تین دن روزہ رکھتے تھے.

۵- آپ ﷺ نے ماہ شوال کے چھ روزوں کے بارے میں فرمایا: "رمضان کے فوراً بعد یہ روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے کے برابرہے" (مسلم) آپ ﷺ عاشوراء کا روزہ باقی تمام ایا م کے مقابلے میں زیادہ اہتمام کے ساتھ رکھتے تھے.

٦- آپ ﷺ نے عرفہ کے دن کے بارے میں فرمایا :"عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے گزشتہ سال اورآئندہ سال کے گناہ (صغیرہ) مٹا دیے جاتے ہیں" (مسلم) آپ ﷺ کی سنت طیبہ یہ تھی کہ میدان عرفات میں یوم عرفہ کوروزہ نہ رکھتے تھے.

٧- آپ ﷺ ہمیشہ مسلسل روزے نہ رکھتے تھے, بلکہ آپ نے ارشاد فرمایا :"جس نے ہمیشہ اورمسلسل روزہ رکھا ,اس نے نہ روزہ رکھا اورنہ افطارکیا." (نسائی)

٨- کبھی آپ ﷺ نفلی روزہ کی نیت کرلیتے اورپھرتوڑدیتے تھے- اکثریہ ہوتا کہ آپ ﷺ گھرمیں تشریف لاتے اورپوچھتے "کچھ کھانے کوہے"؟ اگرجواب ملتا نہیں, توفرماتے :"میں اب روزہ رکھ لیتا ہوں." (مسلم)

۹۔ آپ ﷺ نے فرمایاکہ :"تم میں سے اگرکوئی روزہ دارہو اور اسے کھانے کےلئے بلایا جائے تووہ کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں. " (مسلم)

د۔ اعتکاف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ [۱]

۱۔ نبی کریم ﷺ رمضا ن کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے اوریہ سنت طیبہ وفات تک جاری رہی,ایک مرتبہ آپ نے رمضان میں اعتکاف نہیں کیا تو اس کی قضا شوال میں کی.

۲۔ ایک دفعہ آپ ﷺ نے رمضان کے پہلے عشرہ میں اورایک مرتبہ درمیانی عشرہ میں اورایک مرتبہ آخری عشرہ میں اعتکاف کیا – شب قدراسی میں تلاش کرتے تھے۔ پھریہ معلوم ہوا کہ شب قدررمضان کے آخری عشرہ میں ہے تو آپ برابر (آخری عشرہ میں) اعتکاف کرتے رہے یہاں تک کہ اپنے رب سے جاملے.

۳۔ آپ ﷺ اعتکاف روزے کی حالت میں ہی کرتے تھے.

---

[1] زادالمعاد (۸۲/۲)

٤- آپ ﷺ خیمہ لگانے کا حکم دیتے توآپ کے لئے مسجد میں خیمہ لگادیا جاتا اورآپ تنہائی میں اسی کے اندراللہ کی عبادت کرتے تھے.
٥- جب آپ اعتکاف کا ارادہ فرماتے توفجرکی نمازکے بعد خیمہ میں داخل ہوجاتے-
٦- اعتکاف کے دوران آپ ﷺ کا بستراورچارپائی اعتکاف کی جگہ رکھ دی جاتی تھی, آپ اپنے خیمہ میں تنہا داخل ہوتے تھے.
٧- آپ ﷺ اعتکاف کی حالت میں اپنے گھرصرف انسانی ضرورت کے وقت تشریف لے جاتےتھے.
٨- آپ ﷺ دوران اعتکاف اپنے سرکوعائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف نکالتے تووہ باوجود ایام حیض سے ہونے کے اسے دھوتیں اوربالوںمیں کنگھی کردیتیں.
٩- اوربعض ازواج مطہرات خیمہ میں بھی آتی تھیں مگربجزبات چیت کے ان سے اورکوئی سروکارنہ رکھتے اورجب وہ چلنے کے لئے کھڑی ہوتیں تو واپسی پران کی مشایعت بھی کرتے تھےاوریہ رات میں ہواکرتا تھا.

١٠۔ آپ ﷺ اعتکاف کے دوران ازواج مطہرات کے ساتہ مباشرت نہیں کرتے تھے اورنہ بوسہ وغیرہ لیتے تھے.
١١۔ آپ ﷺ ہرسال دس دن اعتکاف فرماتے تھے مگروفات کے سال بیس دن کا اعتکاف کیا.

۱۱۔ حج وعمرہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[1]

أ۔ عمرہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ:

۱۔ آپ ﷺ نے چارمرتبہ عمرہ کیا:

پہلا: عمرہ حدیبیہ کا تھا,اور اسوقت مشرکوں نے آپ کو مسجد حرام میں داخل ہونے سے روک دیا تھا,توآپ جس جگہ پرروک دیے گئے وہیں قربانی نحروحلق کرکے حلال ہوگئے.

دوسرا: عمرہ قضاء ,جسکوآپ نے حدیبیہ کے بعد والے سال کیا.

تیسرا: حج کے ساتھ عمرہ کیا.

چوتھا: مقام جعرانہ سے عمرہ کیا.

۲۔ آپ ﷺ کے عمروں میں سے کوئی بھی عمرہ مکہ سے باہر نکل کر نہیں تھا بلکہ سب کے سب مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے ہوئے تھا.

۳۔ آپ ﷺ نے سال میں صرف ایک عمرہ کیاہے, دومرتبہ سال میں عمرہ کرنا آپ ﷺ سے ثابت

---

[1] زادالمعاد(۸٦/۲)

نہیں ہے.
٤- آپ ﷺ نے سارے عمرے حج کے مہینے ہی میں کئے.
٥- آپ ﷺ کا فرمان ہے: " رمضان کا عمرہ حج کے برابرہوتا ہے."(متفق علیہ)

ب- حج میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[1] :

١- جب حج کی فرضیت نازل ہوئی توبغیرکسی تاخیرکے رسول ﷺ حج کے لئے تیارہوگئے,آپ نے صرف ایک حج کیا اوروہ حج قران تھا.
٢- آپ ﷺ نے ظہرکی نمازکےبعد احرام باندھا,پھرآپ نے ان الفاظ سے تلبیہ کہا:"لبيك اللّهم لبيك ,لبيك لاشريك له لبيك,إن الحمد والنعمة لك والملك لاشريك له"(مسلم)
اے اللہ میں حاضرہوں,حاضر ہوں,تیراکوئی شریک نہیں,میں حاضرہوں,ہرطرح کی تعریف اورنعمتیں‌تیرے ہی لئے ہیں,حکومت بھی تیری ہی ہے ,تیراکوئی ساجھی نہیں.
یہ تلبیہ آپ نےبآوازبلند کہا یہاں تک کہ تمام

[1] زادالمعاد(٢/٩٦)

صحابہ نے اسے سن لیا,آپ نے حسب فرمان باری تعالی' انہیں یہ حکم دیا کہ وہ بھی بلند آوازسے تلبیہ کہیں.آپ تلبیہ پکارتے رہے اورصحابہ کرام بھی قدرے کمی وزیادتی کے ساتہ اس کو دھراتے رہے لیکن آپ نے کسی پرنکیرنہ فرمائی.
٣- آپ ﷺ نے صحابہ کرام کوحج کی تینوں قسموں ,قران تمتع ,افراد جس کا وہ چاہیں احرام باندھنے کا اختیاردیدیا تھا. پھرمکہ سے قریب ہونے کے وقت قربانی کا جانورساتہ نہ رکھنے والے حضرات کو حکم دیا کہ عمرہ کرکے احرام کھول دیں اورحج قران کی نیت ختم کردیں
٤- یہ سفرحج آپ ﷺ نے سواری پرکیا ,کجاوہ اورہودج وغیرہ نہیں تھا, اورآپ کا زاد راہ سامان وغلہ اسی سواری ہی پرتھا. (کجاوہ اورہودج وغیرہ میں بیٹھنے پرعلماء میں قدرے اختلاف ہے)
پھرجب آپ ﷺ مکہ مکرمہ پہنچ گئے توجن کے پاس قربانی کا جانورنہ تھا,انہیں لازمی طورپرحکم دیدیا کہ اسے عمرہ میں تبدیل کردیں

اورعمرہ کے بعد حلا ل ہوجائیں, اورجس کے پاس جانورہو تووہ احرام میں رہیں, پھرآپ مقام ذی طوی'(جوزاہرکے کنووں سے مشہورہے) پرپہنچے,وہا ں چارذی الحجہ اتوار کی شب گزاری اورفجرکی نمازادا کرکے غسل فرمایا, اورمکہ مکرمہ کے لئے روانہ ہوگئے,مکہ میں آپ ﷺ حجون سےمتصل ثنیۃ العلیا کی جانب سےدن کے وقت داخل ہوئے .

جب آپ ﷺ مسجد حرام میں داخل ہوئے توبیت اللہ کے پاس تشریف لائے,اورتحیتہ المسجد نہیں پڑھی(کیونکہ یہاں طواف ہی تحیتہ المسجد ہے)جب حجراسود کے بالمقابل ہوئے تواسے بوسہ دیا, اوراس کے پاس کوئی مزاحمت نہ فرمائی, پھرآپ دائیں ہوئے اوربیت اللہ کواپنےبائیں کیا, اورآپ نے باب کعبہ کے پاس کوئی دعا نہیں کی, نہ ہی پرنالہ کے نیچے اورنہ ہی کعبہ کی پشت اوراس کے ارکان (کونوں) کے پاس ہی کوئی دعا فرمائی.البتہ آپ سے دونوں رکنوں یعنی حجراسود اوررکن یمانی کے درمیان یہ دعا پڑھنا ثابت ہے :"ربنا آتنا في الدنيا

حسنة,وفي الآخرة حسنة,وقنا عذاب النار"[البقرة:۲۰۱]
اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی دے اورآخرت میں بھی بھلائی دے اورہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔
آپ ﷺ نے طواف کے درمیا ن اس کے علاوہ کوئی مخصوص دعا متعین نہیں کی ہے.
آپ ﷺ نے اس طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کیا یعنی چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے ہوئے جلدی چلے اوراضطباع بھی کیا یعنی داہنا مونڈھا کھول کربائیں مونڈھے پرچادرڈالدی,اسطرح دایاں کندھا کھلاہواتھا اوربایا ں ڈھکا ہوا تھا.
آپ ﷺ جب حجراسود کے سامنے ہوتے تواس کی طرف اشارہ کرتے یا اسے خمدار عصا سے چھوکراسے بوسہ دیتے تھے.اوراللہ اکبرکہتے تھے.
اسی طرح آپ ﷺ نے رکن یمانی کوچھوا لیکن اس کا بوسہ نہ لیا اورنہ ہی اسے چھونے کے بعد اپنے ہاتھ کا بوسہ لیا. جب طواف کعبہ سے فارغ ہوئے تومقام ابراہیم کے پیچھے آئےاوریہ آیت

پڑھی:﴿ وَاتَّخِذُواْ مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ﴾ (سورة البقرة :١٢٥) "اورمقام ابراہیم کو مصلی بنالیجئے ."
پھردورکعت نمازپڑھی ,اورمقام ابراہیم آپ کے اوربیت اللہ کے درمیا ن تھا.
پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الکافرون اوردوسری رکعت میں سورہ اخلاص تلاوت فرمائی,نمازسے فارغ ہونے کے بعد حجراسود کے پاس تشریف لائےاوراس کا استلام کیا. پھرصفا کی طرف نکلے, جب اس سے قریب ہوئے تویہ آیت پڑھی:﴿ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ اللّهِ ﴾ (سورة البقرة:١٥٨)
"بے شک صفا اورمروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں."
پھرفرمایا :"أبدأ بما بدأ الله به" میں بھی اسی سے شروع کرتا ہوں جس سے اللہ نے شروع کیا.
پھرکوہ صفا پرچڑھ کربیت اللہ کی طرف رخ کیا اور لا الہ الا اللہ اوراللہ اکبرکہہ کریہ دعا پڑھی: "لاإله إلا الله وحده لاشريك له, له الملك ,وله الحمد,وهو على كل شيء قدير, ,لا إله إلا الله وحده,

أنجزوعــــده, ونـــــصرعبده, وهـــزم الأحـــزاب وحده"(داود ,ترمذی, نسائی ,ابن ماجہ)
الله واحد کے سوا کوئی معبود برحق نہیں , اسی کیلئے بادشاہی ہے ,اوراسی کے لئے ستائش ہے اوروہی ہرچیزپرقادرہے ,الله واحد کے سوا کوئی معبود برحق نہیں, اس نے اپنا وعدہ پورا کیا, اپنے بندہ کو فتحیاب کیا اورتمام جماعتوں کو تنہا شکست دی.
پھرآپ ﷺ نے اس کے بیچ دعا فرمائی اوراس طرح تین مرتبہ آپ نے یہ دعاء مذکورپڑھیں.
پھرسعی کرتے ہوئے مروہ کی طرف چلے, نشیب میں پہنچ کردوڑنے لگے (یہ دوڑنا دونوں سرسبزنشانوں کے بیچ تھا) یہاں تک کہ جب وادی سے نکل گئے اور اوپر چڑھنے لگےتومعمول کے مطابق چلنے لگے.آپ نے سعی کا آغاز پیدل کیا, پھرآپ نے بھیڑ کیوجہ سے سوارہوکرسعی پوری کی.
جب آپ ﷺ مروہ پہنچتے تواس پرچڑھتے اوربیت الله کو سامنے کرکے الله کی تکبیروتوحید بیان کرتے یعنی الله اکبر اورلا الہ الا الله " پڑھتے

اورآپ نے مروہ پروہی سب کچھ (دعائیں) کیں جوصفا پرکیا , (لیکن آیت "ان الصفا" مروہ پرنہیں پڑھے) .
جب آپ ﷺ مروہ کے پاس سعی مکمل کرچکے تو ان تمام لوگوں کوجن کے ہمراہ قربانی کے جانورنہ تھے ,ہدایت کی کہ اب احرام اتاردیں اورپوری طرح سے حلال ہوجائیں,چاہے وہ مفرد ہوں یا قارن ہوں .
اورچونکہ آپ ﷺ کے ساتہ قربانی کا جانورتھا اسلئے آپ حلال نہیں ہوئے اورفرمایا :" جو بات مجھے بعد میں معلوم ہوئی اگرپہلے سے معلوم ہوتی توقربانی کا جانورساتہ نہ لاتا اورصرف عمرہ کا احرام باندھتا."(متفق علیہ)
اسی جگہ آپ ﷺ نے بال منڈوانے والوں کے لئے تین مرتبہ اور بال چھوٹا کروانے والوں کے لئے ایک مرتبہ دعائے مغفرت فرمائی.
آپ ﷺ یوم ترویہ(۸ ذی الحجہ) تک مکہ میں قیام کے دوران مسلمانوں کے ساتہ ظاہر مکہ میں اپنی منزل پرقصرنماز پڑھتے رھے.
یوم ترویہ یعنی ۸ ذی الحجہ چاشت کے وقت

اپنے ہمراہ لوگوں کے ساتھ منی' تشریف لے گئے , جنہوں نے احرام کھول دیا تھا وہ اپنے گھروں سے (حج کا) احرام باندھ کرنکلے,جب آپ منی' پہنچے تووہیں نزول فرمایا اورظہروعصرکی نمازاداکی اوروہیں شب گزاری, جب صبح ہوئی توعرفہ کو روانہ ہوئے , صحابہ کرام میں سے بعض تلبیہ کہ رہے تھے اوربعض تکبیر, آپ ﷺ دونوں کو سن رہے تھے مگرکچھ نہ کہتے تھے, آپ کے حکم سے آپ کے لئے نمرہ میں خیمہ لگایا گیا, -اورنمرہ یہ عرفہ کا حصہ نہیں ہے بلکہ عرفات کے مشرقی حصہ میں ایک گاؤں ہے- اس میں آپ ﷺ نے قیام فرمایا, سورج ڈھلنے کے بعد قصواء اونٹنی پرسوارہوکروادی عرنہ کے نشیبی حصہ تک گئے .اسی مقام سے سواری پربیٹھے ایک عظیم الشان خطبہ دیا جس میں آپ نے اسلامی اصول وقواعد کی وضاحت کی اورشرک وجاہلیت کے رسم ورواج کی تردید فرمائی,جان ومال, عزت وآبروکی حرمت کا اعلان فرمایا , جن کی حرمت پر دوسرے اہل مذاہب بھی متفق ہیں.

اسی خطبہ میں جاہلی معاملات اورسود کے خاتمہ کا اعلان فرمایا, اورانھیں عورتوں کے ساتہ حسن وسلوک کی تاکید فرمائی , اسی خطبہ میں آپ ﷺ نے امت کو تمسک بالقرآن کا حکم دیا اورصحابہ سے اقراروگواہی لیا کہ آپ نے الله کے پیغام کو(یا احکام اسلا م بحسن وخوبی) پہنچادیا ,اوررسالت کا حق ادا کردیاہے اورامت کی خیرخواہی فرمائی, اور اس بات پر الله کوگواہ بنایا.

جب آپ ﷺ نے خطبہ ختم کیا توحضرت بلال کو اذان دینے کا حکم دیا چنانچہ اذان اوراقامت ہوئی پھرآپ نے سری قراءت سے ظہرکی دورکعت اداکی اوریہ جمعہ کا دن تھا. پھردوبارہ اقامت ہوئی اورعصرکی دورکعتیں ادا فرمائیں , آپ کے ہمراہ اہل مکہ بھی تھے, انہوں نے بھی قصراورجمع کرکے نمازپڑھی, جب آپ ﷺنمازسے فارغ ہوئے توسوارہوکرموقف آئے , اورجب لوگوں کوآپ ﷺ کے روزے کے بارے میں شک ہوا تومیمونہ رضی الله عنہا نے دودھ کاپیالہ بھجوایا اورآپ ﷺ موقف ہی کے پاس

کھڑے ہوئے تھے توآپ ﷺ نے لوگوں کے سامنے ہی اس کو نوش فرمایا. اور میدان عرفات ہی میں پہاڑکے دامن میں چٹانوں کے پاس قبلہ رخ سواری ہی پراس طرح کھڑے ہوئے کہ جبل مشاۃ آپ کے سامنے تھا اورسورج غروب ہونے تک دعا وگریہ زاری میں مشغول رہے. اورلوگوں کو حکم دیا کہ وادی عرنہ سے ہٹ جائیں , اورمزید فرمایا کہ :"میں یہاں کھڑا ہوا ہوں اورپورے کا پورا عرفہ کھڑا ہونے کی جگہ ہے." (مسلم)

دعاؤں میں آپ ﷺ اپنا ہاتہ سینے تک اٹھا ئے ہوئے تھے جس طرح کوئی مسکین کھانا مانگ رہا ہو, اس موقع پرارشاد فرمایا کہ "بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے, اوربہترین (دعا) جس کو میں اورمجه سے پہلے انبیاء نے کی ہے وہ:لا الـه الا الله وحده لاشريك لـه, لـه الملك ولـه الحمد, وهو على كل شيء قدير" ہے. (ترمذي)

الله کے علاو ہ کوئی برحق معبود نہیں جواکیلا ہے جس کا کوئی شریک نہیں, ساری تعریف اوربادشاہت کا تنہا مالک ہے,

اور ہر چیز پر قادر ہے.(ترمذی)
جب آفتاب غروب ہوگیا اورزردی بھی ختم ہوگئی اور غروب آفتاب میں کوئی شک وشبہ نہیں رہا تو آپ ﷺ عرفات سے چل پڑے اورحضرت اسامہ بن زید کو اپنے پیچھے بٹھالیا, اورسکینت وخاموشی سے چلتے رھے ,اور اونٹنی کی لگام اپنی طرف کھینچ لی, یہاں تک کہ اسکا سرکجاوے کے کنارے سے لگ جاتا , اس موقع پر آپ فرمارہے تھے :"اے لوگو! سکون واطمینان سےچلو کیونکہ تیز چلنا نیکی نہیں ہے" (بخاری)
آپ ﷺ"مازمین" کے راستے سے واپس ہوئے اور"ضب" کے راستے سے عرفہ میں داخل ہوئے تھے.
پھرآپ ﷺ نے چلنے کا وہ اندازاختیارکیا جسے (سیرعنق) کہتے ہیں -یعنی نہ بہت آہستہ نہ بہت تیزبلکہ درمیا نی چال اختیارکی- جب آپ کو وسیع راستہ نظرآتا تو ذرا تیزہوجاتے.
آپﷺ راستے میں برابرتلبیہ پڑھتے رہے,اورراستہ میں پیشاب کیوجہ سے ایک جگہ نزول فرمایا اورہلکا وضوء فرمایا, پھرآپ چل

پڑے یہاں تک کہ مزدلفہ پہنچ کرنمازکے لئے وضوء فرمایا, اور اذان واقامت کہنے کا حکم دیا ,پھرآپ ﷺ نے اونٹوں کے بیٹھانے اورلوگوں کے اپنے سامان اتارنے سے پہلے مغرب کی نماز پڑھائی, پھرجب انہوں نے اپنے سامانوں کواتارلیا, تودوبارہ اقامت کہی گئی اورعشاء کی نماز ادا فرمائی ,عشاء کے لئے اذان نہیں کہی گئی, اورمغرب وعشاء کے درمیان آپ نے کوئی نماز نہیں پڑھی.

پھرآپ سوگئے یہاں تک کہ صبح ہوگئ, اس رات آپ نے کوئی عبادت نہ کی.

اس رات چاند ڈوبنے کے بعد آپ ﷺ نے اپنےکمزوراہل کو فجرسے پہلے منی' روانگی کا حکم دے دیا, اوران کو تاکید فرمائی کہ وہ آفتاب نکلنے سے پہلے کنکریاں نہ ماریں.

طلوع فجرکے بعد اول وقت میں نماز فجرادا فرمائی, اوراس کے لئے اذان واقامت کہی گئی, پھرسوارہوکرمشعرحرام کے پاس آئے اورلوگوں کوباخبرکیا کہ مزدلفہ سارا کا سارا موقف ہے.

پھرقبلہ رخ ہوکردعا وتضرع , تکبیروتہلیل

اورذکرالہی میں مشغول ہوگئے حتی کہ کافی روشنی ہوگئی, پھرآپ مزدلفہ سے حضرت فضل بن عباس کوپیچھے سواری پربیٹھا کرچلے, اوریہیں راستے میں حضرت ابن عباس کو حکم دیا کہ کہ رمی الجمارکے لئے سات کنکریاں چن لیں, چنانچہ آپ انہیں اپنے ہاتہ میں اچھالنے لگے اورفرمانے لگے:"ایسی ہی کنکریوں سے رمی کرو, اوردین میں غلوکرنے سے بچو,کیونکہ پچھلی قومیں دین میں غلوکرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئیں۰۰۰(نسائی ,ابن ماجہ)

جب آپ وادی محسّرمیں پہنچے تواونٹنی کی رفتارتیزکردی,اور درمیانی راستہ اختیار کیا جو جمرہ عقبہ یا کبری' پر نکلتاہے یہاں تک کہ آپ منی' پہنچے, آپ ﷺ رمی شروع کرنے تک تلبیہ کہتے رہے, جمرہ کے سامنے وادی میں اس طرح کھڑے ہوئے کہ خانہ کعبہ آپ کے بائیں اورمنی آپ کے دائیں ہاتہ تھا, پھرطلوع آفتاب کے بعد سواری پرسے یکے بعد دیگرے سات کنکریاں پھینکیں, ہرکنکری پرتکبیرکہتے تھے, (اورلبیک کہنا بند کردیا تھا).

پھرآپ منی' واپس آئے اورایک فصیح وبلیغ خطبہ دیا جس میں لوگوں کوقربانی کے دن کی حرمت وعظمت اورفضیلت نیزمکہ کی حرمت بیان فرمائی. اورحکم فرمایا کہ کتاب اللہ کے مطابق حکمرانی کرنے والوں کی اطاعت کریں, اورحج کے مناسک کی تعلیم دی, پھرآپ منی' میں قربانی کے مقام پرتشریف لے گئے, چنانچہ وہاں پرتریسٹھ اونٹ اپنے ہاتھ سے ذبح کئے ,اونٹ کو کھڑارکھکراوراسکی اگلی بائیں ٹانگ باندہ کرآپ نے نحرکیا, پھرآپ رک گئے اورسومیں سے باقی اونٹ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ذبح کرنے کا حکم دیا, اورانکو یہ حکم دیا کہ ان اونٹوں کو مسکینوں میں صدقہ کردینا اورقصاب کو اجرت میں قربانی کی کوئی چیزنہ دینا.

اور فرمایا کہ ساراکا سارا منی' قربانی کی جگہ ہے , اورمکہ کی گلیاں راستہ اورقربان گاہ ہیں.

جب آپ ﷺ قربانی سے فارغ ہوئے تو حجام کو بلوایا اورسرکا حلق کرایا, تواس نے دائیں جانب سے شروع کیا, پھرآپ ﷺ نے حلاق کو بائیں

طرف حلق کرنے کا حکم دیا, پھر آپ نے بال ابوطلحہ کو دیدیا, اورفرمایا:"کہ اس بال کو لوگوں کے درمیان تقسیم کردو."(متفق علیہ)
اورحلق کرانے والوں کو تین مرتبہ مغفرت کی دعا فرمائی اورچھوٹا کرانے والوں کے لیے ایک مرتبہ دعائےمغفرت فرمائی,اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے حلال ہونے سے پہلے آپ ﷺ کو خوشبولگائی.
پھرنبی کریم ﷺ ظہرسے قبل سوارہوکرمکہ مکرمہ کی طرف تشریف لے گئے اورطواف افاضہ کیا, آپ نے اس کے علاوہ دوسرا طواف نہیں کیا اورنہ ہی سعی فرمائی, اورنہ اس طواف میں رمل کیا, اورنہ ہی طواف وداع میں رمل کیا, آپ نے رمل صرف طواف قدوم میں ہی کیا تھا.
پھرآپ ﷺ طواف مکمل ہونےکے بعد زمزم کے پاس تشریف لائے اوروہاں لوگ پانی پی رہے تھے توصحابہ کرام نے آپ کو ڈول میں پانی دیا اورآپ نے کھڑے ہوکراسے نوش فرمایا.
پھرآپ ﷺ نے منی' واپس آکروہیں رات گزاری, اسمیں اختلاف ہے کہ آپ نے ظہرکی نماز منی'

میں اداکی یا مکہ مکرمہ میں , ابن عمررضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے منی' میں نماز ظہرپڑھی. اورجابروعائشہ رضی اللہ عنہا کے فرمان کے مطابق مکہ میں.

جب صبح ہوئی توزوال آفتا ب کا انتظارکیا, جب سورج ڈھل گیا تو اپنے قیام گاہ سے جمرات کی طرف پیدل تشریف لے گئے,اورجمرہ اولی' سے شروع کیا, جومسجد خیف سے قریب ہے, اوراللہ اکبرکہ کرسات کنکریاں ماریں.

پھرجمرہ سے تھوڑا آگے بڑھے اوردونوں ہاتھوں کو اٹھاکرقبلہ رخ ہوکرلمبی دعا فرمائی اتنی طویل کہ جتنی سورہ بقرہ پڑھی جاسکتی ہے.

پھرجمرہ وسطی' کے پاس آئے اور"اللہ اکبر"کہہ کرسات کنکریا ں ماریں, پھر وادی سے متصل بائیں جانب آئے اورقبلہ رخ ہوکردونوں ہاتھوں کو اٹھاکرپہلے سے کچھ کم لمبی دعا فرمائی .

پھرآپ ﷺ جمرہ عقبہ کے پاس آئے , اوروادی میں داخل ہوئے, اورجمرہ کو سامنےرکھکر, بیت اللہ کو بائیں اور منی' کو دائیں کرکے" اللہ

اکبر "کہ کر اس جمرہ کو سات کنکریا ں ماری ,اورکنکریاں پھینکنے کے بعد وہاں کوئی دعا نہ مانگی بلکہ فوراً واپس آگئے.
اورگمان غالب یہ ہے کہ آپ ﷺ نمازظہرسے قبل ہی رمی کرتے تھے,پھرواپس جاکرنمازپڑھتے تھے. اورعباس رضی اللہ عنہ کو منی' کی راتوں کو سقایہ کی وجہ سے مکہ میں گزارنے کی اجازت دیدی تھی.
آپ ﷺ نے دودن میں کنکری مارکرجانے میں جلدی نہیں کی بلکہ ایام تشریق کے تینوں دنوں کومکمل کیا اورکنکری ماری, اورظہرکے بعد محصّب کی طرف روانہ ہوئے , پھرآپ ﷺ نے وہیں پر ظہر,عصر,مغرب اورعشاء کی نمازیں ادا فرمائی,اورسوگئے, پھراٹھ کرمکہ تشریف لے گئے,اورسحری کے وقت طواف وداع فرمایا.
آپ ﷺ نے اس طواف میں رمل نہیں فرمایا, اورصفیہ رضی اللہ عنہا کو جب حیض آگیا تو انہین طواف وداع نہ کرنے کی رخصت دیدی.
اورعائشہ رضی اللہ عنہا کوان کے دل کی تسکین کے لئے انکے بھائی کے ساتھ مقام تنعیم سے

جاکرعمرہ کرنے کی اجازت مرحمت فرمادی,
جب وہ رات کو عمرہ کرکے فارغ ہوگئیں توآپ
ﷺنے صحابہ کو کوچ کرنے کا حکم دیدیا,
اورلوگ روانہ ہوگئے.

۱۲- ھدی, قربانی اورعقیقہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[1]

أ- قربانی کے جانورمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ:

۱- ھدی میں نبی کریم ﷺ نے بکری اوراونٹ دیے ,اورازواج مطہرات کی طرف سے گائے دی , نیزآپ نے مقیم ہونے کی حالت میں, اوراپنےعمرہ میں اور اپنےحج میں ہدی پیش کی.

۲- بکری کو جب آپ ﷺ ہدی میں بھیجتے توقلادہ (ہاریا پٹا) پہنادیتے تھے اورنشان نہ لگاتے تھے. جب آپ مقیم ہوتے اورھدی بھیجتے توکسی حلال چیزکو اپنے اوپرحرام نہ کرتے تھے.

۳- اورجب اونٹ بطورہدی کے لے جاتے تواسے قلادہ بھی ڈالتے اورنشان بھی لگاتے تھے, چنانچہ آپ اسکی کوہان کی دائیں جانب سے ذرا شق کردیتے تاکہ خون نکل آئے.

٤- ھدی بھیجتے ہوئے آپ قاصد کو یہ حکم دیتے تھے کہ اگرکوئی جانورمرنے لگے تواس کو ذبح

---

[1] (زادالمعاد۲/۲۸۵)

کـردے اورجـوتے کـو اسـکے خـون سـے رنـگ کراسکے پہلو میں رکھ دے,اسکا گوشت نہ خود کھـائے نــہ اپــنے ســاتھیوں کــوکھلائے, بلکــہ دوسروں میں تقسیم کردے.

۵- آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو ایک اونٹ اورایک گـائے مـیں سـات آدمیـوں کوشـریک ہـونے کـی اجازت دی ہے .

٦- اورھدی کے لے جانے والے کو بھی اجازت دی ہے کہ اگردوسری سواری میسرنہ ہو تو معمـول کـے مطـابق اس پرسوارہوسـکتا ہےیہـاں تک کہ اسے دوسری سواری مل جائے.

۷- آپ ﷺ کی سنت طیبہ یہ تھی کہ آپ اونٹوں کے بـائیں پـاؤں کـو بانـدھ کرکھڑاکـرکے انہـیں نحرکــرتے اورنحرکــرتے وقــت "بــسم الله الله اکبر"کہتے تھے.

۸- آپ ﷺ قربانی کے جانورکو اپنے ہاتھ سے ذبح کرتے تھے -بسا اوقات یہ کام کسی دوسرے کے سپرد کردیتے تھے.

۹- آپ ﷺ جب بکری ذبح کرتے تواپنا پیراسکے چہرہ پررکھتے پھر"بسم الله الله اکبر"کہہ ذبح

کرتے تھے.
۱۰- آپ ﷺ نے اپنی امت کو ہدی اورقربانی کےگوشت میں سے کھانے کی اوربطورتحفہ وتوشہ لے جانے کی بھی اجازت دی ہے.
۱۱- بسا اوقات آپ نے ہدی کا گوشت تقسیم فرمایا ہے,اوربسا اوقات یوں بھی فرمایا :"(جوچاہے ایساکرے),اورجوچاہے کاٹ کرلے جائے"
۱٤-آپ ﷺ کی سنت طیبہ یہ تھی کہ عمرہ کے ہدی کو مروہ کےپاس اورحج قران کے ہدی کومنی' میں ذبح کرتے تھے.اورآپ ﷺ نے حلال ہونے سے پہلے کبھی اپنے ہدی کو نحرنہ کیا, نیزآپ ہمیشہ طلوع آفتاب اوررمی کے بعد ہی نحرکرتے تھے, اورنہ ہی آپ نے کبھی طلوع آفتاب سے پہلے نحریا ذبح کرنے کی کسی کو اجازت دی.

ب- قربانی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[1]

۱- آپ ﷺ کبھی بھی قربانی کو نہیں چھوڑتے

[1] (زادالمعاد ۲۸۹/۲)

تھے, آپ نماز عید کے بعد دو مینڈھوں کی قربانی کرتے تھے اورفرماتے تھے : تشریق کے تمام دن ذبح کے دن ہیں"(مسند احمد)
٢- آپ ﷺ نے فرمایا :"جس نے نماز عید سے پہلے ذبح کیا تو اسکی قربانی نہیں ہوئی,بلکہ وہ ایک گوشت ہے جو اس نے اپنے گھروالوں کے لئے پیش کیا ہے" (متفق علیہ)
٣- آپ ﷺ نے یہ حکم دیا کہ بھیڑکا جذعہ ذبح کیا جائے-اورجذعہ کہتے ہیں جس نے چہ مہینہ کو پوراکرلیا ہو- اوردوسرے جانوروں میں سے جودودانت والا ہوچکاہو, اونٹوں میں سے ثنیہ وہ ہے جو پانچ سال کو مکمل کرلیا ہو,اورگائے میں سے ثنیہ وہ ہے جوتیسرے میں داخل ہوچکا ہو.
٤- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت طیبہ یہ تھی کہ قربانی کے جانوربہترین اورتمام عیوب سے پاک وصحیح سالم کا انتخاب کرتے تھے ,اورآپ نے کان کٹے ,سینگ ٹوٹے ,اندھے ,لنگڑے ,ٹوٹے اور کمزور(گوشت سے خالی) جانورکی قربانی کرنے سے منع فرمایا ہے.
اوریہ حکم دیا کہ آنکھوں اورکانوں کو غورسے

دیکہ لیا جائے,یعنی انکے صحیح وسالم ہونے کا بخوبی جائزہ لے لیا جائے.

۵- آپ ﷺ نے یہ حکم دیا کہ جوشخص قربانی کا ارادہ کرے توعشرہ ذی الحجہ کے داخل ہونے پراپنے بالوں اورناخنوں کو نہ کاٹے.

٦- آپ ﷺ کی سنت طیبہ عیدگاہ میں قربانی کرنے کی تھی.

۷- آپ ﷺ کی سنت طیبہ یہ تھی کہ بکری ایک آدمی اوراسکے گھروالوں کی جانب سے کافی ہوتی ہے گرچہ انکی تعدادزیادہ ہو.

ج- عقیقہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت طیبہ[1]

١- آپ ﷺ نے فرمایا :"ہربچہ اپنے عقیقہ کے گروی ہے لہذا چاہیےکہ ساتویں دن اسکی طرف سے قربانی کی جائے,اسکا سرمونڈا جائےاوراسکا نام رکھا جائے"(داود ,ترمذی,نسائی)

۲- اورآپ ﷺ کافرمان ہے کہ:"لڑکے کی طرف

[1] (زادالمعاد٢/٢٩٦)

سے دوبکریاں اورلڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کرنا ہے"(داود,نسائی)

۱۳- خریدوفروخت اورمعاملہ داری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[1]

۱- آپ ﷺ خرید وفروخت کرتے تھے لیکن رسالت کے بعد آپ کی خریداری زیادہ تھی, آپ نے اجرت پےکام کیا, اورلوگوں کواجرت پے رکھا بھی, وکیل بنایا اوروکیل بنے بھی لیکن آپ کی توکیل وکیل بننے سے زیادہ تھی.

۲- آپ ﷺ نے نقد اورقرض دونوں طرح سےخریداری کی, آپ نےدوسروں کی سفارش کی اورآپ کےپاس دوسروں کی سفارش کی بھی گئی, گروی کے ذریعہ قرض لیا اوربغیرگروی کے بھی. اورآپ نے(سامان) عاریتاً بھی لیا.

۳- آپ نے ہبہ دیا اورہبہ کولیا بھی, ہدیہ دیا اورہدیہ کوقبول بھی کیا,اوراسکا اچھا بدلہ بھی دیا, اوراگراس (کوقبول کرنے) کی چاہت نہ ہوئی توہدیہ دینے والے سے معذرت کردی. آپ ﷺ کے پاس بادشاہوں کے ہدیے آتے تھے آپ انہیں قبول کرلیتے اورصحابہ کرام کے درمیان اسے

[1] (زادالمعاد ۱/۱۵٤)

تقسیم کر دیتے تھے.

٤۔ آپ ﷺ لوگوں میں سب سے اچھامعاملہ کرنے والے تھے, آپ جب کسی سے پیشگی قرض لیتے تواس سے اچھا بدلہ دیتے تھے, اوراسکے مال واہل میں برکت کی دعافرماتے تھے, ایک مرتبہ آپ نے ایک اونٹ قرض لیا تواسکا مالک آکرآپ سے قر ض کا مطالبہ کرنے لگا اورسختی سے پیش آیا, توصحابہ کرام نے اس کے قتل کا ارادہ کیا, توآپ ﷺ نے فرمایا :"اس کوچھوڑدو اس لئے کہ صاحب حق کوبولنے کا حق ہے." (متفق علیہ)

٥۔ آپ ﷺ جہالت کرنے والوں کے ساتہ بردباری سے پیش آتے تھے,اورغصہ کرنے والے کو یہ حکم دیتے کہ اپنے غصہ کووضوکےذریعہ, یا اگرکھڑا ہوتوبیٹھ کراورشیطان سے اللہ کی پناہ مانگ کرٹھنڈاکرلے.

٦۔ آپ ﷺ کسی کے ساتہ کبروگھمنڈ سے پیش نہ آتے بلکہ آپ اپنے ساتھیوں کے ساتہ تواضع اورنرم گوشہ کواپناتے تھے اورہرچھوٹے بڑے کو سلام کرتے تھے.

۷- آپ ﷺ مذاق بھی کرتے توحق بات ہی کے ذریعہ کرتے تھے, اورتوریہ کرتے توحق بات ہی کے ذریعہ توریہ کرتے تھے.
۸- آپ ﷺ نے پیدل دوڑکا مقابلہ کیا,آپ ﷺ اپنے جوتے کو خود سلتے تھے, اوراپنے کپڑوں کو خود دھوتے ,اوراپنے ڈول کو خودبھرتے , اپنی بکری خود دوہتے, اوراپنے کپڑوں کوخود پیوند لگاتے, اوراپنی اوراہل خانہ کی خدمت کرتے تھے,آپ صحابہ کےساتہ مسجد نبوی کی تعمیرمیں اینٹ ڈھوتے تھے.
۹- آپ ﷺ مخلوق میں سب سے وسیع الصدرتھے, اورنفس کے پاکبازتھے.
۱۰- آپ ﷺ کو دوچیزوں میں اختیاردیا جاتا تواسمیں سے آسان ہی کو اپناتے جب وہ گناہ سے خالی ہوتا .
۱۱- آپ ﷺ کسی ظالم سے ظلم کا بدلہ نہ لیتے تھے مگریہ کہ وہ اللہ کی حرمت کی پامالی کرے, جب وہ اللہ کی حرمتوں کو پامال کرتا توآپ سے زیادہ غضبناک کوئی نہ ہوتا تھا.
۱۲- آپ ﷺ مشورہ دیتے تھے اورمشورہ لیتے

بھی تھے, مریضوں کی تیمارداری کرتے تھے,جنازہ میں حاضر ہوتے تھے, دعوت کو قبول کرتے تھے, کمزوروں, مسکینوں اور بیواؤں کی ضرورت کی تکمیل کی لئے ان کے ساتہ جاتے تھے.

۱۳- آپ اس شخص کے لئے جوکسی پسندیدہ چیزکو آپ پرپیش کرتا دعا کرتے اورفرماتے :"جس کیطرف کسی نے کوئی بھلائی کا کام کیا تواسنے اسکے لئے "جزاک الله خیرا" کہا یعنی الله آپکواسکا بہتربدلہ دے ,تواس نے انتہائی بلیغ تعریف کی "(ترمذی)

١٤۔ نکاح اورمعاشرت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[1]

١۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے :"تمہاری دنیا کی چیزوں میں سے میرے لیےعورت اورخوشبو کومحبوب کردیا گیا ,اورمیری دونوں آنکھوں کی ٹھنڈ ک نماز میں رکھی گئی ہے"(نسائی)
اورآپ نے فرمایا :"اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جونان ونفقہ وجماع کی طاقت رکھے توشادی کرلے" (متفق علیہ) اورفرمایا :" زیادہ محبت کرنے والی اورزیادہ بچہ دینے والی عورت سے شادی کرو."(ابوداود)
٢۔ آپ ﷺ کی سنت طیبہ یہ تھی کہ بیویوں کے ساتہ اچھی صحبت اورحسن خلق سے پیش آتے تھے,اورفرماتے تھے :"تم میں سے سب سے بہتروہ ہے جواپنے اہل کے ساتہ بہترہو,اورمیں اپنے اہل کے ساتہ تم میں سب سے بہترہوں" (ترمذی ,ابن ماجہ)

---
[1] زادالمعاد(١/١٤٥)

۳۔ آپ ﷺ کی بیویوں میں سے کوئی جب کسی چیزکی رغبت کرتی توآپ ان کی خواہش کو پوری کرتے تھے جب تک کہ اسمیں کوئی ممانعت نہ پائی جائے,آپ انصارکی بچیوں کو عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیج دیتے تاکہ وہ انکے ساتھ کھیل کودکرسکیں, جب عائشہ رضی اللہ عنہا کسی برتن سے پیتیں توآپ اس برتن کولے کراسی جگہ سے پیتے جہاں پروہ اپنے منہ کورکھتی تھیں,آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گود میں ٹیک لگاتے تھے اور انکی گود میں اپنے سرکو رکھ کرقرآن کی تلاوت فرماتے تھے, اوربسا اوقات وہ حیض سے ہوتیں ,اورآپ انہیں ازارباندھنے کا حکم فرماتے پھران سے مباشرت کرتےتھے.

٤۔ آپ ﷺ عصرکی نمازپڑھنے کے بعد اپنی بیویوں کے پاس تشریف لے جاتے ان سے قریب ہوکرانکے احوال کا جائزہ لیتے تھے. جب رات ہوجاتی تو اس بیوی کے گھرجاتےجسکی باری ہوتی تھی اوراس کے پاس شب باشی کرتے .

۵۔ آپ ﷺ نے بیویوں کے درمیان شب

باشی(باری), رہائش , اورنان ونفقہ کو تقسیم کررکھا تھا, بسا اوقات آپ ﷺ باقی بیویوں کی موجودگی میں بعض بیویوں کی طرف ہاتھ کوبڑھاتے تھے.[1]
٦- آپ ﷺ اپنی بیویوں سے اول اورآخیرشب میں ہمبستری کرتے تھے, جب آپ شروع رات میں جماع کرتے توغسل فرماکرسوجاتے ,اوربسا اوقات وضوء کرکے سوجاتے ,آپ ﷺ کوجماع وغیرہ میں تیس آدمیوں کی طاقت دی گئی تھی.
آپ ﷺ فرماتے :"ملعون ہے وہ شخص جو اپنی بیوی کے پاس دبرکے راستے سے مجامعت کرے"(داود) اورفرمایا :"جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی سے ہمبستری کا ارادہ کرے توکہے:"اللّهم جنّبنا الشيطان وجنّب الشيطان ما رزقتنا" یعنی اے الله توہمیں شیطان سے بچا اوراس چیزکو بھی جسے توعطاکرنے والا ہے.
اسلئے کہ اگران کے درمیان کوئی اولاد ٹھہرگئی تو شیطان کے شرسے محفوظ رھے گی" (متفق

[1] زادالمعاد(١٤٩/١)

علیہ)
٧- آپ ﷺ فرماتے کہ جب تم میں سے کوئی کسی عورت یا خادم یا جانورکوحاصل کرے تواسکی پیشانی پکڑکراللہ سے اسکی برکت کے لئے دعاکرے اوراللہ کا نام لے کریہ دعا پڑھے :(اللّٰهم إني أسئلك خيرها وخيرما جُبِلَتْ عليه,وأعوذبك من شرها وشرِّ ماجُبِلَتْ عليه)" اے اللہ میں اسکی بھلائی چاہتاہوں اوراس چیزکی بھلائی جس پروہ پیدا کیا گیا ہے, اسکی شراوراس چیزکی شرسے جس پرپیداکیا گیا ہے تیری پناہ چاہتا ہوں," (ابوداود ,ابن ماجہ)
٨- آپ ﷺ شادی کرنے والوں کیلئےیہ دعا فرماتے تھے :(بارك الله لك ,وبارك عليك ,وجمع بينكما على خير)"اللہ تیرے لئے برکت کرے, اورتجھ پربرکت کرے ,اوربھلائی کے ساتھ تم دونوں کوجمع کرے" (داود,ترمذی,این ماجہ)
٩- آپ ﷺ جب سفرکا ارادہ فرماتے توعورتوں کے درمیان قرعہ ڈالتے توجسکے نام سے تیرنکلتا اسی کے ساتھ سفرکرتے تھے,اورباقی کے بارے میں کچھ نہ کرتے تھے.

۱۱۔ آپ ﷺ گھروں کو بلند وکشادہ کرنےاورسجانے کا اہتمام نہیں کرتے تھے.

۱۲۔ آپ ﷺ نے طلاق بھی دیا اوررجوع بھی کیا, اورایک مہینہ کیلئے وقتی طورپربیویوں سے ایلاء(جدائی) اختیارکیا ,البتہ آپ ﷺ نے ظہار(کہ تومجہ پرمیرے ماں کی طرح حرام ہے) کبھی نہ کیا.

۱۵- کھانے پینے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[1]

أ- کھانے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ:

۱- آپ ﷺ کے پاس جوکچھ آتا اسے واپس نہ کرتے اورجونہ ہوتا اسکے لئے تکلف نہ کرتے تھے, آپ ﷺ کے پاس جوبھی پاک چیزپیش کی جاتی اسے تناول فرماتے مگریہ کی طبیعت اسے نہ چاہے. توآپ بغیرحرام قراردیے اسے چھوڑدیتے تھے ,اورآپ اپنے نفس کو اس سے نفرت پرنہیں اکساتے, آپ ﷺ نے کبھی کھانے میں عیب نہ لگایا, اگردل چاہا توکھالیا , ورنہ چھوڑدیا, جیساکہ سانڈ کے کھانے کوعادی نہ ہونے کی وجہ سے چھوڑدیا.

۲- جوکچھ میسّرہوتا آپ ﷺ اسے کھالیتے ,اگرنہ ہوتا توصبرسے کام لیتے تھے.یہاں تک کہ ایسے بھی دن آتےکہ بھوک کی وجہ سے شکم مبارک پرپتھربھی باندھنا پڑتا تھا,اورتین تین چاند

[1] (زادالمعاد ۱/۲،۱٤۲/۲٦۳)

دکھائی پڑتے(یعنی تین ماہ گزرجاتے) مگرآپ کےگھرمیں چولھا نہ جلتا تھا.
٣- خوردونوش میں آپ ﷺ کی عادت طیبہ یہ نہ تھی کہ ایک ہی قسم کی غذاؤں پرقائم رہتے ان کے علاوہ دوسری نہ استعمال کرتے .
٤- آپ ﷺ نے حلوہ اورشہد کھایا, ان دونوں کوبہت پسند کرتے تھے, اوراونٹ کا گوشت کھایا, اوربھیڑبکری, مرغی , حبّاری(سرخاب) کے گوشت ,نیل گائے کے گوشت ,خرگوش , سمندری کھانے (سی فوڈ), بھنے گوشت, اورتازہ وخشک کھجوراورثرید بھی کھایا جو روٹی کے ٹکروں اورگوشت سے ملاکربناہوتا تھا. اورروٹی کو تیل اورککڑی کو رطب کھجورکے ساتھ ملاکر کھایا, اورپکا ہوا کدو بھی کھایا اوراسے بہت پسند کرتے تھے, اورقدید(دھوپ میں سکھایا ہوا گوشت) بھی کھایا, اورمکھن کے ساتھ کھجورکو ملاکرکھایا.
٥- آپ ﷺ گوشت پسندفرماتے تھے آپ ﷺ کو دست کا حصہ اوراگلے حصہ کا گوشت زیادہ مرغوب تھا.

٦- آپ ﷺ علاقے کے تازہ پھل بھی استعمال فرماتےتھےاوران سے پرہیزنہ کرتے -
٧- آپ ﷺ کا اکثرکھانا زمین پر دسترخوان میں رکھا جاتا تھا.
٨- آپ ﷺ دائیں ہاتھ سے کھانے کا حکم دیتے اوربائیں سے منع فرماتے تھےاورکہتے :"کہ شیطان بائیں سے کھاتا اورپیتا ہے"(مسلم)
٩- آپ ﷺ تین انگلیوں سے کھاتے تھے,اورکھانے کے بعد انگلیوں کوچاٹ لیتے تھے.

١٠- آپ ﷺ ٹیک لگاکرنہ کھاتےتھے, اورٹیک لگانے کی تین صورتیں ہیں: ١- پہلوکے بل ٹیک لگانا, ٢- چارزانوں(ٹیک لگاکر) بیٹھنا, ٣- ایک ہاتہ پرٹیک لگانا اوردوسرے ہاتہ سے کھانا, اوریہ تینوں صورتیں مذموم ہیں, آپ ﷺ اقعاء کی حالت میں بیٹہ کرکھاتے تھے.اقعاء کہتے ہیں کہ چٹھوں کے بل بیٹھکرپنڈلیوں کو کھڑارکھاجائے ,اورآپ ﷺ نے فرمایا : " میں اسی طرح بیٹھتا ہوں جس طرح غلام بیٹھتا ہے اوراسی طرح کھاتا ہوں جسطرح بندہ کھاتا ہے".

۱۱۔ آپ ﷺ کھاناشروع کرنے سے پہلے ’’بسم اللہ" کہتے اوربسم اللہ کہ کرکھانے کا حکم دیتے تھے.اورفرماتے:"جب تم میں سے کوئی کھائے تواللہ کا نام لےکرکھائے ,اگربھول جائے تو کہے:"بسم الله في اوله وآخره" (ترمذي) اللہ کے نام سے ابتدا وانتہا کرتا ہوں" (ترمذی)

۱۲۔ آپ ﷺ نے فرمایا :" جس کھانے میں اللہ کا نام نہیں لیا جاتا شیطان اسمیں شریک ہوجاتا ہے "(مسلم)

۱۳۔ آپ ﷺ کھانے کےدوران بات بھی کر لیتے اورمہمانوں کوباربار مزید کھانے کو فرماتے جیسا کہ سخی مہمان نواز کیا کرتے کرتے ہیں.

١٤۔ جب آپ ﷺ کے سامنے سے کھانا (دسترخوان)اٹھا لیا جاتا توکہتے :"الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه غيرَ مكفيّ ولا مودّع ولا مستغنىً عنه ربّنا"(بخاری) ساری تعریف اللہ کے لئے ہے, بہت زیادہ اورپاکیزہ تعریف جس میں برکت کی گئی ہے,جسے نہ کافی سمجھا گیا ہے(کہ مزید کی ضرورت نہ ہو)نہ چھوڑا گیا ہے اورنہ اس سے بے پروائی کی گئی ہے,اے

ہمارے رب " (بخاری)
۱۵- جب آپ کسی کے یہاں کھانا کھاتے توانکے لئے دعائیں کیے بغیرنہ تشریف لے جاتے ,اورفرماتے :"روزہ داروں نے تمہارے پاس افطارکیا, اورنیک لوگوں نے تمہارا کھانا کھایا, اورتم پرفرشتوں نے رحمت کی دعا کی" (داود)
۱٦- جوشخص مسکینوں کی مہمان نوازی یا ضیافت کرتا توآپ ﷺ اس کے لئے دعا فرماتے اوران کی تعریف کرتے تھے.
۱۷- آپ ﷺ چھوٹے بڑے ,غلام وآزاد, دیہاتی یا مہاجرکسی کے ساتہ بیٹھ کرکھانے سےاجتناب نہ کرتے تھے.
۱۸- جب آپ ﷺ کے پاس روزے کی حالت میں کھانا پیش کیا جاتا تو فرماتے " میں روزہ سے ہوں" (متفق علیہ)اورارشاد فرمایا کہ اگرروزہ دارکو کھانا پیش کیا جائے توکھانا پیش کرنے والے کو دعائیں دیں ,اور اگر روزے سے نہ ہو تواسے تناول فرمائے.
۱۹- جب آپ ﷺ کو کھانے پرمدعوکیا جاتا اورکوئی دوسرا بھی آپکے ہمراہ ہوجاتا تو آپ

میزبان کو مطلع کرتے اورفرماتے کہ :" یہ ہمارے ساتہ ہے,اگرتم چاہوتواسے اجازت دو ورنہ واپس لوٹ جائے.(بخاری)

۲۰- کچہ لوگوں نے آپ ﷺ سے عدم آسود گی کی شکایت کی توآپنے انکو بتایا کہ وہ ساتہ مل کرکھائیں اورالگ الگ نہ کھائیں اوربسم الله پڑھ لیا کریں اسمیں برکت ہوگی.

۲۱- اورآپ ﷺ نے فرمایا :" آدمی نے پیٹ سے بدتر کوئی اوربرتن نہیں بھرا, ابن آدم کے لئے اتنا ہی کھانا کافی ہے جس سے پیٹه صحیح رہ سکے,پس اگروہ ضرورکھانا ہی چاھتاہے تو ایک حصہ کھانا کے لئے ,ایک حصہ پانی کے لئے اورایک حصہ سانس لینے کیلئے رکھے"(ترمذی ,ابن ماجہ)

۲۲- آپ ﷺ ایک مرتبہ رات کےوقت گھرمیں داخل ہوئے کھانا طلب کیا کچه نہیں پائے تو فر مایا:"اے الله جومجھے کھلائے اسے کھلا, اورجومجھے سیراب کرے اسے تو سیراب کر"(مسلم)

ب- پینے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[1]

۱- پینے میں آپ ﷺ کا طریقہ بہت کامل تھا جس سے صحت کی حفاظت ہوتی تھی.آپ کے نزدیک سب سے بہترمشروب ٹھنڈا پانی تھا,کبھی آپ خالص دودھ پیتے ,اورکبھی پانی کے ساتھ ملاکرپیتے تھے.اورفرماتے :"اے میرے رب! تواس میں برکت اورزیادتی عطا فرما,اسلئے کہ کھانا اورپانی سے دودھ کے علاوہ کوئی چیزبے نیازیا کفایت نہیں کرسکتی" (ترمذی)

۲- آپ ﷺ کھاتے وقت پانی نہ پیتے تھے,آپ ﷺکے لئے شروع شب(رات) ہی میں نبیذ بنائی(بھگوئی) جاتی اورجب اگلے دن صبح ہوتی تواسکونوش فرماتے تھے, اورپھردوسرے اورتیسرے دن تک پیتے تھے پھراگراسمیں سے کوئی چیزبچ جاتی تو اسے اپنے خادموں کو دیدیتے تھے یا پھینکنے کا حکم دیدیتے تھے.

[1] زادالمعاد(۳٦٦/۲,)(۲۰۹/٤)

(نبیذ کہتے ہیں وہ پانی جسے شیریں کرنے کے لیے اس میں کھجورکو ڈال دیا جائے. آپ نبیذ کو تین دن گزرنے کے بعد نشہ پیداہونے کے ڈرسے نہ پیتے تھے).

٣- آپ ﷺ کی عادت طیبہ بیٹھ کرپینے کی تھی, اورکھڑے ہوکر پینے سے منع فرماتے تھے, صرف ایک مرتبہ آپ ﷺ نے کھڑے ہوکرپیا,اسکی توجیہ یہ کی گئی ہے کہ ایسا آپ نےعذرکیوجہ سے کیا تھا,اوردوسرا قول یہ ہےکہ ممانعت کی نسخ کے لئے ایسا کیا, تیسرا قول: بطورجوازکیلئے ایسا کیا تھا .(یعنی ضرورت کے وقت کھڑاہوکرپینا جائز ہے مترجم)

٤- آپ ﷺ پانی پینے کے دوران تین مرتبہ سانس لیتے تھے,اورفرماتے تھے کہ : "اس سے سیرابی ہوتی اورپانی خوشگوارہوجاتا(اچھی طرح ہضم کرتا) ہے اورشفا حاصل ہوتی ہے"(مسلم)

اور(پینےکےدوران سانس لینے کا)مطلب یہ ہے کہ منہ کو برتن سے دور رکھ کر باہر سانس لینا جیساکہ آپ کا فرمان ہے :"جب تم میں سے کوئی

پانی پئےتو برتن میں سانس نہ لے, بلکہ برتن کو منہ سے دوررکھے"(ترمذی, ابن ماجہ)
اور پیالہ کے سوراخ اوربرتن یا مشکیزہ میں منہ لگا کر پینے سے بھی آپ ﷺ نےروکا ہے. ثلمہ : شگاف وسوراخ کوکہتے ہیں.
۵- آپ ﷺ "بسم الله" کہ کرپانی پیتے تھے اورجب فارغ ہوتے تو"الحمد لله"کہتے تھے,اورفرماتے :" بے شک الله تعالى' بندے سے جب وہ کھانا کھاکے الله کی تعریف بیان کرتا ہے تو بہت خوش ہوتا ہے, اورجب پانی پی کراسکی حمد بیان کرتا ہے توخوش ہوتا ہے"(مسلم)

٦- آپ ﷺ کے لیے پانی کوشیریں کیا جاتا تھا, اس سے مراد وہ پانی ہےجوپاک ہواورکھارا نہ ہو, اورآپ اس میں سے باسی ٹھنڈاپانی پسند فرماتے تھے.
۷- آپ ﷺ جب پی لیتے تو اپنے سے دائیں والوں کی طرف بڑھادیتے گرچہ بائیں والے حضرات معززاوربڑے ہوتے .
۸- آپ ﷺ برتن کو ڈھانکنے اوراسکے منہ

کوباندھنے کا حکم فرماتے گرچہ لکڑی کے تختہ کے ذریعہ ہی کیوں نہ ہو, اوریہ کہ ڈھانکتےوقت "بسم اللہ" پڑھکرڈھانکا جائے.
اور"ایکاء" کے معنی ہوتے ہیں برتن کے منہ کو مضبوطی سے باندھ دینا.-

- 16 دعوت(الی اللہ) میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[1]

۱- آپ ﷺ صبح وشام خفیہ واعلانیہ طور پر لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتے تھے,آپ نے مکہ میں تین سال تک پوشیدہ طورپردعوت دی لیکن جب اللہ کا یہ قول نازل ہوا: ﴿ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ﴾ (سورة الحجر:٩٤)
"پس آپکو جو حکم دیا جارہا ہے اسے کھول کربیان کردیجئےاورمشرکین کی پرواہ نہ کیجئے"
تواللہ کے اس حکم پرعمل کرکے کھلم کھلا دعوت دینا شروع کردیا, اوراللہ کے راستے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ کیے بغیرہر چھوٹے بڑے ,آزاد وغلام ,مردوعورت ,جن وانس کو اللہ کی طرف بلانے لگے.
۲- جب مکہ میں آپ ﷺ کے اصحاب پر ظلم

---

[1] زادالمعاد۱۱/۳, ٤٤)

وستم بڑھ گیا تو آپ نے انہیں حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیدیا.
٣- آپ ﷺ طائف تشریف لے گئے, تاکہ اہل طائف کو دعوت اسلام دیں اوروہ لوگ آپ کے ساتہ مددوتعاون کا معاملہ کریں, آپ نے انہیں اللہ کی طرف بلایا, لیکن ان میں سے کسی نے بھی دعوت اسلام پرلبیک نہ کہا, اور نہ کوئی آپ کا حامی ومددگارنکلا,بلکہ اسکے برعکس سخت تکلیفیں پہنچائیں, اورمکہ والوں سے بڑہ کربدسلوکی کی.یہاں تک کہ انہوں نے آپ کو مکہ کی طرف نکلنے پرمجبورکردیا, چنانچہ آپ جبیربن مطعم کے جواروپناہ میں مکہ میں داخل ہوئے.
٤- دس سال تک آپ ﷺ جہری طورپردعوت الی اللہ کا فریضہ انجام دیتے رہے, ہر سال لوگوں سے حج میں ملتے ,حاجیوں کے ڈیروں پرجاتے اورعکاظ ,مجنّہ اورذی المجازکے بازاروں میں حج کے موسم میں جاکرہرقبیلے اوران کے ٹھکانوں کے بارے میں پوچھتے اوران کے پاس جاکر اسلام کی دعوت دیتے تھے.

۵- پھرآپ ﷺ مقام عقبہ کے پاس قبیلہ خزرج کےچھ لوگوں سے ملے اورانہیں اسلام کی دعوت دی, چنانچہ وہ اسلام لے آئے اورمدینہ واپس جاکرلوگوں کواسلام کی طرف بلانے لگے,اس طرح مدینہ میں اسلام پھیل گیا اورایسا کوئی گھرنہ رہا جہاں اسلام نہ داخل ہواہو.

٦- آئندہ سال ان ہی میں سے بارہ لوگ تشریف لائے توآپ ﷺ نے ان سے عقبہ کے پاس اس بات پربیعت لی کہ وہ :"آپ ﷺ کی سمع واطاعت کریں گے, اورضرورت پڑنے پراپنے مالوں کو خرچ کریں گے,بھلائی کا حکم دیں گے اوربرائی سے روکیں گے,اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا پرواہ نہ کریں گے, آپکی مددکریں گے اورآپ سے اس چیزکا دفاع کریں گے جس سے وہ اپنی اوراپنے بال بچوں کی حفاظت کرتے ہیں اوریہ کہ(اس کے بدلے میں) ان کے لئے جنت ہوگی. پھروہ مدینہ واپس ہوگئے, اورآپ ﷺ نے انکے ساتھ مصعب بن عمیراورعبد اللہ ابن مکتوم کوبھیجا جوانہیں قرآن کی تعلیم دیتے اور اللہ کی طرف بلاتےتھے,

چنانچہ ان کے ہاتھوں پربہت سارے لوگ اسلام لے آئے , انہیں میں سے اسید بن حضیر اورسعد بن معاذ رضی اللہ عنہما تھے .
۷ – پھرآپ ﷺ نے مسلمانوں کو مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دید یا ,تولوگوں نے اسمیں سبقت کی پھرآپ اورآپکے رفیق غار ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ان سے جاملے.
۸- آپ ﷺ نے مدینہ پہنچ کر(سب سے پہلے) مہاجرین وانصار کےدرمیامون مواخات کرائی جن کی تعداد ۹۰تھی.

أ – صلح وامان اورقاصدوں(یا سفیروں) کے ساتہ معاملہ کرنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[1]

۱- آپ ﷺ کا فرمان ہے:"مسلمانوں کا عہدوپیمان ایک ہے مسلمانوں کا ادنی' آدمی بھی کسی کویہ عہد وامان دے سکتا ہے"(متفق علیہ) اورآپ ﷺ نے فرمایا :"جس شخص کا کسی قوم کے ساتہ کوئی معاہدہ ہوتواس گرہ کو نہ کھولے اورنہ بند

[1] (زادالمعاد ۱۱۲/۳)

کــرے یہـــاں تـــک کـــہ اســـکی مـــدت پـــوری کرلےیـــــابرابری مـــــیں اس معاہـــــدہ کـــــوختم کردے"(ابوداود, ترمذی)
٢۔ آپ ﷺ کا ارشادہے :"جس نے کسی آدمی کوپناہ دیا پھراس کو قتل کردیا, تومیں ایسے قاتل سے براءت کا اظہارکرتا ہوں"(ابن ماجہ)
٣۔ جب مسیلمہ کذاب کے قاصد آئے اورکہنے لگے کہ ہم مسیلمہ کو اللہ کا رسول مانتے ہیں تورسول ﷺ نے فرمایا :"اگرقاصد قتل کئے جاتے ہوتے تو میں تمہیں قتل کردیتا" چنانچہ آپ کی سنت جاری ہوگئی کہ قاصد کو نہیں قتل کیا جائیگا.(ابوداود)
٤۔ آپ ﷺ قاصد کو جب وہ اسلام قبول کرلیتے تو اپنے پاس نہ روکتے تھے بلکہ انھیں واپس کردیتے تھے.
٥۔ جب دشمنان اسلام آپ کے کسی ایک صحابہ سے بغیر آپ کی رضا کے ایسا معاہدہ کرتے جسمیں مسلمانوں کوتکلییف کی بات نہ ہوتی تواس کو جاری کردیتے..
٦۔ آپ ﷺ نے قریش مکہ سے اس بات پرمعاہد ہ

کیا کہ دس سال تک انکے اورمسلمانوں کے بیچ جنگ بند رہے گی,اور کافروں میں سے جو اسلام قبول کرکے جائیگا مسلمان اسکو لوٹا دیں گے.اورجومسلمان کافروں کے پاس جائےگا وہ اسے واپس نہ کریں گے.لیکن اللہ رب العزت نے اسے عورتوں کے حق میں منسوخ کردیا,اورانکے امتحان وآزمائش لینے کا حکم دیا, توجس عورت کے بارے میں پتہ چلتا کہ مومنہ ہے توآپ ﷺ کفارکے پاس نہ لوٹاتے تھے.

٧- اورآپ ﷺ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ جوعورتیں کفرسے پلٹ کراسلام کی طرف ہجرت کرگئیں انکے مہروں کو کافروں کو واپس کردیں.

تومسلمان ان کافروں کو ان عورتوں کےمہرکوواپس لوٹادیتے.

٨- مردوں میں سے جوان کافروں کے پاس چلاجاتا آپ ﷺ ان کو روکے رکھنے پرمنع نہ کرتے تھے اورنہ ہی واپس کرنے پرمجبورکرتے تھے, نہ ہی اسکا حکم دیتے تھے, جب ان مسلمانوں میں سے کوئی قتل کرتا یا کسی کے

مال کو چھین لیتا اوروہ آپ کے ہاتھ سے نکل چکاہوتا اور ان کے پاس ابھی تک نہیں پہنچا ہوتا تو آپ اسکا انکارنہ کرتے ,اورنہ ہی اسکے قتل کی انھیں ضمانت دیتے تھے.
٩- خیبرفتح کرنے کے بعد آپ نے ان سے اس شرط پرصلح کیا کہ انکو وہاں سے دربدرکردیا جائیگا,اورسواریوں پروہ اپنا سامان لاد کرلے جاسکتے ہیں,اوررسول ﷺ ان کے سونا ,چاندی اورہتھیار کولے لیں گے.
١٠- اوراس بات پرمصالحت کیا کہ زمین کی پیداوارکا نصف انکے لئے اور نصف مسلمانوں کے لئے هوگی, اوریہ کہ جب تک مسلمان چاہیں گے وہ وہاں ٹہرسکتےہیں,آپ ﷺ ہرسال انکے پاس پھلوں کا تخمینہ لگانے والے کو بھیجتے تووہ اندازہ کرتا کہ پکنے پر کتنا پھل توڑا جائے گا(یا نکلےگا),اورانہیں مسلمانوں کے حصہ کا ضامن بناتے اوروہ اس میں تصرف کرتے تھے.

ب- بادشاہوں کو اسلام کی دعوت دینے اورقاصدوں کو خط وکتابت کے ذریعہ ان کے پاس بھیجنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[1]

۱- جب آپ ﷺ حدیبیہ سے واپس ہوئے تو بادشاہوں کی طرف خط وکتابت, اورقاصدوں کو بھیجنا شروع کیا, چنانچہ آپ نے ملک روم کو خط لکھ کر قاصد کے ہاتہ بھیجا, اوراس نے اسلام قبول کرنے کا بالکل ارادہ کرلیا لیکن نہ لایا.

۲- ملک حبشہ نجاشی کی طرف بھی اسلام کا پیغام لکھ کربھیجا تواس نے اسلام قبول کرلیا.

۳- اورمعاذ بن جبل اورابوموسی اشعری رضی اللہ عنہما کو اہل یمن کی طرف بھیجا تو وہاں کےتمام لوگوں نے بغیرلڑائی کئے اسلام قبول کرلیا.

ج- منافقوں کے ساتہ معاملہ داری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[2]

---

[1] (زادالمعاد۳/۱۴۱)
[2] زادالمعاد(۳/۱۴۳)

۱۔ آپ ﷺ منافقین کے ظاہری اعمال کوقبول کرتے اورباطن کواللہ کے سپرد کردیتے تھے, اورحجت ودلیل کے ذریعہ ان سے جہاد کرتے تھےاورکبھی ان سے بے رخی برتتے ,توکبھی ان پرسختی سے پیش آتے تھے, اورانھیں بلیغ وپراثرباتوں سے سمجھاتے تھے.
۲۔ آپﷺ نے تالیف قلب کے طورپران سے قتال نہیں کیا اورفرمایا کہ:" میں نہیں چاہتا کہ لوگ یہ کہتے پھریں کہ محمد اپنے ہی ساتھیوں کو قتل کرتا ہے." (متفق علیہ)

١٧۔ ذکرواذکـــارمیں آپ صـــلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[1]

١۔ آپ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ اللہ کویاد کرنے والے تھے,بلکہ آپ ﷺ کی ساری باتیں اللہ کے ذکراوراسکی فکرمیں ہوتی تھیں, آپ کی امرونہی اورامت کے لئے کسی چیزکی تشریع سب کے سب اللہ کے ذکرمیں شامل تھی,آپ کی خاموشی بھی قلبی طورپرذکرالہی کو متضمن تھی, گویاکہ آپ ہرآن, ہرحالت میں ذکرمیں مشغول رہتے تھے اورذکراللہ آپ کی سانس کے ساتھ جاری وساری رہتا, اٹھتے بیٹھتے ,چلتے پھرتے,سوارہوتے,سفروحضرہروقت اورہرحال میں آپ اللہ تعالی' کو یاد کرتے تھے.اوراسکے ذکروفکرمیں لگے رہتے تھے.

---

[1] (زادالمعاد ٢/٢٣٢)

أ۔ صبح وشام کے ذکرکے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ

۱۔ جب آپ صبح کرتے توکہتے :"أصبحنا على فطرة الإسلام ,وكلمة الإخلاص , ودين نبينا محمد صلى الله عليه وسلم,وملة أبينا إبراهيم حنيفا مسلماً وماكان من المشركين"(مسند احمد)
ہم نے فطرت اسلام اورکلمہ اخلاص اوراپنے نبی محمد ﷺ کے دین اوراپنے باپ ابراہیم کی ملت پرصبح کی جو یکطرفہ خالص مسلمان تھے اورمشرکوں میں سے نہیں تھے.(مسند احمد)
اورفرماتے :"اللهم بك أصبحنا وبك أمسينا, وبك نحيا وبك نموت , وإليك النشور" (ابوداود,ترمذی, ابن ماجه)
اے اللہ تیرے نام کے ساتھ ہم نے صبح وشام کی , اورتیرے نام کے ساتھ ہم زندہ ہیں اورمریں گے,اورتیری طرف ہی ہمیں لوٹ کرجاناہے.(ابوداود,ترمذی,ابن ماجہ)
اورکہتے :"جب تم میں سے کو ئی صبح کرے تو کہے:"أصبحنا وأصبح الملك لله رب العالمين, اللّهم إني أسئلك خيرهذا اليومِ فتحه ونصره ونوره

وبركتــه وهدايتــه, وأعوذبـك مــن شــرِّما فيــه وشرمابعده,ثم إذاأمسى ,فليقل مثل َذالك"(ابوداود)
ہم نے صبح کی اورکائنات نے صبح کی اللہ رب العالمین کے لئے,اے اللہ!میں تجھ سے اس دن کی خیر,اسکی فتح ونصرت,اسکے نوروبرکت ارواسکی ہدایت کا سوال کرتا ہوں, اوراس دن کے شراوراسکے بعد والے دنوں کے شرسے تیری پناہ مانگتا ہوں-
پھرشام ہو تویہی دعا پڑھے, (ابوداود)
۲- سیدالإستغفارکے بارے میں کہا کہ بندہ یوں کہے :"أللهم أنت ربي, لا اله الا أنت خلقتَني وأنا عبدك, وأنا على عهدك ووعدك مااستطعتُ,أعوذبك من شرما صنعتُ, أبوءلك بنعمتك علىَّ,وأبوء بذنبي, فاغفرلي, إنه لا يغفرالذنوب إلا أنت"
اے اللہ توہی میرارب ہے تیرے علاوہ کوئی سچی عبادت کے لائق نہیں تونے مجھے پیدا کیا,اورمیں تیرا بندہ ہوں اورمیں تیرے عہد اوروعدے پر(قائم) ہوں جس قدرطاقت رکھتا ہوں ,میں نے جوکچہ کیا اسکے شرسے تیری پناہ چاہتاہوں, اپنے آپ پرتیری نعمت کا اقرارکرتا

ہوں ,اوراپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں پس مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سواکوئی گناہوں کونہیں بخش سکتا ـ

جس نے اسکو ایمان ویقین کے ساتھ صبح کہا پھراسی دن اسکا انتقال ہوگیا, توجنت میں داخل ہوگا, اورجس نے ایمان ویقین کے ساتھ شام کوکہا اوراسی رات انتقال کرگیا تو جنت میں داخل ہوگا,(بخاری)

۳- آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے دن میں صبح کے وقت یہ دعا سومرتبہ پڑھی:

"لا اله الا الله وحده لاشريك له ,له الملك وله الحمد وهوعلى كل شيئ قدير" اللہ کے علاوہ کوئی برحق معبود نہیں وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں , اسی کےلئےبادشاہت ہے اوراسی کے لیے ہرطرح کی حمد ہے اوروہ ہرچیزپرقادرہے"

تواس کو اسماعیل علیہ السلام کی اولا د میں سے دس گردن آزاد کرنے کے برابرثواب ملے گا,اوراس کے سوثواب لکھے جائیں گے,اورسوگناہ مٹائے جائیں گے,اوراس دن شام تک وہ شیطان سے محفوظ رہے گا, اوراس سے

بڑہ کر بہتر کوئی عمل لانے والا نہ ہوگا مگروہ شخص جو اس عمل کو اس سے زیادہ کرے. (متفق علیہ)

٤- آپ ﷺ صبح وشام کویہ دعا بھی پڑھتے تھے:"اللّهم إني أسئلك العافية في الدنيا والآخرة, اللّهم إني اسئلك العفو والعافية في ديني ودنياي وأهلي ومالى, اللّهم استرعوراتي, وآمِنْ روعاتي ,اللّهم احفظني من بين يديّ ومن خلفي, وعن يميني وعن شمالى, ومن فوقي, وأعوذ بعظمتك أن أغتال من تحتي" (ابوداود , ابن ماجه)

اے الله!میں تجہ سے دنیا اورآخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں ,اے الله!میں اپنے دین اپنی دنیا اپنے اہل اورمال میں تجہ سے معافی اورعافیت کا سوال کرتا ہوں ,اے الله! میرے عیوب پرپردہ ڈالدے,اورمجھے گھبراہٹوں سے امن میں رکہ, اے الله! میرے سامنے سے, میرے پیچھےسے, میرے دائیں سے اورمیرے بائیں سے اورمیرے اوپرسے میری حفاظت کر,اوراس بات سے میں تیری عظمت کي پنا ہ چاہتاہوں کہ اچانک اپنے نیچے سے ہلاک کیا جاؤں- (ابوداود, ابن ماجہ)

٥- آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جو بھی بندہ صبح وشام ہرروزیہ دعا تین بارپڑھے :"بسم الله الذي لا يضرمع اسمه شيء في الأرض ولا في السماء وهو السميع العليم" (د,ت ,جه) اللہ کے نام کے ساتہ جسکے نام کے ساتہ زمین وآسمان کی کوئی چیزنقصان نہیں پہنچاتی اوروہ سننے والا اورجاننے والا ہے"
تو اسے کوئی چیزنقصان نہیں پہنچائے گی, (داود ,ترمذی ,ابن ماجہ)
٦- ابوبکررضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے کہا کہ مجھے کچہ ایسی چیز بتائیں جوصبح وشام پڑھتا رہوں توآپ نے کہا کہو:"اللّهم فاطرالسموات والأض, عالم الغيب والشهادة, ربَّ كل شي ءِ ومليكَه ومالكه, أشهدأن لا إله إلا أنت,أعو ذبك من شرنفسي, ومن شرالشيطان وشِركِه, وأن أقترف على نفسي سوءاً أو أجرّه إلي مسلم " . قال:قُلْها إذا أصبحت وإذا أمسيتَ وإذا أخذتَ مضجعْكَ" (داود,ترمذی)
اے آسمانوں وزمین کے خالق , غیب وحاضرکو جاننے والے, ہرچیزکے پرور دگاراورمالک !

میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سواکوئی سچا معبود نہیں , اورمیں اپنے نفس کے شراورشیطان کے شراوراسکے شرک سے تیری پناہ چاہتاہوں, اوراس بات سے بھی کہ میں اپنے نفس پربرائی کا ارتکاب کروں یا مسلم سے برائی کروں.

آپ ﷺ نے کہا :"اسکو تم صبح اورشام کے وقت اوررات کو بستر پر جانے کے وقت پڑھو" (داود,ترمذی)

ب- گھرمیں داخل ہونے اوراس سےنکلنے کے ذکر کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[1] :

١- آپ ﷺ جب گھرسے باہر نکلتے توکہتے :"بسم الله توكلتُ على الله, اللهم إني أعوذبك أن أضِلَّ ,أوأُضَلَّ, أوأزِلَّ أو أُزَلَّ, أوأَظلمَ أوأُظلَمَ, أوأجهلَ أويُجهل عليَّ "(ترمذی ,نسائی وابن ماجه)

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتاہوں اس بات سے کہ

[1] (زادالمعاد ٢/٢٣٥)

گمـراہ ہوجـاؤں یـا مجھےگمـراہ کردیـا جـائـے, یاپھسل جـاؤں یـا مجھےپھسلایا جـائـے,یـا کـسی پرظلم کروں یا مجھ پرظلم کیا جائـے,یـا میں کسی پرجہالـت کـروں یـا کـوئی مجـھ پرجہالـت کـرے- (ترمذی, نسائی, ابن ماجہ)

۲- آپ ﷺ نـے فرمایـا جس نـے گھرسـے نکلـتـے وقت یہ دعا پڑھی :" بسم الله توكلت على الله , ولا حول ولا قوة إلا بالله" الله کے نـام کےسـاتھ ,میں نـے الله پر توکل کیا, الله کی مدد کے بغیرنـہ کسی چیزسے بچنے کی طاقت ہے نہ کچھ کرنـے کی تـواس سـے کہا جاتـا ہـے :"توہدایت پاگیـا اوراللہ تیـرے لـئـے کـافی ہوگیـا, اور نجـات پـا گیـا", اورشیطان اس سےدورہوجاتاہے:"(داود, ترمذی)

۳- آپ ﷺ جب فجـرکـے لـئـے نکلـتـے تـوکہتـے :"اللّهم اجعل في قلبي نورا, واجعل في سمعي نورا, واجعل في بصري نورا, واجعل من خلفي نورا, ومن أمامي نورا, واجعل من فوقي نورا, واجعل من تحتي نورا, اللّهم اعظِمْ لي نورا" (متفق عليه)

اے اللہ میـرے دل مـیں نوربنـادے , ,اورمیـرے

کانوں میں نوربنادے, اورمیری آنکھوں میں نوربنادے, اورمیرے آگے اورپیچھے, میرے اوپراور نیچے نور بنادے, اے اللہ میرے لئے نورکوزیادہ کردے.(مفق علیہ)

٤- آپ ﷺ نے فرمایا:کہ جب آدمی اپنے گھرمیں داخل ہوتویہ دعا پڑھے:"اللّهم إني أسئلك خيرالمولج وخير المخرج , بسم الله ولجْنا وعلى الله ربنا توكلنا "(داود) اے اللہ !میں تجہ سے بہتردخول اورخروج کا سوال کرتا ہوں ,اللہ کے نام کے ساتہ ہم داخل ہوئے اللہ کے نام کے ساتہ نکلے, اوراپنے رب ہی پرہم نے بھروسہ کیا.

پھراپنے اہل کوسلام کہے.(ابوداود)

ج- مسجد میں داخل ہونے اورنکلنے کے ذکرکے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[1]

١- جب آپ ﷺ مسجد میں داخل ہوتے توفرماتے :"أعوذبالله العظيم , وبوجهه الكريم, وسلطانه القديم من الشيطان الرجيم"

میں عظمت والے رب کی , اوراس کے کریم

[1] (زادالمعاد ٢/ ٢٣٦)

چہرے کی اورقدیم سلطنت کی پناہ چاہتاہوں, مردود شیطان سے" آپ نے فرمایا جب بندہ اسے پڑھتا ہے توشیطان کہتا ہے :"آج وہ پورا دن مجہ سے محفوظ ہوگیا" (داود)
۲- آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہونا چاہے تو نبی پاک ﷺ پر درود وسلام پڑھنے کے بعد کہے :"اللّٰهم افتح لي أبواب رحمتك " اے الله تو مجه پر اپنی رحمت کے درواوزں کو کھول دے"
اورجب نکلے تو کہے :"اللّٰهم إني اسئلك من فضلك" اے الله میں تجہ سےتیرے فضل کا سوال کرتا ہوں" (داود, ابن ماجہ)

د۔ نیا چاند دیکھتے وقت دعا کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[1] :

آپ ﷺ جب نیاچاند دیکھتے تو فرماتے :"اللّھم أھلہ علینا بالأمن والإیمان ,والسّلامة والإسلام , ربي وربك الله " (ت)اے اللہ اسکو امن وایمان سلامتی واسلام کے ساتھ ہم پرطلوع کر, (اے چاند)میرااورتیرارب اللہ ہے" (ترمذی)

ھ۔ جماہی اورچھینک کے وقت ذکرکے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[2] :

١۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہے :" بے شک اللہ تعالی چھینک کو پسند فرماتا ہے,اورجمائی کو ناپسند کرتا ہے, لہذا جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اورالحمدللہ کہے تو ہرسننے والے مسلمان پرواجب ہے کہ اسکے جواب می"یرحمك الله" اللہ تم پررحم فرمائے کہے.

اورجما ہی تویہ شیطان کی طرف سے ہوتی ہے,لہذا جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو

---

1 زادالمعاد (٣٦١/٢)
2 زادالمعاد(٣٩٧،٣٧١/٢)

اسکو بقدراستطاعت روکنے کی کوشش کرے,اسلئے کہ جب تم میں سے کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان اس پرہنستا ہے" (بخاری) .
۲- آپ ﷺ چھینک کے وقت اپنے ہاتہ یا کپڑے کو منہ پررکھ لیتے ,اورآوازپست کرلیتے تھے.(داود ,ترمذی)
۳- جب آپ ﷺ کوچھینک آتی تو کہا جاتا "یرحمک الله " توآپ اسکے جواب میں فرماتے :"یرحمنا الله وإیاکم ,ویغفرلنا ولکم" الله ہم پراورتم پررحم فرمائے اورہماری اورتمہاری مغفرت فرمائے"
٤- آپ ﷺ فرماتےکہ :" جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے توالله کی حمد بیان کرے اوراسکے جواب میں اسکا بھائی یا ساتھی "یرحمک الله کہے,پھرچھینکنےوالا یرحمک الله" کے جواب میں "یھدیکم الله ویصلح بالکم "(الله تمھیں ہدایت نصیب کرے اورتمہاری حالت کودرست کرے) کہے"(بخاری)
۵- آپ ﷺ نے فرمایا کہ :"جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اورالحمدلله کہے تو اسکا جواب

دو,اگروہ اللہ کی تعریف نہ کرے تو اسکے چھینک کا جواب مت دو" (مسلم) آپ ﷺ تین سے زیادہ بارچھینکنے پرجواب نہ دیتے بلکہ فرماتے کہ :"یہ زکام کیوجہ سے ہے" (مسلم)

٦- آپ ﷺ سے ثابت ہےکہ :"یہودآپکے پاس آکراس امید سے چھینکتے تھے کہ آپ ان کے لیے رحمت کی دعا فرمائیں, مگرآپ ﷺ فرماتے "یهد یکم الله ویصلح بالکم" اللہ تمہیں ہدایت دے اورتمہاری حالت کودرست فرمائے"(ترمذی)

و - بیماری میں مبتلا شخص کو دیکھ کردعا پڑھنے کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[1]

آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ حب تم میں سے کوئی کسی بیماری میں مبتلا شخص کودیکھے تو کہے :"الحمد الله الذي عافاني مما ابتلاك به وفضَّلني على كثير ممن خلق تفضيلاً" ہرقسم کی تعریف اس رب کے لئے جسنے مجھے تمہارے اس مرض سے عافیت بخشی اوربہتوں پرمجھے

[1] (زادالمعاد ٤١٧/٢)

فضیلت بخشی. تواسکو وہ مرض کبھی نہ لاحق ہوگا"(ابوداود,ترمذی)

ز۔ مرغ کی بانگ دینے اورگدھے کےہینکنے کے وقت دعا پڑھنےکے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[1]

آپ ﷺ نے امت کویہ حکم دیا کہ جب وہ گدھے کے رینکنے کی آوازسنیں تو شیطا ن مردود سے اللہ کی پناہ طلب کریں,اورجب مرغ کی بانگ سنیں تو اللہ رب العزت سے اسکا فضل طلب کریں"(متفق علیہ)

ح۔ غصّہ کے وقت دعا پڑھنےکے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[2] :

آپ ﷺ غصہ کے وقت لوگوں کو وضوء کرنے کا حکم دیتے , اوراگرکھڑا ہواہے توبیٹھ جانے کا حکم دیتے,اوراگربیٹھا ہوا ہے تولیٹ جائے, اورمردودشیطان سے رب کی پنا ہ طلب کرے.

---

[1] (زادالمعاد٢/٤٢٦)
[2] (زادالمعاد٢/٤٢٣)

۱۸۔ اذان اوراسکے ذکرکے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[1]

۱۔ آپ ﷺ سے اذان ترجیع اوربغیرترجیع ہرطرح سے ثابت ہے,اوراقامت ایک ایک مرتبہ اوردو دومرتبہ دونوں مشروع کیا ہے,لیکن "قدقامت الصلاۃ " کا کلمہ آپ سے دوہی مرتبہ کہنا ثابت ہے – ایک دفعہ کہنا قطعا ثابت نہیں۔

۲۔ آپ ﷺ نے امت کو مؤذن کے کلمات کو اسی طرح دھرانے کومشروع قراردیا ہےجس طرح مؤذن کہتا ہے سوائے "حی علی الصلاۃ"اورحی علی الفلاح" کے کہ اس وقت "لاحول ولا قوۃ إلا باللہ" کہنا چاہئے.کیونکہ آپ سےایسا ہی کہنا صحیح طورسے ثابت ہے.

۳۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جوشخص اذان سنے اوریہ دعا کہے :"أشهد أن لا الـه إلا الله, وأن محمدا رسول الله, رضيتُ بالله ربا وبالإسلام دينا

---

[1] زاد المعاد ۲/۳۵۵

وبمحمد رسولا" یعنی میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواکوئی برحق معبود نہیں ,اورمحمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں , میں اللہ کورب مان کر, اسلام کو دین مان کراورمحمد کو رسول مان کرراضی ہوں" تواسکے گناہ بخش دیے جائیں گے" (مسلم)

٤- آپ ﷺ نے سامع کے لئے یہ مشروع قراردیاکہ موذن کے جواب دینے کے بعد آپ پردرودسلام بھیجے اورپھراس دعا کو پڑھے:"اللّهم رب هذه الدعوة التامة والصلاة القائمة آت محمداً الوسيلة والفضيلة ,وابعثه مقاما محموداً الذي وعدتَّه," (بخاری)"اے اللہ! اس کامل دعوت اورقائم ہونے والی نماز کے رب,تومحمد ﷺ کووسیلہ اورفضیلت عطا فرما ,اورجس مقام محمودکا تونے ان سے وعدہ کیا ہے,انہیں وہاں پہنچادے" توقیامت کےدن اسکےلئے میری شفاعت واجب ہوجائے گی

٥- آپ ﷺ نے فرمایا کہ اذان واقامت کے مابین دعا لوٹائی نہین جاتی.

۱۹۔ ذی الحجہ میں ذکرکے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[1]

آپ ﷺ عشرہ ذی الحجہ میں کثرت سے اللہ کا ذکرفرماتے تھے اورلوگوں کو بھی کثرت سے تکبیروتحمید اورتھلیل کا حکم دیتے تھے.

[1] (زادالمعاد ۲/۳٦)

۲۰۔ قرآن کی تلاوت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[1]

۱۔ آپ ﷺ ایک حزب پڑھتے تھے اوراسکو چھوڑتے نہ تھے.
۲۔ آپ قرآن پاک ترتیل سے (ایک ایک حرف واضح کرکے) پڑھا کرتے تھے نہ بہت جلدی کرتے نہ بہت رُک, رُک کرپڑھتے بلکہ متوسط طریقہ کواپناتے تھے.
۳۔ آپ ﷺ قرآن کی آیتوں کو الگ الگ کرکے پڑھتے ,ایک ایک آیت پروقفہ کرتے , اورسورتوں کو ترتیل کرکے پڑھتے یہاں تک کہ وہ کافی لمبی بن جاتی.
٤۔ آ پ ﷺ مد والے حروف جیسے الرحمن الرحیم کو کھینچ کھینچ کرپڑھتے تھے .
۵۔ آپ ﷺ تلاوت شروع کرنے سے پہلے شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کرتے یعنی" أعوذباللہ من الشیطان الرجیم" پڑھتے تھے.

1 (زادالمعاد ۱/٤٦٣)

اوربسا اوقات اسطرح پڑھتے :"اللهم إني أعوذ بك من الشيطان الرجيم من همزه ونفخه ونفثه" میں شیطان مردود کے وسوسہ ,اسکے پھونک, اورجادوسے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں"(ابوداود , ابن ماجہ).

٦- آپ ﷺ کھڑے ,بیٹھے ,لیٹے,باوضو اوربغیروضوہرحالت میں قرآن پڑھتےتھے لیکن حالت جنابت میں قرآن نہیں پڑھتے تھے.

٧- آپ ﷺ بہترین انداز میں قرآن پاک کی تلاوت کرتے تھے, (یعنی ترنّم کے ساتہ پڑھتے تھے) اورفرماتے :"جوقرآ ن کو غناءکے ساتہ نہ پڑھے وہ ہمارے طریقہ پرنہیں ہے" (بخاری) اورآپ ﷺ نے فرمایا :"قرآن پاک کو اپنی آوازوں سے زینت بخشو(یعنی خوش الحانی سےپڑھو)"(ابوداود,نسائی,ابن ماجہ)

٨- آپ ﷺ دوسروں کی زبان سےبھی قرآن سننا پسند کرتے تھے,

٩- جب آپ ﷺ سجدہ کی آیتوں سے گزرتے تو اللہ اکبرکہ کرسجدہ فرماتے تھے.آپ ﷺ کبھی سجدہ میں یہ دعا پڑھتے تھے:"سجد وجهي للذي

خلقــه وصــوره ,وشــقّ ســمعه وبــصره بحولــه وقوته"(د,ت, ن).
میرے چہرہ نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نــے اســے پیـدا کیـا اورصـورت گـری فرمـائی , اوراپــنے طاقــت وقــوت ســے کــا ن اورآنکــہ کونکالا.(ابوداود ,ترمذی, نسائی)
اورکبھی یہ دعا پڑھتے :"اللهم احطط عنّي بها وزرا, واكتب لي بها أجرا,واجعلها لي عند ك ذخرا,وتقبلها مني كما تقبّلتَها من عبدك داود"(ت, جه)
اے الله تو اس سجدہ کے بدلے میرے گناہ کو مٹادے,اورمیرے لئے اپنے ہاں اجر لکھ لے ,اوراسے میرے لئے اپنے پاس ذخیرہ بنادے, اوراسے مجھ سے اسی طرح قبول فرما جسطرح تونے اپنے بندے داود علیہ السلام سے قبول فرمایا. (ترمذی,ابن ماجہ)
آپ ﷺ سجدہ تلاوت سے اٹھنے کے بعد الله اکبر نہیں کہتے تھے, نہ ہی کبھی تشہد اورسلام پھیرتے تھے.

۲۱۔ خطبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[1]

خطبہ دیتےوقت آپ ﷺ کی آنکھیں سرخ ہوجاتیں , آواز بلند ہوجاتی , اورغصہ سخت ہوجاتا جیسےکوئی حملہ سے ڈرارہا ہو اورکہہ رہا ہو:"لوگو!دشمن صبح وشام میں تم پرحملہ کرنےوالا ہے" (مسلم) اورفرماتے کہ :"میری بعثت ایسے وقت میں ہوئی ہے جبکہ میں اورقیامت دونوں اسطرح ہیں" (متفق علیہ) اورآپ شہادت اوربیچ کی انگلیوں کو ملاتے.

آپ ﷺ فرماتے :" امابعد ۰۰۰۰ سب سے بہتربات اللہ کی کتاب ہے اورسب سے بہترطریقہ نبی ﷺکا طریقہ ہے اورسب سے بری بات(دین میں) بدعت ہے اورہربدعت گمراہی ہے"(مسلم)

آپ ﷺ جب بھی کوئی خطبہ شروع کرتے تو سب سے پہلے اللہ کی حمدوثنا بیان کرتے.

آپ ﷺ اپنے صحابہ کوخطبہ حاجت کی اس طرح

---

[1] (زادالمعاد ۱/۱۷۹)

تعلـیم دیـتے: "إن الحمـد لله نحمـده ونـستعینه ونـستغفره, ونعـوذ بـالله مـن شرورانفسنا, وسـیّئات أعمالنـا, من یهد الله فلا مضل لـه, ومن یضلل فلا هـادي لـه, وأشـهدأن لا إلـه إلا الله, وأن محمدا عبده ورسوله"

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں, ہم اسی کی حمد کرتے ہیں, اسی سے مدد چاہتے ہیں اوراسی سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتے ہیں,اورہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں ,نفس کی برائیوں اوربرے اعمال سے – جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا, اورجسے وہ گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا, میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں اورگواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اوررسول ہیں۔

پھردرج ذیل تین آیتیں پڑھتے :

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ﴾(سورة آل عمران: ١٠٢)

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈروا ,جیسا اس سے ڈرنا چاہئے ,اورتمہاری موت آئے تواسلام

پر آئے".
﴿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيرًا وَنِسَاء وَاتَّقُواْ اللّهَ الَّذِي تَسَاءلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾ (سورة النساء: ١)
"اے لوگو! اپنے رب سے ڈروجس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا,اوراسی سے اسکی بیوی کوپیدا کیا ,اوران دونوں سے بہت سے مردوں اورعورتوں کو(دنیامیں) پھیلادیا,اوراس اللہ سے ڈرو,جس کا واسطہ دے کرتم ایک دوسرے سے مانگتے ہو,اورقطع رحم سے بچو,بے شک اللہ تمہاری نگرانی کررہا ہے"-
﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾ (سورة الأحزاب: ٧٠-٧١)   (ابواود,ترمذی,نسائی,ابن ماجہ)
"اے ایمان والو ! اللہ سے ڈروا اوردرست بات کہاکرو,وہ تمہارے کاموں کی اصلاح کردے گا اورتمہارے گناہوں کومعاف کردے گا,اورجواللہ اوراسکے رسول کی اطاعت کرے گا,وہ یقیناً

بڑی کامیابی سے سرفراز ہوگا" .
۳- آپ ﷺ صحابہ کرام کو ہرکام میں استخارہ کرنے کی تعلیم دیتے تھے جیسےکہ قرآن کی سورتوں کی تعلیم دیتےتھے اورفرماتے :"جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو فرض کے علاوہ دورکعتیں ادا کرے پھریہ کہے :"اللّهم إني استخيرك بعلمك وأستقدرك بقدرتك,وأسئلك من فضلك العظيم, فإنك تقدرولا أقدر,وتعلم ولاأعلم, وأنت علام الغيوب, اللّهم إن كنتَ تعلم أن هذالأمر, - ويسمّي حاجته - خيرلي في ديني ومعاشي وعاقبة أمري - أوقال : عاجله وآجله - فاقدره لي ويسّره لي, ثم بارك لي فيه, وإن كنتَ تعلم أنّ هذا الأمرشرٌ لي في ديني ومعاشي وعاقبة أمري - أوقال عاجلة وآجله - فاصرفه عنّي واصرفني عنه واقدر لي الخيرُ حيثُ كان ثمَّ رضِّنِي به" (بخاري).
اے اللہ میں تجہ سے تیرے علم کے ساتہ خیرکا سوال کرتا ہوں اورتیری قدرت کے ساتہ طاقت کا سوال کرتا ہوں اورتجہ سے تیرے بڑے فضل کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے

اورمیں قدرت نہیں رکھتا اورتوجانتا ہے اورمیں نہیں جانتا اورتوغیبوں کو جاننے والا ہے .
اے اللہ اگرتو جانتا ہےکہ یہ کام (اپنے کام کا نام لے) میرے لئے میرے دین میری معاش اورمیرے کام کے انجام میں(یاکہا کہ میرے جلدی اوردیروالے کام میں) بہترہے تواسے میری قسمت میں کردے,اوراسے میرے لئے آسان کردے, پھرمیرے لئے اس میں برکت فرما اوراگرتوجانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے میرے دین میری معاش اورمیرے کام کے انجام (یا کہا کہ میرے جلدی اوردیروالے کام) میں براہےتو اسے مجہ سے ہٹادے, اورمجھے اس سے ہٹادے, اورمیری قسمت میں بھلائی کرجہاں بھی ہو, پھرمجھے اس سے راضی کردے.(بخاری)

۲۲۔ نیند وبیداری اورخواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[1]

۱۔ آپ ﷺ کبھی بستر پر، کبھی چمڑے کے بچھونے پر، کبھی چٹائی پر، کبھی زمین پر، توکبھی چارپارپائی پرسوتےتھے۔ آپ ﷺ کا بچھونہ اورتکیہ دباغت دیے ہوئے چمڑے کا تھاجس کے اندرکھجورکی چھال بھری ہوئی تھیں۔

۲۔ آپ ﷺ ضرورت سے زیادہ نہ سوتے اورنہ ہی اس سے کم سوتے تھے ۔

۳۔ آپ ﷺ شروع رات میں سوجاتے تھے اورآخررات میں اٹھ جاتے تھے، بسا اوقات مسلمانوں کی مصلحت کےخاطر ابتدائی رات میں بیداررہتے تھے ۔

٤۔ (بحالت سفر)جب آپ ﷺ آخری رات میں سوتے تودائیں پہلوپرسوتے تھے، اورجب فجرسے پہلے سوتے تو (دائیں)

[1] (زادالمعاد ۱/۱٤۹)

بـازوکوکھڑاکرکے ہتھیلـی پرسـر رکـھ کرسـوتے تھے.
۵- جب آپ ﷺ سوجاتے توآپ کو کوئی بیدارنہ کرتا تھا یہاں تک کہ آپ خود بیدارہوجاتے,آپ کی دونوں آنکہیں سوتی تھیں لیکن دل بیداررہتا تھا.

٦- آپ ﷺ جب بسترپرسونے کے لئے جاتے تو یہ دعا پڑھتے :"باسمك اللهم أموت وأحيا" الله کے نـام سے مرتـا(سـوتا) ہـوں اوراسـی کـے نـام سے زنده (بیدار) ہوتا ہوں" (بخاری)
آپ ﷺ قل هوالله أحد, قل أعوذ برب الفلق,اورقل أعوذ بـرب النـاس پـڑھتےاوردونـوں ہتھیلیوں کـو بانـدھ کـر ان مـیں پھـونکتے,پھردونـوں ہتھیلیـوں کوسروچہره اورجسم کے اگلے حصے سےپھیرنا شـروع کـرتے اورجہـاں تـک ممکـن ہوتـا جـسم پرپھیرتے,اورایسا آپ تین بار کرتے"(بخاری)
۷- آپ ﷺ دائیں پہلوپرسوتے تھے,اوراپنے ہاتہ کـو دائـیں رخـسار کـے نیچےرکـھ کریـہ دعـا پڑھتے:"اللّهم قني عذابك يوم تَبعثُ عبادك"
اے الله مجھے اپنے عذاب سے بچا نـاجس دن تـو

اپنےبندوں کو اٹھائے گا. (داودو,ترمذی)
آپ ﷺ نے اپنے بعض صحابہ سے فرمایاکہ جب تم اپنے بستر پرجا ؤ تو نمازکی طرح وضوکروپھر اپنے دائیں پہلو پرلیٹ کریہ دعا پڑھو:"اللّهم ؛إني أسلمت نفسي إليك, ووجّهتُ وجهي إليك, وفوَّضتُ أمري إليك, وألجأت ُظهري إليك, رغبةً ورهبةً إليك, لاملجأ ولا منجىَ منك إلاإليك, آمنتُ بكتابك الذي أنزلتَ ,وبنبيك الذي أرسلتَ"
اے الله میں نے اپنے نفس کو تیرے تابع کردیا, اوراپنا چہرہ تیری طرف پھیرلیا,اوراپنا کام تیرے سپردکردیا,اوراپنی پشت تیری جانب کر دی, تیری طرف رغبت کرتے ہوئے اورتجه سے ڈرتے ہوئے نہ تجه سے پناہ کی جگہ ہے اورنہ کوئی بھاگ کرجانے کی مگرتیری طرف, میں ایمان لایا تیری کتاب پرجوتونے اتاری اورتیرے نبی پرجنہیں تونے بھیجا ہے.
(یہ دعاپڑھ کرسونےکے بعد) پھراگرتمہاری موت آئی تو فطرت (اسلام) پرآئےگی-(بخاری)
۸- آپ ﷺ جب رات کو اٹھتے توکہتے :"اللّهم

رب جبريـل , وميكائيـل, وإسـرافيل فاطرالـسموات والأرض, عـالم الغيـب والـشهادة, أنـت تحكـم بـين عبادك فيما كانوا فيه يختلفون, إهدني لما اختُلِف فيـه مـن الحـق بإذنـك, إنـك تهـدي مَـنْ تـشاءُ إلـي صـراط مستقيم" (مسلم)

اے اللہ !جبریـل ومیکائیـل واسرافیل کـے رب ,اے زمـــین وآســـمان کـــی خلقـــت کـــرنـے والــــے, حاضروغائب کا علم رکھنـے والـے ,توہی مختلف فیہ چیـزوں مـیں اپنـے بنـدوں کـے درمیـان فیـصلہ کرتـا ہـے تـومجھـے اپنـی اجـازت سـے ان اختلاف کـردہ چیـزوں مـیں حـق کـی طـرف ہـدایت دے,بـے شک توجسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے" (مسلم)

۹- جب آپ نیند سے بیدارہوتے تو کہتے :"الحمد لله الذي أحيانا بعد ما أماتنا وإليه النشور"

سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اورہمیں اسی کی طرف پلٹ کرجانا ہے"

پھرمسواك کرتے ,اوربسا اوقات سوره آل عمران کی آخری دس آیتوں کی تلاوت فرماتے . (متفق

علیہ)

۱۰- جب آپ ﷺ مرغ کا بانگ سنتے تو بیدارہوتے اوراللہ کی حمد وثنا,تکبیروتہلیل اوردعا کرتے تھے.

۱۱- آپ ﷺ نے فرمایا کہ :"اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اوربرے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں, اس لئے جوشخص کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو بائیں جانب معمولی تھوک کے ساتھ پھونک ماردےاور"أعوذباللہ من الشیطن الرجیم" پڑھ لےتواسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا اورکسی کو اسکی خبرنہ دے, اوراگر اچھاخواب دیکھے تواسے خوشخبری سمجھے اورصرف اسی کو خبردے جس سے محبت ہو- (متفق علیہ)

نیزآپ ﷺ نے براخواب دیکھنے والے کو پہلو بدلنے اورنماز پڑھنے کا بھی حکم دیاہے.

۲۳- زینت, شکل وصورت,لباس اورفطری امورمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[1]

۱- آپ ﷺ کثرت سے خوشبواستعمال کرتے اوراس کوپسند فرماتے تھے,اورکبھی خوشبوکو لوٹاتے نہ تھے, آپ کے نزدیک سب سے پسندیدہ خوشبو مشک(کستوری) کی تھی.

۲- آپ ﷺ مسواک کوبہت پسند فرماتے تھے, افطارو روزے کی حالت میں بھی مسواک کرتے تھے, نیزنیند سے بیدارہوتے وقت, گھرمیں داخل ہوتے وقت اور نمازکے لئے مسواک کرتے تھے.

۳- آپ ﷺ سرمہ استعمال کرتے تھے اورفرماتے :"تمہارے سرموں میں سب سے بہتر سرمہ اثمد کا ہے,کیونکہ آنکھوں کو صاف کرتا ,اوربالوں کو اگاتا ہے" (داواد,ابن ماجہ)

٤- آپ ﷺ کبھی خود کنگھی کرتے, کبھی آپ کی

---

[1] (زادالمعاد ۱/۱٦٧)

بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا کنگھی کردیتی تھیں.
آپ ﷺ یا توپورے بال کو مونڈاتے یا پورے بال کوچھوڑدیتے تھے,
۵- آپ ﷺ سے اپنے بالوں کا حلق کرانا صرف حج وعمرہ کے موقع پر ہی ثابت ہے.آپ کے بال جُمّہ سے بڑے اوروفرہ سے چھوٹے ہوتے تھے , اورجمہ کابال آپ ﷺ کے دونوں کانوں کے لَو تک پہنچتا تھا.
(جُمّہ) سرکےبال جب کندھوں تک پہنچ جائیں (وفرہ) کانوں تک لمبے بال کوکہتے ہیں (لمّۃ) جوکان کی لَوسے کچھ نیچے لٹک جائے .
٦- آپ ﷺ قزع (بعض سرکا حلق کرانےاوربعض کوچھوڑدینے) سے منع فرماتے تھے.
٧- آپ ﷺ فرماتے :"مشرکوں کی مخالفت کرو, داڑھیوں کو بڑھاؤاورمونچھوں کو گھٹاؤ"(متفق علیہ)
٨- آپ ﷺ لباس میں سے جو کچہ میسّرہوتا اسکو پہنتے,کبھی اون , توکبھی روئی یاکپاس,اورکبھی کتان(السی کے پودےسے بنا ہواکپڑا) پہنتے تھے, آپ ﷺ کی سب سے پسندیدہ لباس قمیص

تھی.
۹- آپ ﷺیمنی دھاری دارچادر,اور سبزچادربھی پہنتے تھے.اور جبہ , تنگ آستین قبا, پائجامہ , تہبند,چادر, موزے ,جوتے اورپگڑی بھی پھنتے تھے.
۱۰- آپ ﷺ پگڑی کوتھوڑی کے نیچےسےباندھتے تھے اوراسکی چوٹی کو کبھی پیچھے ڈالدیتے اورکبھی نہ ڈالتے . (حنک=تالو,نیچےکا جبڑا,تھوڑی کےنیچے کے حصہ) کو کہتے ہیں.
۱۱- آپ ﷺ نے کالا لباس بھی پہنا, اورسرخ حلہ(تہبند وچادر) کو بھی استعمال کیا.
۱۲- آپ ﷺ چاندی کی انگوٹھی پہنتے ,اوراسکے نگینہ کو ہتھیلی کے اندرونی طرف کرلیتے تھے.
۱۳- آپ ﷺ جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تواسکا نام لیتے اوریہ دعا پڑھتے :"اللّٰهم أنتَ كسوتَني هذا القميص أوالسراويل أوالرداء, أوالعمامة,أسأ لك خيرَه وخيرما صُنِع له, وأعوذ بك من شره وشرما صُنِع له"
اےاللہ تونے ہی اس قمیص یا پائجامہ یا چادریا

پگڑی کو پہنایا,میں تجہ سے اسکی بھلائی ,اورجس چیزکے لئے بنایا گیا ہے اسکی بھلائی طلب کرتا ہوں - اوراسکی برائی سے اورجس چیزکے لئے بنایا گیا ہے اسکی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں"(داود,ترمذی)

١٤- آپ ﷺ قمیص کودائیں جانب سے پہنتے تھے.

١٥- آپ ﷺکنگھی کرنے,جوتا پہننے ,وضوءیاطہارت حاصل کرنے اورکسی چیزکولینے یا دینے میں دائیں جانب سے شروع کرناپسند فرماتے تھے.

١٦- چھینک آتے وقت آپ ﷺ اپنے ہاتہ یا کپڑے کو منہ پررکه لیتے تھے اورآوازکو پست کرلیتے تھے.

١٧- آپ ﷺ پردہ نشین دوشیزہ سے بھی زیادہ شرم کرنے والے تھے.

١٨- آپ ﷺ ہنسی والی باتوں پرہنستے بھی تھے.البتہ آپکی زیادہ ترہنسی مسکراہٹ ہوتی تھی.آپ ﷺ جب زیادہ ہنستے تو آپ کے داڑھ کے دانت ظاہرہوجاتے تھے,آپ ﷺ کارونا بھی

ہنسی ہی کی طرح تھا جسطرح آپ قہقہ وٹھٹھا لگاکرنہ ہنستےاسی طرح دھاڑو سسکیاں لے کرنہ روتے ,البتہ آپ کی آنکھوں سے آنسوجاری رھتے اوراورآپ کے سینے سے (رونے) کی آوازسنائی دیتی تھی.

٢٤۔ اجازت طلبی اورسلام میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[١]

١۔ آپ ﷺ جب کسی قوم کے پاس تشریف لاتے توسلام کرتے اورجب وہاں سے جاتے تب بھی سلام کرکے جاتے تھے.اورلوگوں کو سلام عام کرنے کا حکم دیتے تھے.
٢۔ آپ ﷺ فرماتے :"کہ چھوٹا بڑے کو سلام کرے,اورگزرنے والا بیٹھے ہوئے کوسلام کرے, اورسوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے اور تھوڑے افراد زیادہ کو سلام کریں"(متفق علیہ)

٣۔ آپ ﷺ جب کسی سے ملتے تو پہلے سلام کرتے تھےاورجب آپ سےکوئی سلام کرتا تواسی کے مثل یا اس سے بہتر جواب فوراً دیتے تھے مگرکوئی عذر جیسے نمازیا قضائے حاجت وغیرہ کے وقت (فوراً) نہ دیتے تھے.
٤۔ آپ ﷺ شروع میں "السلام علیکم ورحمۃ اللہ

[1] (زادالمعاد٢/٣٧١)

کہتے تھے "(بخاری) اورآپ ابتداءکرنے والے کیلئے "علیک السلام " کہنے کو ناپسند فرماتے تھے.آپ ﷺ سلام کر نے والے کا جواب "وعلیک السلام "واؤ کے ساتھ دیتے تھے.

۵- آپ ﷺ کی سنت طیبہ یہ تھی کہ جب لوگ زیادہ ہوتے اور ایک بارمیں سب کو سلام نہ پہنچتا تو تین بارسلام کرتے تھے.

٦- نبی کریم ﷺ کی سنت طیبہ یہ ہے کہ مسجد میں آنے والا سب سے پہلے تحیۃ المسجد دورکعت نمازپڑھے پھرآکرلوگوں کوسلام کرے.

۷- آپ ﷺ ہاتھ ,سراورانگلی کے اشارہ سے کسی کے سلام کا جواب نہ دیتے تھے الا یہ کہ نمازمیں ہوتے توآپ اسمیں اشارہ کے ذریعہ سلام کا جواب دیتےتھے.

۸- آپ ﷺ بچوں کے پاس سے گزرتے توسلام کرتے ,اسی طرح عورتوں کے پاس سے گزرتے تو بھی سلام کرتے تھے,اورصحابہ کرام بھی نمازجمعہ سےواپس آتے وقت راستے میں بوڑھی عورت کے پاس سے گزرتے تواسکوسلام کرتے تھے .

۹- آپ ﷺ دوسروں کو سلام پہنچاتے اوردوسروں کے سلام قبول بھی کرتے تھے, جب آپ کو کوئی دوسرے کے سلام کو پہنچاتا توپہلے آپ اس پراورپھربھیجنے والے پرسلام کرتے.

۱۰- آپ ﷺ سے سوال کیا گیاکہ :"آدمی جب اپنے بھائی سے ملےتوکیا اس کے لیے جھک جائے؟"توفرمایا :نہیں" کہا گیا کہ کیا اسے چمٹ جائے اور بوسہ لے؟" توفرمایا :نہیں, کہا گیا کہ کیا اس سے مصافحہ کرے؟ توفرمایا: "ہاں" (ترمذی).

۱۱- آپ ﷺ اپنے اہل کے پاس اچانک نہ آتے تھے کہ ان کی ٹوہ میں پڑیں ,آپ ﷺ داخل ہوتے ہی ان پر سلام کرتےاورانکے احوال معلوم کرتے.

۱۲- جب آپ ﷺ رات کواپنے گھرمیں داخل ہوتے تواسطرح سلام کرتے کہ جاگنے والا سن لے اورجوسویا ہو وہ نہ جاگے"(مسلم)

۱۳- آپ ﷺ کی سنت طیبہ یہ تھی کہ جب اجازت طلب کرنے والے سے کہا جائےکہ تو کون ہے؟ توفرمائے : فلان بن فلان ,یا کنیت ذکر کرے, یا

لقب ذکرکرے,اوریہ نہ کہے کہ "میں ہوں".
١٤- آپ ﷺ کسی کے یہاں جاتے توتین مرتبہ اجازت طلب کرتے اگرتین مرتبہ کے بعداجازت نہ ملتی تو واپس لوٹ آتے.
١٥- آپ ﷺ صحابہ کرام کو اجازت طلب کرنے سے پہلے سلام کہنے کی تعلیم دیتےتھے.
١٦- جب آپ ﷺ کسی کے دروازے پرتشریف لے جاتے تودروازے کے بالمقابل کھڑےنہ ہوتے بلکہ دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوتے تھے,اورفرماتے :"اجازت طلبی تومحض نگاہ پڑ جانے سے بچنے کے لئے ہے"(متفق علیہ)

٢٥- گفتگووسکوت ,زبان کی حفاظت اورالفاظ وناموں کے اختیارکرنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[1]

١- آپ ﷺ سب سے فصیح ,اورشیریں بیان تھے,ادائیگی میں سب سے تیز اوربات چیت کے اعتبارسے بہت میٹھےتھے.

٢- آپ ﷺ لمبی خاموشی اختیارکرتے تھے صرف ضرورت کے وقت ہی بات کرتے اورلایعنی وفضول بات سے اجتناب کرتے تھے, آپ انہیں چیزوں میں گفتگوکرتے جس میں ثواب کی امید ہوتی تھی.

٣- آپ ﷺ جامع بات کرتے تھے,آپ ﷺ کی بات بالکل واضح وجدا ہوتی تھی کہ شمارکرنےوالا اسکوشمارکرلے.نہ توبہت جلدی جلدی بولتے کہ اسکو یاد نہ کیا جاسکے ,اورنہ ہی رک کرسکتہ کرکے بولتے.

٤- آپ ﷺ اپنےخطاب اورامت کی تعلیم کیلئے

[1] (زادالمعاد ١/١٧٥, ٢/٣٢٠)

بہتـــرین اورمـــوزوں الفـــاظ اســـتعما ل کـــرتے تھےجوسخت مزاج اورفحش گولوگوں کے الفاظ سے بہت دور تھے.
۵-آپ ﷺ کسی اچھے لفظ کو نااہل کے لئے اورکسی ناپسندیدہ لفظ کو اچھے شخص کے لئے استعمال نہیں فرماتے تھے,چنانچہ منافق کے لئے "سیّد" اورابوجہل کے لئے "ابوالحکم" کہنے سے منع فرمایا, اور سلطان کیلئے "ملک الملوک" یا"خلیفتہ اللہ" کہنے سے منع فرمایا ہے.
٦- آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس پرشیطان کا اثرہووہ اللہ کا نام لےیعنی "بسم اللہ" کہے,اورشیطان کولعن وطعن نہ کرے اوریہ نہ کہے کہ شیطان ہلاک ہویا اس جیسے کلمات.
٧- آپ ﷺ بہترین نام پسند کرتے تھے اوریہ حکم دیا کہ آپکے پاس جب کوئی قاصد بھیجا جائے تووہ اچھی شکل اوراچھےنام والا ہو, آپ ﷺ ناموں سے معانی اخذ کرتے تھے اوراسم و مسمّی' دونوں کے درمیان ربط بتلاتے تھے.
٨- آپ ﷺ کا ارشادہے:"اللہ کے نزدیک سب سے محبوب نام "عبداللہ" اور"عبد الرحمن"

ہیں,اورسب سے سچے "حارث" اور"همّام" ہیں اورسب سے برے نام "حرب ومّرة" ہیں"(مسلم)
۹- آپ ﷺ نے "عاصیہ" نام بدل کر"جمیلۃ" رکھدیا,اور"أصرم" کو "زرعۃ" سے بدل دیا. اورجب آپ مدینہ تشریف لائے تواسکا نام "یثرب" تھااسکوبدل کر"طیبۃ"رکھدیا.
۱۰- آپ ﷺ صحابہ کرام اورکبھی چھوٹے بچوں کوکنیت سے نوازتے تھے ,اورآپ نے اپنےبعض بیویوں کو بھی کنیت دی.
۱۱- آپ ﷺ کی سنت طیبہ یہ تھی کہ صاحب اولاد اوربےاولاد سب کوکنیت دیتے تھے اورفرماتے:"میرے نام سے اپنا نا م رکھوالبتہ میری کنیت کو نہ اختیارکرو"(متفق علیہ)
۱۲- آپ ﷺ نے اس بات سےمنع فرمایا کہ "عشاء "کو چھوڑکر"عتمہ " پکاراجائے,اورانگورکو"کرم"کہاجائے,اورفرمایا کہ "کرم" تو مومن کا دل ہوتا ہے.(متفق علیہ)
۱۳- آپ ﷺ نے اس با ت سےمنع فرمایا ہےکہ بندہ کہے "فلاں ستارہ یا نچھترکی وجہ سے ہم پربارش ہوئی" اور"اللہ جوچاہے اورآپ "

اور غیر اللہ کی قسم کھانے , اورکثرت سے قسم کھانے سے بھی منع فرمایا ہے,اوراس بات کی قسم کھانے سے بھی منع فرمایا کہ "اسنے ایساکیا تویہودی ہے" اوریہ کہ سید اپنے مملوک کو کہے"میرا بندہ اورباندی" اوراس چیزکے کہنے سے بھی منع فرمایا کہ "میرانفس خبیث ہوگیا" یا "شیطان ہلاک ہو" اور"اے اللہ اگرتوچاہے تومجھے بخش دے".

١٤- آپ ﷺ نے زمانہ , ہوا ,بخار ,اورمرغ کو گالی دینےنیزجاہلیت کی پکارلگانے سے منع فرمایا ہے جیسے کہ قبائل کی طرف پکارنا اوراسکے خاطرتعصب اختیارکرنا وغیرہ.

٢٦- چلنے پھرنے اور اٹھنے بیٹھنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[1]

١- آپ ﷺ چلتے تو آگے کی طرف جھک کرچلتےتھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی بلندی سے اتررہے ہوں,آپ لوگوں میں سب سےبہتر,پرسکون اورتیزچلنےوالے تھے.
٢- کبھی آپ ﷺ ننگے پیر چلتے توکبھی جوتوں میں چلتےتھے.
٣- آپ ﷺ اونٹ ,گھوڑے, خچراورگدھے پر سوار ہوتے تھے, کبھی آپ بغیرزین کے گھوڑے پرسواربوتے توکبھی زین کے ساتھ سوار ہوتے تھے.اورآپ اپنے پیچھے اورآگے لوگوں کوبٹھا لیتے تھے.
٤- آپ ﷺ زمین ,چٹائی اوربسترپربیٹھتے تھے.
٥- آپ ﷺ تکیہ پر ٹیک لگایا کرتے تھے کبھی

[1] (زادالمعاد ١/١٦١)

دائیں پہلوپر توکبھی بائیں .
٦- آپ ﷺ قرفــصاء (اکــڑوں)بیٹھــتے تھــے ,اورکبھی آپ چت لیٹتے تھے, اوربسا اوقات ایک پیرکو دوسرے پرپررکھ لیتے تھے , اور کبھی کمزوری کی وجہ سے ضرروت پڑنے پرصحابہ کرام پرٹیک لگالیتے تھے .
٧- آپ ﷺ نے دھوپ اورسایہ کے درمیان بیٹھنے سے منع فرمایا ہے.
٨- آپ ﷺ کسی مجلس میں بیٹھنے والوں کواللہ کــــا ذکرنــــہ کــــرنے پرناپــــسندکرتے تھے,اورفرماتے:"جوکسی مجلس میں بیٹھے اوراللہ کا اسمیں ذکرنہ کرے تو اللہ کی طرف سے اسکو حسرت ہوگی٠٠"(ابوداود) التِرة: حسرت کوکہتے ہیں
٩- آپ ﷺ نے فرمایا :"جوشخص کسی مجلس میں بیٹھے اور اس میں بہت لغوکا ارتکاب کرے تومجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لے :"سبحانك اللّهم وبحمدك أشهد أن لا إله إلا أنت,أستغفرك وأتوب إليك"
اے اللہ توپاک ہے اوراپنی حمد کے ساتھ – میں

شہادت دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں,میں تجھ سےبخشش مانگتا ہوں اورتیری طرف توبہ کرتا ہوں"
تواس سے جوکچھ مجلس میں گنا ہ صادرہوئی ہوگی اسکے لئے کفارہ ہوجائےگی.
(ابوداود,ترمذی).

۲۷۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اورصحابہ کرام خوش کن نعمت حاصل ہونے یا عذاب کے ٹلنے پرسجدۂ شکرکرتے تھے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی ضرورت کی تکمیل کی بشارت دی گئی تو اللہ کا شکرکرنے کے لئے سجدے میں گرگئے"(ابن ماجہ)

۲۸- بے چینی حزن وغم اوررنج کے علاج میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[۱]

۱- آپ ﷺ بے چینی کے وقت یہ دعا پڑھاکرتے تھے:"لا إله إلا الله العظيم الحليم,لا إله إلا الله رب العرش العظيم, لا إله إلا الله رب السموات ورب الأرض ,رب العرش الكريم"(متفق عليه)
اللہ کے سواکوئی معبودبرحق نہیں جو بزرگ اورحلیم ہے, اللہ کے سواکوئی معبود برحق نہیں جوعرش عظیم کا پروردگارہے, اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جوساتوں آسمانوں ,زمین اورعرش کریم کا رب ہے .

۲- آپ ﷺ کو جب کوئی رنج وغم لاحق ہوتا تو فرماتے :"يا حي يا قيوم برحمتك أستغيث"
اے ہمیشہ زندہ رہنےوالے! اے ہرچیز کو قائم رکھنے والے! تیری رحمت کے طفیل مدد مانگتا ہوں-

---

[1] (زادالمعاد ٤/١٨٠)

اورآپ ﷺ نے فرمایاکہ:"پریشان اورمصیبت زدہ آدمی کی دعائیں یہ ہیں:"اللّهم رحمتك أرجو,فلا تكلني إلي نفسي طرقة عينِ , وأصلِح شأني كله,لا إله إلا أنتَ" (ابوداود)

اے اللہ میں تیری رحمت کا امیدوارہوں, ۔ اسلئے مجھے چشم زدن کے لئے بھی میرے سپرد نہ کر,اورمیری حالت درست فرما,تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں.

اورآپ ﷺ کوجب کوئی غم لاحق ہوتا تو نمازپڑھتے تھے.

۳۔ آپ ﷺ نے فرمایا :"جب بندے کوکوئ غم اوردکھ پہنچے تووہ یہ دعا کرے :"اللّهم إني عبدك , وابن عبدك, وابن أمتك, ناصيتي بيدك, ماضٍ فيَّ حكمك, عدل في قضاءك, أسألك بكل اسم هولك سمّيت به نفسك, أوأنزلتَه في كتاب بك , أوعلّمته أحدا من خلقك, أواستأثرتَ به في علمك الغيب عندك, أن تجعل القرآن العظيم ,ربيع قلبي , ونورصدري , وجلاء حزني وذهاب همّي"

اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں, تیرے بندے کا بیٹا ہوں , تیری بندی کا بیٹاہوں, میری پیشانی تیرے قبضہ

میں ہے, مجھ پرتیرا حکم جاری ہے,مجھ پرتیرا فیصلہ ہی کا رفرما ہے,میں تیرے اس نام کے طفیل سوال کرتا ہوں جسے تونے اپنے لئے اختیارکیا ہے, یا تونے اسے اپنی کتاب میں نازل فرمایا یا تونے اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا یاتونے اسے اپنے پاس علم غیب میں(مخفی) رکھاکہ توقرآن عظیم کو میرے دل کی بہار, میرے سینے کا نور, میرے غم کا مداوا اورمیرے غم کو دورکرنے کا ذریعہ بنادے .
تو اللہ تعالی' اسکے رنج وغم کو دورکردے گا, اوراسکی جگہ فرحت عطا فرمائے گا.(مسند احمد)
٤- آپ ﷺ صحابہ کرام کو گھبراھٹ کے موقع پریہ دعا سکھلاتے تھے:"أعوذ بكلمات الله التامة من غضبه وعقابه وشر عباده , ومن همزات الشيطان ,وأعوذبك رب أن يحضرون"
اللہ کے پورے کلمات کے ذریعہ میں پناہ چاہتاہوں, اسکے غضب سے ,اس کے بندوں کے شرسے,شیطانوں کے وسوسے سے, اوراس بات سے کہ میرے پاس وہ آئیں - (ابوداود,ترمذی)

۵- آپ ﷺ نے فرمایا :"کوئي شخص مبتلائے مصیبت ہوجائےتو یوں کہا کرے:"إنا لله وإنا إليه راجعون, اللّهمَّ اْجُرني في مصيبتي وأخلِف لي خيراً منها" ہم اللہ ہی کےلئے ہیں اوراسی کی طرف واپس جانا ہے ,اے اللہ میری مصیبت میں مجھے اجردے , اورمجھے اس سے بہتربدل عطا فرما.

چنانچہ اللہ تعالی' اسے اس مصیبت میں اجروثواب دے گا, اوربہتربدل عطا فرمائے گا.(مسلم)

۲۹ ۔ سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[1]

۱۔ آپ ﷺ دن کےشروع میں اور جمعرات کے دن سفرکے لیے نکلنا پسند کرتے تھے.
۲۔ آپ ﷺ رات میں تنہا سفرکرنے اورمطلق تنہا سفرکرنے کو ناپسند کرتے تھے.
۳۔ آپ ﷺ نے مسافروں کو یہ حکم دیا کہ جب وہ تین ہوں تو ان میں سے ایک کو اپنا امیروقائد چن لیا کریں.
٤۔ آپ ﷺ جب سواری پربیٹھتے تو تین مرتبہ "اللہ اکبر" کہتے پھر فرماتے :" سُبْحانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ﴾ (سورة الزخرف: ١٣-١٤)
"پا ک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے لئے مسخرکیا جبکہ ہم اسے زیرنہ کر سکتے تھے ,ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں"
پھرآپ ﷺ یہ دعا پڑھتے :"اللّهم إني أسألك في

---
[1] (زادالمعاد ١/٤٤٤)

سفري هذاالبرّ والتقوى, ومن العمل ما ترضى، اللّهم هوّن علينا سفرنا هذا واطوعنا بعده, اللهم أنت الصاحب في السفر,والخليفة في الأهل, اللهم اصحبنا في سفرنا واخلفنا في أهلنا" (مسلم)
اے الله اس سفرمیں تجہ سے نیکی وتقوی' کا سوال کرتا ہوں اورایسے عمل کا جس کو توپسند کرے,اے الله سفرآسان کراوراسکی دوری سمیٹ دے,اے الله تو سفرکا ساتھی اورگھروالوں کا محافظ ہے ,اے الله تو ہمارے سفرمیں ہمارا ساتھی بن اورہمارے گھروالوں کی حفاظت فرما"(مسلم) .
اورجب آپ ﷺ سفرسے واپس ہوتے تواس دعا کا بھي اضافہ کرلیتے:"آئبون تائبون, عابدون لربنا حامدون"
هم لوٹ کرآتے ہیں ,الله کے آگے توبہ کرتے ہیں اوراسکی عبادت اورتعریف کرتے ہیں".
۵- آپ ﷺ جب کسی ٹیلہ یا بلندی پرچڑھتے تو"الله اکبر"کہتے اورجب کسی وادی یا نشیبی زمین میں اترتے تو "سبحان الله "پڑھتے تھے.
ایک آدمی نے آپ ﷺ سےکہا کہ میں سفرکا ارادہ

رکھتا ہوں توفرمایا:" میں تمہیں تقوی' اختیارکرنے اورہر اونچی جگہ پر "الله اکبر" کہنے کی وصیت کرتا ہوں" (ترمذی ,ابن ماجہ)
٦- جب سفرکے دوران فجرظاہرہوجاتی توآپ ﷺ فرماتے :(سمّع سامع بحمد الله وحُسن بلائہ علینا,ربنا صاحِبْنا وأفْضِلْ علینا عائذاً بالله من النار)"سننے والے نے(ہماری) الله کی حمد اوراسکے ہم پراچھے انعامات کو سنا,اے ہمارے رب ہماراساتھی بن جا,اورہم پراپنا فضل واحسان کر,آگ سے الله کی پناہ چاہتے ہوئے (یہ دعا کرتاہوں)."(مسلم)
٧- جب آپ ﷺ سفرپر جانے والے کسی صحابی کورخصت کرتے تویہ دعا پڑھتے: "أستودع الله دینک وأمانتک وخواتیم أعمالک"
میں تیرادین, تیری امانت اورتیرے عمل کا انجام الله کے سپرد کرتا ہوں- (ابوداود,ترمذی).
٨- آپ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کسی جگہ اترے تویہ دعا پڑھے:"أعوذ بکلمات الله التامات من شرّما خلق"
میں الله کے مکمل کلمات کے ذریعہ ہراس

چیزکے شرسے جواس نے پیدا کی ہیں, پناہ مانگتا ہوں"
تو اسے کوئی چیز ضررنہ پہنچائے گی یہاں تک کہ وہ اس جگہ سے روانہ ہوجائے - (مسلم)
۹- آپ ﷺ مسافرکوسفرکی ضروت پوری ہونے پرجلد گھرلوٹنے کا حکم دیتے تھے.
۱۰- آپ ﷺ عورت کو بغیرمحرم کے سفرکرنے سے منع فرماتے تھے اگرچہ ایک برید(۱۲میل) ہی کی مسافت ہی کیوں نہ ہو-
اسی طرح آپ ﷺ دشمن کی سرزمین پرقرآ ن ساتھ لے کر سفر کرنے سے روکتے تھے تاکہ کہیں دشمن اسکی بے حرمتی نہ کرے.
۱۱- آپ ﷺ ہجرت کرنے پرقدرت رکھنے والے مسلمان کو مشرکوں کے بیچ اقامت اختیارکرنے سے منع فرماتے تھے اورفرمایا کہ :"میں ہراس مسلمان سے براءت کا اظہارکرتا ہوں جومشرکوں کے بیچ سکونت اختیار کرتا ہو"(ابوداود, ترمذی, نسائی, ابن ماجہ)
اورفرمایا کہ : "جس نے مشرکوں کی موافقت کی اوران کے ساتھ سکونت اختیارکیا تو وہ انہیں

کے مثل ہے" (ابوداود)
١٢- آپ ﷺ کے سفرچارطرح کے ہوتے تھے:"
١-سفرہجرت ٢- سفرجہاد اوریہ سفراکثروبیشترہوتا تھا,٣-سفرعمرہ ٤- سفرحج.
١٣- آپ ﷺ سفرکی حالت میں چاررکعتوں والی نمازوں کی قصرکرتے تھےچنانچہ گھرسےنکلنےسےلےکرواپس آنےتک انہیں دورکعت کرکے پڑھتےتھے,آپ ﷺ سفرمیں صرف فرض نمازوں ہی پراکتفا کرتے تھے, البتہ فجرکی دوسنتوں اوروترکو نہ چھوڑتے تھے.

١٤- آپ ﷺ نے اپنی امت کے لئے قصروافطارکے مسافت کی کوئی تعیین نہیں کی ہے.
١٥- دوران سفرسواری پرنیزحالت اقامت میں دونمازوں کے درمیان جمع کرنا آپ ﷺ کی سنت طیبہ نہ تھی,.بلکہ جب سفرمیں جلدی ہوتی تو جمع کرتے اورجب نمازسے کچہ پہلے نکلتے، اورجب آپ ﷺ زوال سے پہلے سفرشروع کرتے توظہرکو عصرتک مؤخرکردیتے , پھرسواری

سے اترکردونوں نمازیں جمع فرماتے, اوراگر سفر کے لیے روانہ ہونے سے پہلے زوال کا وقت ہوجاتا توظہرکی نماز پڑھتے پھر سوارہوتے تھے. اگرکسی سفرمیں جلدی ہوتی تومغرب کی نمازکومؤخرکرکے عشاء کے ساتھ اداکرتے تھے.
١٦- آپ ﷺ سفرمیں نفلی نمازکو رات ودن میں سواری پر بیٹھ کرہی ادا فرماتے تھے,جس طرف وہ متوجہ ہوجاتی وہی آپکا قبلہ ہوتا تھا,آپ ﷺ سواری ہی پررکوع وسجدہ اشارہ کے ذریعہ کرتے,البتہ سجدہ میں رکوع سے کچھ زیادہ جھکتے تھے.
١٧- آپ ﷺ نے رمضان میں سفرکیا اورافطاربھی کیا اورصحابہ کرام کو دونوں (روزہ رکھنے یا نہ رکھنے) کا اختیاردیا .
١٨- آپ ﷺ سفرمیں ہمیشہ یا اکثرموزہ پہنا کرتے تھے.
١٩- آپ ﷺ لوگوں کو طویل سفرسے واپسی پر رات کے وقت گھرآنے سے منع فرماتے تھے.
٢٠- آپ ﷺ فرماتے تھے کہ :"فرشتے ایسے

قافلے کے ساتھ شریک نہیں ہوتے ,جس میں کتا یا گھنٹی اورباجا ہو"(مسلم)

۲۱- آپ ﷺ جب سفرسے واپس آتے توپہلے مسجد جاکردورکعت نمازادا فرماتے تھے- اوراپنےاہل بیت کے بچّوں سے ملتے تھے.

۲۲- آپ ﷺ سفرسے واپس آنے والے کے ساتھ معانقہ فرماتے تھے اوراگروہ آپ ﷺ کےاہل خانہ میں سے ہوتا تو اسکا بوسہ لیتے تھے.

۳۰۔ علاج ومعالجہ اورمریض کی عیادت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[۱]

۱۔ آپ ﷺ اپنا علاج خود کرتے تھے.اوراپنے اہل واصحا ب کو بھی بیماری لاحق ہونے پراسی کا حکم دیتےتھے.

۲۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے :"اللہ نے جو بھی بیماری اتاری ہے اسکا علاج رکھاہے" (بخاری)

اورفرماتے :"اے اللہ کے بندو علاج کرو"(ابوداود, ترمذی, ابن ماجہ)

۳۔ نبی ﷺ کے بیماری سے علاج کرنے کے تین طریقے تھے:

۱۔ قدرتی علاج ۲۔ شرعی علاج ۳۔ قدرتی وشرعی علاج

٤۔ آپ ﷺ نے حرام وخبیث اورشراب کے ذریعہ علاج کرنے سے منع فرمایا ہے.

---

[1] (زادالمعاد ٤/ ٩)

۵۔ آپ ﷺ اپنے بیمار صحابہ کی عیاد ت کرتے تھے,(ایک مرتبہ) آپ ﷺ نے ایک یہودی بچے کی عیادت فرمائی جو آپ ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا, اور اپنے مشرک چچا کی بھی عیادت فرمائی, اوران دونوں پراسلام کوپیش کیا,چنانچہ یہودی غلام نے تو اسلام قبول کرلیا لیکن آپ ﷺ کے چچا اسلام نہ لائے.

٦۔ آپ ﷺ مریض کے پاس سرہانے بیٹھ کر اس کے حال کوپوچھتے تھے.

۷۔ آپ ﷺ عیادت مریض کے لئے کسی دن کی تخصیص نہ کرتے تھے,اورنہ ہی وقت کی تعیین کرتے ,بلکہ آپ ﷺ نے اپنی امت کے لئے رات ودن کے کسی بھی حصہ میں مریض کی تیمارداری کومشروع قراردیا ہے.

أ- قدرتی دواؤں کے ذریعہ علاج کرنےمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[1]

١- آپ ﷺ کا ارشاد ہے :"بے شک بخار - یا شدت بخار - جہنم کی سانس کی وجہ سے ہے, لہذا اسے پانی کے ذریعہ ٹھنڈا کرو"(متفق علیہ)

٢- آپ ﷺ نے فرمایا :"جب تم میں سے کسی کو بخارآجائے تو اس پرتین دن تک صبح کے وقت ٹھنڈا پانی ڈالے(یا اسکا چھینٹا مارے) - "

٣- جب آپ ﷺ کو بخارہوتا توآپ ﷺ پانی کے مشکیزہ کو طلب کرتے پھراپنے سرپراسکوڈالتے اورغسل فرماتے,

ایک مرتبہ آپ ﷺ کے پاس بخارکا تذکرہ ہوا,توایک شخص نے اسکو برا بھلا کہد یا,توآپ ﷺ نے فرمایا:"اسے گالی نہ دو, کیونکہ یہ گناھوں کو اسی طرح مٹادیتا ہے جسطرح آگ لوہے کے زنگ کو ختم کردیتی ہے"(ابن ماجہ)

٤- آپ ﷺ کے پاس ایک صحابی تشریف لاکرکہنے لگے کہ میرے بھائی کوپیٹ کی

---

[1] (زادالمعاد ٤/٢٣)

شکایت ہے,اورایک روایت میں ہے کہ اسے اسہال کی شکایت ہے ,توآپ ﷺ نے فرمایا :"اسے شہد پلادو" (متفق علیہ)
اورآپ ﷺ شہد کو باسی پانی سے ملاتے تھے.
٥- ایک قوم نے استسقاء کی بیماری کی وجہ سے مدینہ کی فضا راس نہ آنے کی شکایت کی توآ پ ﷺ نے فرمایا:"اگرتم صدقہ کے اونٹوں کے پاس جاتے اورانکے دودھ اورپیشاب کونوش فرماتے ,توان لوگوں نے ایسا ہی کیا اورصحت مند ہوگئے"(متفق علیہ)
جَوَی: پیٹ کی ایک بیماری کا نام ہے, اور(استسقاء) ایک ایسا مرض ہے جس سے پیٹ پھول جاتا ہے.
٦- جب آپ ﷺ غزوہ أحد میں زخمی ہوگئے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے چٹائی کے ایک ٹکرے کو لے کرجلاکرراکھ بنایا اورپھراسے آپ ﷺ کے زخم پرچپکا دیا جس سے آپ ﷺ کا خون بند ہوگیا.
اورآپ ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک ڈاکٹرکوبھیجا جس نے انکے رگ کو

کاٹا اور اسکو داغا.
اور آ پ ﷺ نے فرمایا:" شفاء تین چیزوں میں ہے : ۱- شہد پینے میں۲- پچھنا لگوانے میں۳- اور آگ سے داغنے میں.لیکن میں اپنی امت کو داغنے سے منع فرماتا ہوں"(بخاری)
اور فرمایا :"میں داغنےکوناپسند کرتا ہوں" (متفق علیہ)
اسمیں آپ ﷺ نے اس بات کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ داغنے کے ذریعہ علاج کو مؤخرکردیا جائے یہاں تک کہ اس کی ضرورت پڑجائے.اسلئے کہ اسمیں سخت تکلیف کوجلدی طلب کرنا ہوتا ہے.
۷- آپ ﷺ نے پچھنا لگوایا اوراس پراجرت بھی دی , اور فرمایا: "بہترین چیزجس کے ذریعہ تم علاج کرتے ہوحجامت ہے"(متفق علیہ)
آپ ﷺ نے حالت احرام میں درد سر کی وجہ سے پچھنا لگوایا ,اورکولہے(سرین) میں مونچ آنے کی وجہ سے پچھنا لگوایا.
آپ ﷺ تین جگہوں پرپچھنا کا استعمال کرتے تھے:۱- ایک تو کندھے پر - اوردو گردن کے

دونوں جانب پوشیدہ رگوں پرلگواتے تھے.
آپ ﷺ نے جب زہرآلود بکری کا گوشت تناول کرلیاتو تین مرتبہ کندھے پرپچھنہ لگوایا اوراپنے صحابہ کوبھی حجامت لگوانے کا حکم دیا.
۸- جوبھی آپ ﷺ سے سرمیں تکلیف ودرد کی شکایت کرتا اسے پچھنہ لگوانے کا ہی حکم دیتے,اورجوبھی پاؤں کی تکلیف کی شکایت کرتا تو اسے مہندی کا خضاب لگانےکا حکم فرماتے تھے"(داود).
۹- نبی ﷺ کی خادمہ ام رافع سلمی'رضی الله عنہا فرماتی ہیں کہ :"آپ ﷺ کو جب بھی کوئی زخم یا کانٹا چھبتا تو اس پرمہندی کولگاتے تھے" (ترمذی)
۱۰- آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ :"عرق النساءکا علاج یہ ہے کہ نہارمنہ ہردن بکری کی چکتی (چربی) کا کچھ حصہ پیا جائے" (ابن ماجہ)
عرق النساء: ایسا درد ہے جوکولھےیاسرین کے جوڑ سے شروع ہوتا ہےاورپیچھے کی جانب سے ران تک پہنچتا ہے.
۱۱- آپ ﷺ نے طبیعت کی خشکی کے علاج

اوراسے نرم کرنے کیلئے یہ فرمایا کہ :"کہ تم لوگ سنّا اور سنّوت کا استعمال کروکیونکہ اسکے اندرموت کے علاوہ ہربیماری سے شفا ہے"(داود, ابن ماجہ)
(السّنا: ایک دست آوردواء کا نام ہے جوسنا مکیّ سےمشہورہے)اور(السّنّوت) زیرہ کوکہتے ہیں)
١٢- آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ:"تمہارے سرموں میں سے بہترین سرمہ اثمد ہے جو آنکھوں کی صفائی کرتا ہے اوربالوں کواگاتا ہے" (داود,ابن ماجہ) الإثمد: کالا سرمہ کو کہتے ہیں.
١٣- آپ ﷺ نے فرمایا :"جس نے صبح سویرے عالیہ(مدینہ) کے سات کھجوروں کو کھایا تواس دن اسے کوئی زہراورجادو نقصان نہ دے گا.(متفق علیہ)
١٤- آپ ﷺ نے فرمایا کہ:"اپنے بیماروں کو کھانے پینے پرمجبورمت کرو ,کیونکہ انہیں الله کھلاتا پلاتا ہے"(ترمذی, ابن ماجہ)
١٥- آپ ﷺ نے صہیب رضی الله عنہ کوآشوب چشم لاحق ہونے کی وجہ سے کھجورکھانے سےروکا لیکن چند کھجوروں کےکھانے کی

اجازت دیدی,اسی طرح علی رضی الله عنہ کو بھی آشوب چشم لاحق ہونے پر رطب (تازہ کھجور) کھانے سےمنع فرمایا.

١٦- آپ ﷺ نے فرمایا :"جب تم میں سے کسی کے کھانے کے برتن میں مکھی گرجائے تو اسے ڈبودو, اسلئے کہ اسکے ایک بازومیں بیماری ہوتی ہے اوردوسری میں شفا ہوتی ہے" (بخاری)

١٧- آپ ﷺ نے فرمایا: تلبینہ بیمارکے دل کے لئے آرام دہ ہے اس سے اسکےبعض غم دورہوجاتے ہیں" (متفق علیہ)

التلبینہ : جَوکے آٹا کوچھاندکربنایا گیا شوربہ کوکہتےہیں.

١٨- آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ:" کلونجی کو استعمال کرو ,کیونکہ اسمیں موت کے علاوہ ہربیماری کے لئے شفا ہے "(متفق علیہ)

١٩- آپ ﷺ نے فرمایا :"کوڑھی سے اسی طرح بھاگوجس طرح شیرسے بھاگتے ہو"(بخاری)

نیزآپ ﷺ کا ارشا د ہے :"کسی مریض کو صحیح شخص پرنہ وارد کرویعنی لے جاؤ"(متفق

علیہ)
۲۰۔ وفد ثقیف میں ایک کوڑھ میں مبتلا شخص تھا تو آپ ﷺ نے اسے خبربھجوایا کہ :" واپس چلے جاؤ کیونکہ میں نے تم سے بیعت لے لی " (مسلم)

ب۔ شرعی علاج میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[1]

١۔ آپ ﷺ جنوں اورانسانوں کی نظربد سے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے,اورنظربد سے دم کرنے کا حکم دیا,اورفرمایا:"بے شک نظرحق ہے ,اگرکوئی چیزقضاء وقدرسے بھی بڑھ جاتی تو وہ نظرہی ہوسکتی تھی,اورجب تم میں سے کسی سے غسل کرنا طلب کیا جائے تواسے غسل کرلینا چاهئیے"(مسلم)

٢۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے گھرمیں ایک باندی دیکھی ,جس کےچہرہ پرجھائیاں تھیں,آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے جھاڑپھونک کراؤ کیونکہ اسے نظرلگ گئی ہے"(متفق علیہ)

السّفعۃ: سفعہ سے مراد جنّاتی نظرہےجسکی وجہ سے اسکے چہرہ کارنگ سرخ سیاہ مائل ہوگیا تھا .

٣۔ آپ ﷺ نے بعض صحابہ سے جب انہوں نے بچھوکے ڈسے ہوئے شخص کو سورہ فاتحہ کے ذریعہ جھاڑپھونک کیا اوروہ شفا پاگیا فرمایا: "اورتمہیں کیسے معلوم کہ یہ (سورہ فاتحہ)

---

[1] (زادالمعاد ٤/١٤٩)

رقیہ (جھاڑپھونک ومنتر)ہے".(متفق علیہ)

٤۔ ایک شخص آپ ﷺ کے پاس آکرکہنے لگاکہ مجھے گزشتہ رات بچّھونے ڈنک ماردیا ہے,توآپ ﷺ نے فرمایا :"اگرتوشام کویہ دعا پڑھ لیتا:"أعوذ بکلمات الله التامّات من شرما خلق "

میں اللہ کے پورے کلمات کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں ا س چیزکے شرسے جسے اس نے پیدا کیا," توتجہ کو کوئی نقصان نہ پہچتا.(مسلم)

ج۔ آسان نفع بخش قدرتی وشرعی دونوں علاج کرنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ[1]

١۔ جب کوئی انسا ن شکایت کرتا یا اسے کوئی زخم یا پھوڑا ہوتا, توآپ ﷺ اپنی انگشت شہادت کو زمین پررکھتے پھراٹھا کریہ دعا پڑھتے :"بسم الله تربة أرضنا, بريقة بعضنا يُشفى سقيمنا, بإذن ربنا"

اللہ کے نام سے ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے بعض کے لعاب سے ہمارے مریض کوشفادے گی ہمارے رب کی اجازت سے"(متفق علیہ)

---

[1] زادالمعاد(١٧١/٤)

۲۔ بعض صحابہ کرام نے آپ ﷺ سے درد کی شکایت کی توآپ ﷺ نے فرمایا :"اپنے ہاتہ کو جسم کےتکلیف والے حصہ پررکھو(پھر تین مرتبہ بسم اللہ کہو,)اورسات مرتبہ یہ دعا پڑھو:"أعوذ بعزّة الله وقدرته من شرما أجد وأحاذر"
میں اللہ کی عزت وقدرت کے ذریعہ اس چیزکی شرسے پناہ چاھتا ہوں جسے میں پاتا ہوں اورخوفزدہ ہوں" (مسلم)
آپ ﷺ اپنی بعض بیویوں پر(بیماری سے) دم کرتے تھے ,آپ ان پراپنا دایاں ہاتہ پھیرتے اوریہ دعا پڑھتے :
" اللّهم رب الناس أذهِبِ البأس,واشف أنتَ الشافي , لا شفاءَ إلاشفاؤُك, شفاءً لايغادر سَقَماً" (متفق عليه)
اے میرے اللہ !لوگوں کے پروردگارتکلیف کودورکردے,اورشفا عطا فرما, توہی شفا کا مالک ہے, ایسی شفا عطا کرجوکسی بیماری کونہ چھوڑے"(متفق علیہ)
آپ ﷺ جب بیمارکے پاس بیمار پرسی کے لئے

جاتے تو فرماتے
"لا بأس طهور إن شاء الله" (بخاری)
کوئی حرج نہیں یہ بیماری اللہ نے چاہا تو (گناہوں‌سے) پاک کرنے والی ہے" (بخاری)

محتاج دعا
abufaisalzia@yahoo.com

فہرس موضوعات